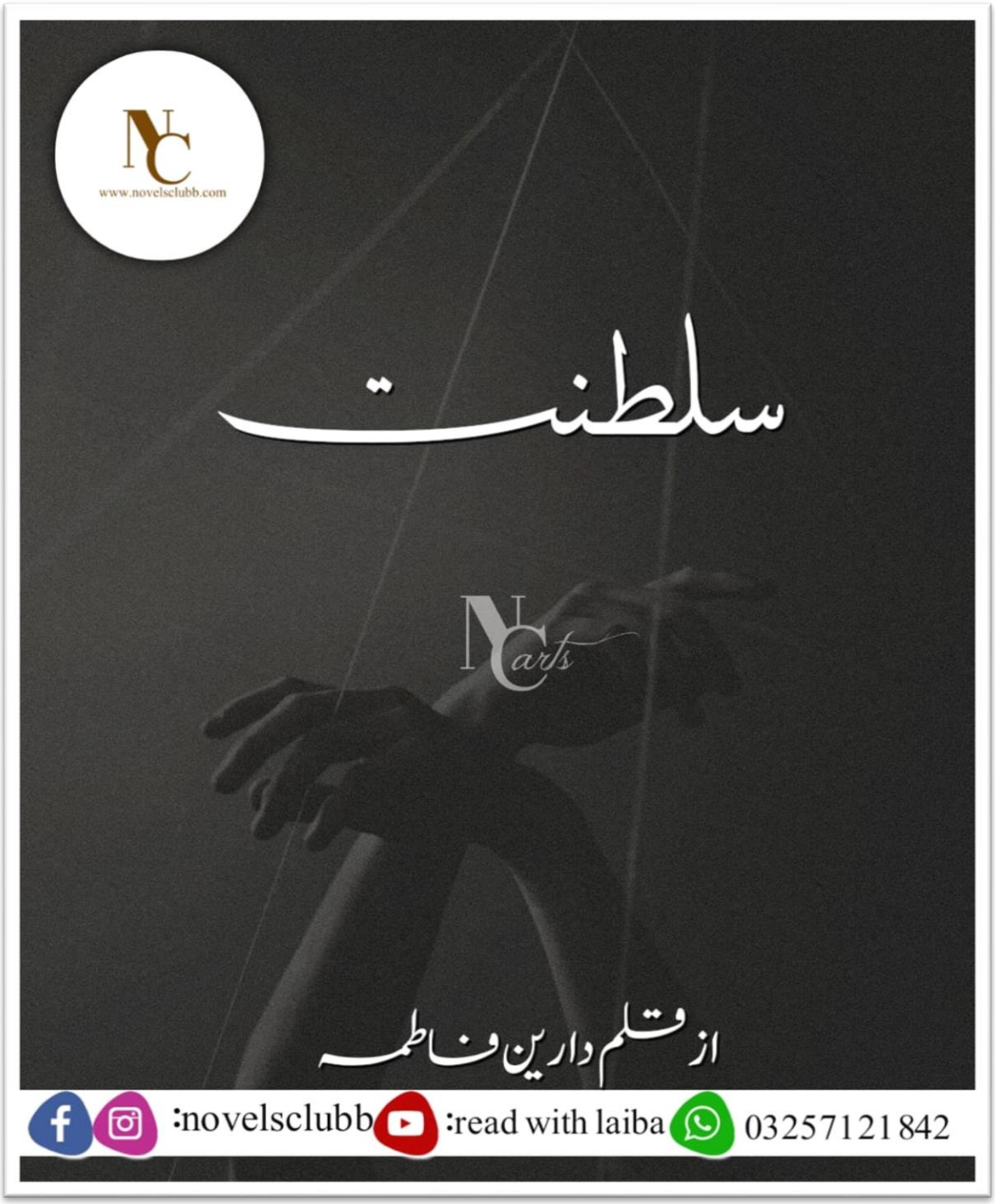
www.novelsclubb.com
سلطنت
از قلم دارین فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سلطنت

از قلم

دارین فاطمہ

www.novelsclubb.com

سلطنت بقلم دارین فاطمہ

قسط نمبر 7

زلیخا کافلیٹ میں رہ کر دم گھٹنے لگا تو وہ فریش ہونے کے لیے وہاں سے باہر نکلی۔انجان ملک،انجان لوگ،انجان راستے۔وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ارد گرد سے گزرتے ہوئے لوگوں اور چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔ایک گھنٹہ یونہی بے مقصد چلنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ یہ شہر کتنا خوبصورت ہے۔وہ جو اتنی بے چینی اور بے سکونی کا شکار تھی اسے اپنا آپ بہت ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ چلتی چلتی تھک گئی تو ایک کیفے رک گئی۔آؤٹ ڈور کیفے جس کے سٹنگ ایریا کے ساتھ گملوں میں طرح طرح کے پودے لگے ہوئے تھے۔ہلکی ہلکی ہوائیں چلنے کی وجہ سے اس کے بال اڑ رہے تھے۔وہ اکثر اس کیفے آ کر کافی پیتی تھی۔

اس کا فون بجا اوپر آمنہ کالنگ لکھا آرہا تھا۔اس نے کال پک کرنے سے پہلے کچھ لمحے سوچا پھر ہرے نشان پر انگلی پھیرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔"ہیلو زلیخا کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں۔"

"کہاں ہو؟اگر فری ہو تو ملیں۔"

"میں سڈنی میں نہیں ہوں۔"

"تو کہاں ہو؟تمہارے کیس کا کیا ہوا؟واپس کب آؤ گی۔"

"آریا تمہارے پاس ہے؟"زلیخا نے اس کا سوال نظر انداز کر کے سوال پوچھا۔

آمنہ اس کے سوال پر حیران ہوئی۔"ہاں۔بات کرواؤں اس سے۔"

"شیور۔"

"وی آر سوری ہم نے بھی تمہیں بالکل اکیلا چھوڑ دیا۔ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔تم کب واپس آؤ گی؟"اب کی بار آریا بولی۔

"پتہ نہیں۔میں بعد میں کال کرتی ہوں۔"اس نے کہہ کر فون رکھ دیا۔دل ایکدم خالی ہو گیا۔اس نے آریا اور آمنہ کے ساتھ اچھا وقت گزارا تھا لیکن وہ نہیں بھول سکتی تھی کیسے اس کے برے وقت میں ان دونوں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا تھا۔ناچاہتے ہوئے اس کے دل میں ان کے لیے تلخی پیدا ہو گئی تھی۔

اس نے اٹھ کر ایک کپ کافی لی اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھی۔اس کیفے کے سامنے ایک لائبریری تھی جس کے اندر ایک آدمی بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔

زلیخا نے اطمینان سے اپنی کافی ختم کی اور اس لائبریری کا رخ کیا۔لائبریری میں لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ایک کر کے ساری بک شلف دیکھیں،کچھ بھی دلچسپ نظر نہیں آیا۔اسے کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں تھا۔اس نے کورس کی کتابوں کے علاوہ کبھی کسی اردو ناول کو بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

ایک کتاب کا کور اچھا لگا تو اسے لے کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ سامنے ایک لمبی میز تھی۔ کچھ صفحے پڑھنے کے بعد اسے وہ کتاب بکواس لگنے لگی۔ جب وہی آدمی جو یقیناً لائبریرین تھا اس نے ایک کتاب زلیخا کے سامنے میز پر دیکھی۔ زلیخا نے اس کا نام پڑھا۔ "دا آرٹ آف بینگ الون۔" اس کی آنکھوں میں اچنبھا پھیلا۔

وہ آدمی کرسی کھینچ کر زلیخا کے سامنے بیٹھا۔ "پاکستانی آر انڈین؟"

"پاکستانی۔" زلیخا نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں اکثر سامنے کیفے میں کافی پیتے دیکھا ہے۔ تم اس شہر میں نئی ہو؟" وہ یونہی عام انداز میں پوچھ رہا تھا۔

زلیخا نے سر ہلایا۔ وہ غور سے اس کتاب کے کور کو دیکھ رہی تھی۔

"تم یہ کتاب رکھ لو۔ پڑھ کر واپس کر دینا۔"

"مجھے کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں میں تو بس یونہی آئی تھی۔" زلیخا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ایک انجان ملک، ایک انجان شہر میں اگر کوئی تمہارا دوست بن سکتا ہے تو وہ یہ کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں تمہیں اکیلے نہیں ہونے دیں گی۔"

"تمہیں کس نے کہا میں اکیلی ہوں۔" زلیخا کو لگا وہ اس کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہا ہے اس لیے ذرا سنجیدگی سے بولی۔

"تم کتاب رکھ لو اگر دل کیا تو پڑھ لینا۔ میں تمہارے ریویو کا انتظار کروں گا۔ بائے داوے عامر۔" وہ کہہ کر اٹھ گیا۔ زلیخا نے کچھ سوچتے ہوئے وہ کتاب پکڑی۔ اپنی اینٹری کروائی اور وہاں سے چلی گئی۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

زید اپنے کام کے سلسلے میں سنگاپور گیا ہوا تھا۔ اب کینیڈا آ کر اسے احساس ہوا تھا کہ شایان اور عنایا واقعی جا چکے تھے اور وہ انہیں بہت مس کر رہا تھا۔ یاسر جانے سے پہلے اپنا گھر بیچ کر گیا تھا سو اب زید کو اپنے رہنے کا ٹھکانہ بھی ڈھونڈنا تھا۔

"جون جس بلڈنگ میں رہتا ہے وہاں ایک اپارٹمنٹ فری ہے اس نے مجھے بتایا تھا۔" کرس نے اسے آگاہ کیا۔ "ویسے میرا مشورہ مانو تو ڈیزی آنٹی کے ساتھ شفٹ ہو جاؤ۔"

"مجھے کسی کا احسان نہیں لینا۔"

"ماں ہے تمہاری۔ اتنے بڑے اپارٹمنٹ میں وہ اکیلی رہتی ہیں۔"

"او نہوں آج شام چلتے ہیں جون کی بلڈنگ دیکھنے۔" زید نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا اور اٹھ گیا۔ اپنی گاڑی میں بیٹھا۔ گاڑی ڈیزی کی بلڈنگ کی پارکنگ میں رکی۔ ڈور بیل بار بار بجنے پر ڈیزی نے دروازہ کھولا۔ سامنے زید کھڑا تھا وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔

"واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔" ڈیزی کے چہرے پر خوشگوار حیرت تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"پہلے موڈ آف تھا لیکن اب تمہیں دیکھ کر اچھا ہو گیا ہے۔آؤ بیٹھو کیسا رہا تمہارا پراجیکٹ؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟"

"سب ٹھیک تھا۔"

"میں شادی سے پہلے اپنی دوستوں کے ساتھ گئی تھی سنگاپور۔بہت پیارا شہر ہے اب تو اور بھی پیارا ہو گیا ہو گا۔"ڈیزی اس کے ساتھ معمول کی باتیں کر رہی تھی جب اچانک اسے کچھ یاد آیا تو وہ کچن کی جانب بھاگی۔

"اتنے دنوں بعد میں نے کوکنگ کرنے کا سوچا تھا۔"ڈیزی تاسف سے کوکنگ رینج پر پڑی ڈش کو دیکھ رہی تھی جو آدھی جل چکی تھی۔"اتنا موڈ تھا میرا آج کچھ اچھا سا کھانے کا۔"

"میں بنا دیتا ہوں آپ کے لیے کھانا۔کیا کھانا ہے آپ نے؟"

"نہیں رہنے دو تم تھکے ہوئے آئے ہو۔میں بعد میں کھا لوں گی۔"

"آپ میرے سامنے بیٹھیں میں دس منٹ میں آپ کو کچھ اچھا سا کھلاتا ہوں۔" ڈیزی اس کی ہدایت پر عمل کرتی ہوئی اس کے سامنے کاؤنٹر کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ زید بہت توجہ سے سبزیاں کاٹ رہا تھا۔

پندرہ منٹ میں زید کی ڈش تیار تھی۔ دونوں نے مل کر کھانا کھایا۔ "تم نے اتنی اچھی کوکنگ سیکھی کہاں سے ہے؟"

"سارہ آنٹی۔ ڈیڈ کی سیکنڈ وائف اور پھوپھو سے۔ دونوں بہت اچھی کوکنگ کرتی ہیں۔ آپ کو آئیڈیا نہیں پاکستانی کھانے کتنے لذیز ہوتے ہیں اور پاکستانی عورتیں کیسے کیسے کھانے پکا لیتی ہیں۔"

"ایک بات پوچھوں؟"

"ہمم۔"

"تم پاکستان کیوں نہیں جانا چاہتے۔"

"میرے پاس کوئی ریزن نہیں ہے پاکستان جانے اور رہنے کا۔"

www.novelsclubb.com

"پہلے تھا۔تم پہلے پاکستان جاتے رہتے تھے۔"

"آپ کو پھپھو نے کچھ بتایا ہے؟"

"مجھے وہ لڑکی یاد ہے جو ایک دفعہ بیکری کیک لینے آئی تھی۔تمہاری برتھڈے پر۔تم اس کے ساتھ بہت خوش نظر آتے تھے۔"

زید نے سر ہلایا۔"وہ امائرہ تھی۔سارہ آنٹی کی بیٹی۔میری دوست۔میں اس کے لیے پاکستان جاتا تھا سب کو یہی لگتا ہے اور سب کو سہی لگتا ہے وہ آج بھی مجھے بلائے تو میں اس کے لیے جاؤں گا۔"

"یو لائکڈ ہر؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے اس سے محبت ہے، عقیدت ہے۔میں چاہ کر بھی اس سے موو آن نہیں کر سکتا۔وہ میرا کمفرٹ زون تھی۔وہ بہت اپنی سی لگتی تھی۔"

"شادی ہو گئی اس کی۔"

زید نے سر کو جنبش دی۔

ڈیزی اس سے کچھ پوچھنے والی تھی جب زید کا فون بجا۔ فون پر جون کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔ زید نے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔ "اکیلے ہی رہنا ہے میں نے۔ زیادہ سامان چاہیے بھی نہیں مجھے۔ نہیں میں کسی کے ساتھ روم شیئر نہیں کر سکتا۔ اوکے تھوڑی دیر تک چکر لگاتا ہوں۔" زید نے فون رکھ دیا۔ ڈیزی کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو۔ اگر تمہیں زیادہ مسئلہ ہے تو میں تم سے اپارٹمنٹ کا رینٹ لے لیا کروں گی لیکن ماں ہونے کے ناطے اتنا حق تو جتا سکتی ہوں۔ مجھے اچھا لگے گا اگر تم میری آنکھوں کے سامنے رہو گے۔ لیکن میں تمہیں فورس نہیں کر سکتی۔"

"حالانکہ مائیں فورس کر سکتی ہیں۔" زید طنز کر رہا تھا یا وہ انداز عام میں بات کر رہا تھا ڈیزی کو سمجھ نہیں آیا۔

"میں چاہتی ہوں ہم دونوں ماضی میں جو ہوا اسے بھول کر ایک چھت کے نیچے رہیں۔ میں تمہارا خیال رکھوں، تمہارے لیے ناشتہ بناؤں، ڈنر پر تمہارا انتظار کروں۔ میں اچھی ماں بننا چاہتی ہوں تم مجھے ایک موقع دے سکتے ہو زید۔"

"کیا ماضی کو بھولنا اتنا آسان ہوتا ہے؟"

"انسان اپنا ماضی نہیں بھولتا لیکن ماضی کو حال پر سوار نہیں کرنا چاہیے۔ ہم دونوں کوشش تو کر سکتے ہیں کہ ہمارے رشتے سے یہ تلخیاں ختم ہو جائیں۔"

زید اداس سا مسکرایا اور سر ہلایا۔"اوکے موم۔ ایز یو وش۔"

ڈیزی اسے بتا نہیں سکتی تھی کہ اس کے ایک لفظ نے زید کو کتنی خوشی دی تھی۔ زید کو اپنا آپ ایکدم ہلکا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ فارغ تھی تو عنایا اور شایان سے ملنے چلی گئی۔ امائرہ کو دیکھتے ہی انہوں نے پارک جانے کی ضد شروع کر دی اور سارہ یہی سوچ کر مان گئی کہ دو پل سکون سے

گزریں گے۔عنایااور شایان اپنے اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے جبکہ امائرہ لاؤنج میں بیٹھی اس گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔سارہ نے اسے بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا۔

"حمزہ کہاں ہوتا ہے آج کل نظر ہی نہیں آتا۔"سارہ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"پاکستان کرکٹ ٹیم میں۔کوئی میڈ نہیں رکھی آپ نے؟"

"رکھی تھی وہ ایک ہفتے میں چوکیدار کے ساتھ سیٹ ہو گئی۔دونوں کو نکال دیا ۔میں سمجھ گئی ہوں میری زندگی میں سکون ہے ہی نہیں۔کینڈا بھی سب کام خود کرنے پڑتے تھے اور یہاں بھی۔اوپر سے یہ دو بچوں نے میری ناک میں الگ دم کیا ہوتا ہے۔"

امائرہ ہلکا سا مسکرائی۔"میں سلیم انکل سے کہوں گی وہ کسی کو لگوا دیں گے۔"

"شام سے پہلے انہیں گھر نہ چھوڑنا بہت مہربانی ہو گی تمہاری۔"

"اوکے۔"

شایان تیار ہو کر امائرہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔"ماما عنایا کو دیکھ لیں یہ ہمیشہ مجھے بھی لیٹ کرتی ہے۔"

سارہ گہری سانس کھینچ کر اٹھ گئی۔عنایا اپنے کمرے میں نہیں تھی سارہ نے اپنے کمرے میں دیکھا تو وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے سارہ کا میک اپ پھیلائے اپنے گالوں پر کچھ لگا رہی تھی۔سارہ کو ڈھیر سارا غصہ آیا۔

"عنایا۔"سارہ چلائی۔"کتنی دفعہ کہا ہے میں نے میرے میک اپ سے دور رہا کرو۔"

www.novelsclubb.com

"یہ میرا میک اپ تھا مجھے زی نے لے کر دیا تھا۔آپ نے اس پر بھی قبضہ کر لیا۔"عنایا نے گردن موڑ کر فوراً جواب دیا۔سارہ دانت پیس کر رہ گئی۔

اسی افراتفری میں وہ تینوں گھر سے نکلے۔"کہاں جانا ہے پھر؟"

"جوائے لینڈ۔"دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

کچھ دیر میں وہ تینوں جوائے لینڈ میں گھوم رہے تھے۔امائرہ کو فواد سے ملے کافی وقت ہو گیا تھا اس لیے اس نے الہان کو کال کر کے فواد اور حماد کو بھی وہاں بھیجنے کا کہا۔الہان انہیں چھوڑنے آیا تھا لیکن امائرہ کو دیکھ کر رک گیا۔

سب بچے جھولے لینے میں مشغول تھے امائرہ الہان اور امائرہ ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔"آئی ایم سوری۔مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا تمہاری سیکیوریٹی کا۔"الہان معذرت خواہانہ انداز میں بولا۔

"ساری غلطی میری تھی آپ کو سوری کرنے کی ضرورت نہیں۔مجھے کیئر فل رہنا چاہیے تھا۔"

www.novelsclubb.com

الہان نے نفی میں سر ہلایا۔"ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔عورتیں گھر کے مردوں کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ولی یہاں نہیں تھا تو مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا۔لیکن جو ہو چکا سو ہو چکا نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"

"ان کو انصاف مل جائے گا بھائی۔" امائرہ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد سوال کیا۔

الہان نے سر کو جنبش دی۔ "مقتول کے خاندان کے پاس ثبوت ہیں، میڈیا ان کے ساتھ کھڑا ہے اور سب سے بڑی بات بابا ان کے ساتھ ہیں۔ وقت لگے گا لیکن فیصلہ ان کے حق میں آئے گا تم پریشان مت ہو۔"

"کیا لوگ صحیح کہتے ہیں کہ آپ کرپٹ ہیں؟"

الہان مسکرایا۔ "تمہیں کیوں لگتا ہے میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔"

"نہ دیں۔ مجھے کون سا فرق پڑتا ہے۔"

"ہر انسان کے پاس اس کے اعمال کی جسٹیفیکیشن ہوتی ہے۔ سیاست کرنا اور اس میں سروائیو کرنے کے ہمیں بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں جو لوگوں کے لیے برے ہوتے ہیں لیکن لوگ کبھی اپنے آپ کو ہماری جگہ رکھ کے تو دیکھیں۔ سچوئیشن کے حساب سے ہمیں فیصلے لینے پڑتے ہیں اور کچھ لوگوں کو وہ غلط

www.novelsclubb.com

لگتے ہیں اور کچھ لوگوں کو ٹھیک۔ تنقید کرنا دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔ موویز اور ڈراموں میں بہت فیسنیٹنگ زندگی دکھائی جاتی ہے سیاستدانوں کی۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہم دوستوں پر اعتبار نہیں کر سکتے، اپنے قریبی لوگوں کو چھوڑنا پڑتا ہے حتیٰ کہ ہماری فیملیز کی پرسنل لائف کمپرومائز ہو جاتی ہے۔ بہت کچھ کرنا پڑتا ہے اور تب بھی ایک خاص طبقے کے لوگ مسلسل پلان کر رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو گرایا جائے۔ ہمیں ہر وقت محتاط رہنا پڑتا ہے۔"

"آپ کو سیاست اتنی بری لگتی ہے تو آپ اس پروفیشن میں آئے کیوں؟"

"کیونکہ میرا بڑا بھائی اپنی فیملی کے ساتھ یو ایس شفٹ ہو چکا تھا انہوں نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ وہ پاکستان نہیں رہنا چاہتے۔ ولی چھوٹا تھا اور میں چاہتا تھا وہ اپنی زندگی کھل کر جیے اور ہم تینوں میں سے کسی نہ کسی کا بابا کے ساتھ کھڑا ہونا تھا، ان کا بازو، ان کا جانشین بننا تھا۔ تو وہ میں بن گیا۔"

"آپ کیا بننا چاہتے تھے۔"

"ایک اچھا لائیر۔میں نے لاء پڑھا ہوا ہے لیکن اسے آگے پرسیو نہیں کیا۔"

"ایک بات کہوں آپ سے؟"

"ہمم۔"

"فواد بہت اچھا فٹ بال پلیئر ہے۔اس میں اتنا پوٹینشیل ہے کہ وہ آگے جا سکے۔آئی نو پاکستان میں اس کا سکوپ نہیں لیکن زندگی پاکستان تک محدود تو نہیں ہو جاتی۔اس کے اولیولز کے بعد آپ اسے انگلینڈ بھیج دیجیے گا اور میں جانتی ہوں آپ بہت بزی ہوتے ہیں لیکن اس کے لیے وقت نکالا کریں اور کوشش کیا کریں کہ مہینے میں ایک دفعہ آپ اس کا کوئی نہ کوئی میچ دیکھنے جایا کریں۔اسے بہت اچھا لگے گا اور وہ مزید محنت کرے گا۔"

الہان نے سر ہلایا۔"یو آر رائٹ مجھے ان دونوں پر دھیان دینا چاہیے۔میں نے سنا ہے تمہاری اور فواد کی بہت اچھی دوستی ہے۔"

امائرہ مسکرادی۔وہ اپنی باتوں میں مشغول تھے جب شایان بھاگتا ہوا امائرہ کے پاس آیا۔"عنایا نہیں مل رہی۔"

امائرہ کی آنکھوں میں اچنبھا پھیلا۔"کیا مطلب؟"

"وہ ہمارے ساتھ جھولے سے اتری تھی۔پتہ نہیں کہاں چلی گئی میں نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے وہ کہیں نہیں ہے۔"شایان کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا اور چہرے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔

"میں دیکھتی ہوں۔"امائرہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔

"میں سیکیوریٹی سے بات کرتا ہوں۔"الہان کہہ کر چلا گیا۔وہ سب دیوانوں کی طرح عنایا کو ڈھونڈ رہے تھے۔آسمان پر سرخی کی جگہ سیاہی نے لے لی تھی۔شایان اسے ڈھونڈتا ہوا باہر نکلا جب اس کی نظر سڑک کے اس پار کھڑی بچی پر پڑی جس کے ہاتھ میں آئیسکریم تھی۔اس کا دل کیا وہیں سے کسی طرح اس کی گردن مڑوڑ دے۔

اس نے امائرہ کو آواز دے کر بلایا۔امائرہ نے اس کی نظروں کا پیچھا کیا۔اس کی جان میں جان آئی۔عنایا نے شایان کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا اور ایک پاؤں سڑک پر رکھا تبھی تیزی سے ایک بائیک آئی۔عنایا اس سے ٹکرائی اور سڑک پر گر گئی۔ امائرہ کے سست قدموں میں تیزی آئی۔شایان وہیں ساکت کھڑا تھا۔امائرہ ہر چیز سے بے نیاز عنایا کی جانب بھاگی۔گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھی۔اس کے سر سے خون نکل رہا تھا اور وہ بے حوش ہو چکی تھی۔آئیسکریم ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔

"عنایا۔"امائرہ نے اس کا گال تھپتھپایا لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی۔الہان نے اس کے سامنے گاڑی روکی۔عنایا کو گاڑی میں ڈالا اور جلدی سے ہوسپٹل لے کر آیا۔فواد اور حماد کو الہان نے ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج دیا تھا۔الہان ہوسپٹل کی مینجمنٹ سے بات کر رہا تھا۔لوگ بہت توجہ سے اس کی بات سن رہے تھے۔

امائرہ دیوار کے ساتھ کھڑی ہونٹ چبا رہی تھی۔شایان ایمرجنسی وارڈ کے دروازے سے لگا ہوا تھا۔امائرہ کا فون بجا۔اس نے نام پڑھا۔ریڑھ کی ہڈی میں ایک سنسنی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ ہرے رنگ پر انگلی پھیر کہاں رہ گئی ہو۔"کہاں رہ گئی ہو گھر چھوڑ دو دونوں کو صبح سکول بھی جانا ہے انہوں نے۔"

امائرہ نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور بہت ہمت سے بولی۔"ماما وہ۔۔۔۔۔عنایا کا ایکسڈینٹ ہوا ہے وہ ہوسپٹل میں ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔تم مزاق کر رہی ہو۔۔۔۔۔کون سے ہوسپٹل ہے مجھے جلدی سے بتاؤ۔"سارہ بے یقینی سے بول رہی تھی۔

امائرہ نے نام بتایا رابطہ منقطع ہو گیا اس نے فون والا ہاتھ پہلو میں گرا دیا۔الہان ان سے بات کرنے کے بعد امائرہ کے پاس آیا۔اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئی ۔الہان اس کے پاس بیٹھا۔"اپنی ماما کو کال کر کے بتا دو۔"

"کال کر دی ہے وہ آتی ہوں گی تھوڑی دیر تک۔کچھ بتایا کے ڈاکٹرز نے۔"اس نے الہان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"شاید ٹانگ کی ہڈی فریکچر ہو گئی ہے سرجری کرنی پڑے گی۔"

"مجھے اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔"وہ ایک لمبے وقفے کے بعد بولی۔دونوں لب آپس میں بھینچے۔

"اٹس اوکے۔بچی ہے۔ایسی اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔"

"میں تو بچی نہیں تھی نہ مجھے اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہیے تھا وہ میری ذمہ داری تھی۔ماما مجھ سے پوچھیں گی تو میں ان سے کیا کہوں گی۔"امائرہ صدمے اور پریشانی کا شکار تھی۔

الہان نے اسے دیکھا۔اسے بے اختیار اس کی اور امائرہ کی پہلی ملاقات یاد آئی۔وہ اس وقت بھی اتنی ہی میچور تھی جتنی اب تھی۔وہ وجہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اس

لڑکی سے اس وقت بھی بہت متاثر ہوا تھا اور آج بھی جیسے اس نے بغیر گھبرائے ،بغیر پینک کیے ساری سچوئیشن ہینڈل کی تھی اس نے الہان کو حیران کر دیا تھا۔ سارہ یاسر کے ساتھ ہوسپٹل آئی تھی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ امائرہ کے پاس آئی۔ سانس پھولی ہوئی، بال بکھرے ہوئے تھے، چہرے کا رنگ زرد ہو چکا تھا اس کی حالت تھی جیسے اسے اپنی کوئی ہوش نہ ہو۔ امائرہ اپنی جگہ سے اٹھی۔

"عنایا کہاں ہے؟" اس نے امائرہ سے پوچھا۔

امائرہ نے ایمرجنسی وارڈ کی طرف اشارہ کیا۔

سارہ فوراً ایمرجنسی وارڈ کی جانب گئی۔ دروازے میں شیشے کا ایک بلاک تھا جس کے ذریعے وہ اندر کا منظر دیکھ سکتی تھی۔ اسے لگا کسی نے بہت آسانی سے اس کے پاؤں سے زمین کھینچ لی ہو اس نے گردن موڑ کر امائرہ کو دیکھا جس کا سر جھکا ہوا تھا۔ الہان اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس نے دونوں لب آپس میں پیوست

کیے اور امائرہ کے پاس آئی۔"یہ کیا کر دیا تم نے میری بیٹی کے ساتھ؟"وہ بولی تو آواز بھرا گئی۔

امائرہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن زبان نے ساتھ نہیں دیا۔"ماما وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سارہ نے پوری قوت سے اسے پرے دھکیلا۔"تمہاری وجہ سے میری بیٹی اتنی تکلیف میں ہے،وہ اس حالت میں پڑی صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔اگر اسے کچھ ہوا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"سارہ بلند آواز میں چلا رہی تھی۔یاسر گہری سانس کھینچتے ہوئے سارہ کے پاس آیا اور اسے چپ ہونے کا کہا۔

"یہی چاہتی تھی نہ تم۔تم مجھے میرے بچوں کو اسی حال میں دیکھنا چاہتی ہو۔"سارہ کی آواز بھرا گئی۔

امائرہ نے بے یقینی سے سارہ کو دیکھا۔وہ اس کی سگی ماں تھی۔عنایا کی طرح امائرہ بھی اس کی سگی بیٹی تھی تو یہ فرق کیوں امائرہ پوچھنا چاہتی تھی لیکن خاموش رہی۔

"تم اس قابل ہو ہی نہیں امائرہ کہ تم پہ بھروسہ کیا جائے۔ تم نے ہمیشہ مجھے مایوس کیا ہے۔ آئندہ میرے بچوں سے دور رہنا میں بتا رہی ہوں۔" چیختے ہوئے سارہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

الہان کچھ کہنے لگا تھا جب امائرہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور مڑ گئی۔ الہان نے بھی اس کی پیروی کی۔ "تم نے خود کو ڈیفینڈ کیوں نہیں کیا؟"

"ماما غصہ تھیں، پریشان تھیں، کسی پہ تو یہ فرسٹیشن نکلنی تھی۔ آپ مجھے گھر چھوڑ دیں گے۔"

الہان نے مزید کوئی تبصرہ کرنا ضروری نہیں سمجھا اور اسے گھر چھوڑ کر اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ ویسے بھی اسے امائرہ کی ذاتی مسائل میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

✡✡✡✡✡

زلیخا صبح صبح اٹھی ناشتہ کیا، ایک گھنٹہ مسلسل ریلز سکرول کرنے کے بعد اس کا جی اکتا گیا اس نے فون ایک طرف رکھا اور اس کی نظر اس کتاب پر پڑی۔ اس نے ذرا

آگے ہو کر وہ کتاب پکڑی۔سب سے پہلے اس کے صفحوں کی تعداد دیکھی۔ذہن میں کچھ سوچا اور جمائی لیتے ہوئے کتاب کھول کر پڑھنا شروع کی۔

ابھی اس نے پہلا صفحہ ہی پڑھا تھا کہ اسے مزا آنے لگا۔وہ کرسی سے اٹھ کر کاؤچ پر لیٹ گئی۔اسے پتہ بھی نہیں کب صبح شام میں بدل گئی اور شام رات میں۔جب اس کے پیٹ سے آوازیں آنے لگیں تو اسے احساس ہوا وہ صبح سے اس کتاب کو پڑھ رہی تھی۔کتاب کے چند صفحے ہی رہ گئے تھے سو اس نے بھوک کا اثر لیے بغیر وہ مکمل کیے۔

اس کتاب کو پڑھ کر اسے اپنا آپ اکیلا نہیں لگ رہا تھا اور یہ احساس اسے یہاں آکر پہلی دفعہ محسوس ہوا تھا۔

اسے اس کتاب کا ریویو دینے لائبریری جانا تھا اس نے بیٹھے بیٹھے فیصلہ کیا۔اس نے طے کر لیا تھا وہ جتنی دیر یہاں ہے وہ اچھی اچھی کتابیں پڑھے گی اور کچھ نہ کچھ نیا سیکھے گی۔

وہ صبح ہوٹل سے نکلی تو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی۔واپس جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اس نے کتاب کو اپنی جیکٹ کی اوٹ میں چھپایا اور چلتی گئی۔کچھ دیر میں وہ لائبریری کے پاس پہنچ گئی۔

عامر سامنے نظر نہیں آیا تو اسے مایوسی نے گھیر لیا۔وہ اندر داخل ہوئی تو وہاں کوئی نہیں تھا آس پاس نظریں دوڑانے کے بعد بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا۔اس نے جیکٹ کی اوٹ سے کتاب نکالی اور کتاب کو میز پر رکھ دیا۔

تبھی اسے عقب سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔وہ فوراً مڑی۔عامر کافی کے دو کپ پکڑے اندر داخل ہوا۔زلیخا کو سلام کیا کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھا۔کافی کا ایک کپ اس کی طرف بڑھایا۔"مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی۔"

زلیخا نے اسے گھوری سے نوازا اور بیٹھ گئی۔"پارٹ ٹائم نجومی بھی ہو کیا؟"

"ہوں تو نہیں لیکن اپنے مالی حالات اور لوگوں کا ایسے کاموں پر بھروسہ دیکھ کر سوچتا ہوں ایک چھوٹی سی دکان ڈال ہی لوں۔بائے داوے کتاب کیسی لگی؟"

"امیزنگ۔پہلا پیج پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے لگا میں ایک الگ دنیا میں آگئی۔کچھ تھا اس کتاب میں جو مجھے اپنے کندھے ایکدم ہلکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔میں نے اس کتاب سے بہت سی چیزیں سیکھی لیکن جو ہمیشہ یاد رہے گی وہ یہ ہے کہ اکیلے رہنا اتنا برا نہیں جتنا ہمیں لگتا ہے۔لوگوں کے ساتھ رہ کر ان کی ترجیح نہ بننے سے بہتر ہے کہ آپ اپنی سیلف رسپیکٹ کے ساتھ ایک سائیڈ پر ہو جاؤ۔"

"تم یہاں کسی ٹرپ پر آئی ہو؟"عامر کا سوال زلیخا کے لیے غیر متوقع تھا۔

"اونہوں میں سڈنی میں پڑھتی ہوں ایک مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔میں بس جلد از جلد یہاں سے واپس جانا چاہتی ہوں۔"

"کچھ حادثات بہت حسین ہوتے ہیں اس شہر سے خوبصورت جگہ ہو گی دنیا میں۔ تم ہر پل یہاں سے نکلنے کا سوچنے کی بجائے جو وقت یہاں ہے وہ اچھے سے گزارو۔ وہ کہتے ہیں نہ لیوان دا مومنٹ۔"

"کچھ باتیں صرف کتابوں میں اچھی لگتی ہیں۔کیا خیال ہے؟"

عامر ہنس دیا۔وہ اٹھا دوسری طرف گیا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اس نے وہ زلیخا کی جانب بڑھائی۔"تم نے کبھی خالد حسینی کی کوئی کتاب پڑھی ہے۔"

"دراصل مجھے کہانیاں،افسانے پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔لیکن اس وقت میرے پاس کرنے کے لیے کچھ نہیں۔"زلیخا نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"آئی کین انڈرسٹینڈ۔"عامر نے کندھے اچکا دیے۔

✡✡✡✡✡

شاہزیب،عنیزہ اور حنان پاکستان جا چکے تھے بزنس کے لیے شاہزیب یارائد میں سے کسی ایک کو ٹھہرنا تھا اس لیے رائد یہیں رک گیا۔پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت مصروف تھا۔وہ میٹنگ اٹینڈ کر کے اپنے آفیس میں بیٹھا تو اس کی نظر ٹیبل پر پڑے ویڈنگ کارڈ پر پڑے۔ماتھے پر شکنیں لیے اس نے وہ کارڈ کھولا اوپر کھلا نام پڑھا۔ایک بار،دو بار،بار بار۔آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا فون بجا اس نے نمبر دیکھا کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔"میں نے اپنے سب دوستوں کو شادی پر انوائٹ کیا ہے پہلے ہمت نہیں ہو رہی تھی اب بھی بہت مشکل سے ہمت کر کے تمہیں کارڈ بھیجا ہے۔میں چاہتی ہوں تم میری شادی میں شرکت کرو۔میں تمہارا انتظار کروں گی رائد۔"

"مجھے تمہارے اندر کوئی دلچسپی نہیں رہی۔"

"میں تبھی اس بات کا یقین کروں گی جب میں سفید جوڑے میں ملبوس تمہیں اپنے سامنے کھڑا پاؤں گی۔جب میں وہ ساری قسمیں لوں گی جو کبھی تم نے اور ہم نے ساتھ لینے کا سوچا تھا۔ہماری آخری ملاقات میں کچھ کمی تھی آج اس کمی کو پورا کر لیں گے۔"سیم کا لہجہ متوازن تھا۔

"شیور۔"رائد نے بول کر فون رکھ دیا۔ایکدم اس کا دماغ جیسے خالی ہو گیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔ گریس اس کے خون میں تھی۔گاڑی کی چابی اٹھائی اور وہاں سے نکل گیا۔ایک آؤٹ ڈور ویڈنگ

ہال جس کے باہر کچھ گاڑیاں پارک تھیں۔رائد نے ڈیش بورڈ پر پڑا بکے اٹھایا اور گاڑی سے اترا۔

دولہن اور دولہا ان کے مخصوص لباس میں ملبوس سامنے سٹیج پر کھڑے سب سے مسکرا مسکرا کر مل رہے تھے۔درمیان میں گزرنے کی جگہ اور دونوں اطراف کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔جہاں تقریباً ان کے سکول کے تمام دوست موجود تھے۔ان سب نے رائد کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

سیاہ تھری پیس میں ملبوس، چمکتے شوز، کلائی پر ایک خوبصورت گھڑی، ہاتھ میں سرخ اور سفید پھولوں کا بکے پکڑے وہ سٹیج کی جانب بڑھ رہا تھا۔سیم کی ادھر ادھر گھومتی ہوئی نظریں ایکدم اس شخص پر رک گئیں جسے سب دیکھ رہے تھے۔

"ہیپی میرج سیم۔" رائد نے مسکراتے ہوئے وہ بکے سیم کی جانب بڑھایا۔سیم نے پلکیں جھپکا کر سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔

"تھینکس۔"

"آئی وش تم ہمیشہ خوش رہو۔" رائد مسکرایا تو وہ بھی بھاری دل کے ساتھ مسکرا دی۔ کلاسن مسلسل رائد کو گھور رہا تھا۔ رائد سٹیج سے اتر گیا۔ سارے دوست اس کی جانب بڑھے۔

"کس نے سوچا تھا تم کلاسن کی جگہ پر نہیں کھڑے ہو گے۔" ایک دوست نے مزاقیہ انداز میں کہا۔ وہاں موجود تقریباً تمام لوگوں کا تاثر یہی تھا۔ رائد وہاں سے جلد از جلد نکل جانا چاہتا تھا۔

اس کا فون بجا اس نے نام پڑھا اور کال کاٹ دی۔ دوبارہ کال آئی تو کاٹ دی۔ تیسری بار کال آنے پر رائد نے فون کان سے لگایا۔ "کہاں مصروف ہو تم؟"

"کوئی کام ہے؟"

زلیخا نے گہری سانس کھینچی۔ "وہ ایکچوئلی کیس کے بارے میں پوچھنا تھا کوئی پراگریس ہوئی۔"

"میں لائیر سے بات کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔ تم ٹھیک ہو؟" آخر کار اسے خیال آ ہی گیا۔

"ہاں۔ کوشش کر رہی ہوں ٹھیک رہنے کی۔ معذرت تمہیں ڈسٹرب کیا۔" زلیخا نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی۔ رائد نے فون کو دیکھا۔ آس پاس نظریں گھمائیں۔ اب اسے برا لگ رہا تھا۔ اسے زلیخا سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

✡✡✡✡✡

عامر کی دی ہوئی کتاب کو ختم کرنے کے بعد وہ ایک گھنٹہ لیٹی چھت کو گھورتی رہی۔ اس کے دماغ میں ایک ہی جملہ بار بار گونج رہا تھا۔ "فار یو آ تھاؤزینڈ ٹائمز عامر آغا۔" وہ کتاب پہلی کتاب سے مختلف تھی۔ اس کا دل ایکدم خالی خالی ہو گیا تھا۔ دو گھنٹے بیڈ پر لیٹنے کے بعد جب اسے نیند نہ آئی تو کچھ کھانے کی نیت سے کچن میں آئی۔ میگی پر نظر پڑی، کیٹل میں پانی ابالا اور اس میں میگی ڈالی۔ اسے اچانک

دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو وہ چونک گئی۔سامنے پڑی چھری اٹھائی اور دھیرے دھیرے سے پلٹی۔

وہ کسی کے قدموں کی چاپ سن سکتی تھی جو اسی کی جانب بڑھ رہے تھے۔اس نے چھری پر گرفت مظبوط کی۔وہ سامنے آیا تو زلیخا کی جان میں جان آئی۔"تم نے مجھے ڈرا دیا۔"اس کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

رائد مسکرایا۔"حالانکہ میں ٹھیک ٹھاک ہینڈسم ہوں۔"

"بندہ آنے سے پہلے بتا دیتا ہے۔"

"مجھے لگا تم خوش ہو گی مجھے دیکھ کر۔"رائد دہلیز میں کھڑا اطمینان سے بولا۔

"دوپہر کو جو میری حوصلہ افزائی ہوئی تھی اس کے بعد میرا تمہیں دیکھ کر خوش ہونا نہیں حلق کڑوا ہونا بنتا ہے۔"اس نے اپنی میگی اٹھائی اور لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔

"موڈ آف تھا اس وقت۔"رائد اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا۔

فریج سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور گلاس پانی میں انڈیلا اور اس کے پیچھے لاؤنج میں آیا۔زلیخا نے ٹی وی آن کیا اور غائب دماغی سے دیکھنے لگی جبکہ رائد اپنے فون پر میسج ٹائپ کرنے مصروف تھا۔

زلیخا کا فون بجا اس نے اوپر نام دیکھا اور فون کو سائلنٹ پر کر کے الٹا کر کے رکھ دیا۔

"تم ٹھیک ہو زلیخا؟"رائد کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟"زلیخا نے انجان بنتے ہوئے شانے اچکائے۔

"کس کی کال ہے؟"

"ابو کی۔"

"تو بات کیوں نہیں کر رہی؟"رائد نے فون سائیڈ پر رکھ دیا اور غور سے زلیخا کو دیکھا جو کچھ ڈسٹرب لگ رہی تھی۔

"ایکٹنگ کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زلیخا نے تھوڑی سی میگی کھائی اور ٹیبل پر رکھ دی۔"میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ اگر میں لڑکی نہ ہوتی تو شاید میری زندگی اتنی مشکل نہیں ہوتی۔مجھے نہیں لگتا جتنا میس میں پھیلا چکی ہوں وہ سمیٹنے کی سکت ہے میرے اندر۔"ناچاہتے ہوئے اس کی آواز بھیگنے لگی۔وہ پہلے ہی اداس تھی اور اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اس کی اداسی بڑھ گئی تھی۔

رائد نے ایک گہری سانس کھینچی اور بولا۔"سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"اور اگر سب ٹھیک نہ ہوا تو؟"اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"تو میں ہوں نہ۔"رائد کی آواز دھیمی اور لہجہ نرم تھا۔"میری بہن کی شادی ہے ۔میں پاکستان جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو۔"

"اگر انہیں پتہ چل گیا میرے اور تمہارے بارے میں۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے میرے گھر والے کبھی مجھے معاف نہیں کریں گے۔میرے بھائی مجھے غیرت کے نام پر قتل کر دیں گے۔مجھے سمجھ نہیں آتی میں انہیں کیسے ایکسپلین کروں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گی۔ صرف ایک بات چھپانے کے لیے میں مسلسل جھوٹ بولتی جا رہی ہوں کیا اتنے جھوٹ بولنے کے بعد وہ میرے سچ کا یقین کریں گے۔"

رائد آگے بڑھا اور اس کے پاس بیٹھا اس کے دونوں اپنے ہاتھوں میں لیے۔"میں تمہارے ساتھ ہوں میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"اسے نہیں پتہ تھا وہ صحیح کر رہا تھا یا غلط وہ صرف اس عورت کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"اور تم ایسا کیوں کرو گے؟"زلیخا سے رہا نہ گیا تو اس نے رائد سے سوال پوچھ لیا۔

"پتہ نہیں۔"رائد نے لاعلمی سے شانے اچکائے۔ وہ اس لڑکی سے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے کیونکہ وہ جانتا تھا وہ ابھی تک اپنی پہلی محبت کے غم سے نہیں نکلا۔ وہ اسے بہت بڑے خواب بھی نہیں دکھانا چاہتا تھا وہ بس اس کا محافظ بننا چاہتا تھا۔

اگلے دن ان کی فلائٹ تھی۔زلیخا نے اپنی ساری پیکنگ کی۔ہوٹل سے چیک آؤٹ کیا تبھی اسے کچھ یاد آیا وہ رائد کو ایک منٹ کا کہتی ہوئی واپس مڑی۔وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔رائد نے کچھ نہیں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"مجھے کسی سے ملنا ہے ہم پانچ منٹ کے لیے رک سکتے ہیں؟"

"کس سے ملنا ہے؟"رائد نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا اور سوال کیا۔

"میں نے یہ بک لی تھی لائبریری سے وہ واپس کرنی ہے۔"

رائد نے ڈرائیور کو رکنے کا کہا تو وہ ان کی بتائی ہوئی لوکیشن پر رک گیا۔زلیخا فوراً گاڑی سے نکلی اور لائبریری کی جانب بڑھی۔عامر نے وہیں بیٹھے بیٹھے اسے آتے دیکھا۔لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

زلیخا نے وہ کتاب عامر کے سامنے کاؤنٹر پر رکھی۔"آئی ایم ٹراماٹائزڈ۔میرے پاس الفاظ نہیں ہے اس کتاب کے لیے۔یہ کہانی ایک ہی وقت میں بہت اچھی اور بہت

بری تھی۔عامر اور حسن،ان کی دوستی اور ان کا انجام مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔"زلیخا بہت کچھ بولنا چاہتی تھی کہ وہ جلدی میں تھی۔

شیشے کی کھڑکی کے پار وہ دونوں رائڈ کو کھڑا دیکھ سکتے تھے وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔"تم جا رہی ہو؟"

"ہاں۔"

"اتنی جلدی؟"

زلیخا نے شانے اچکا دیے۔"تم سے مل کر اچھا لگا عامر۔"

"مجھے بھی۔"عامر نے جلدی سے ایک کاغذ نکالا اس پر ایک نمبر لکھا اور وہ زلیخا کی جانب بڑھایا۔زلیخا نے وہ کاغذ پکڑ لیا۔"واپس آؤ گی؟"

"کبھی نہیں۔"

عامر ہنس دیا۔"آئی ہوپ ہم ایک دفعہ پھر سے ملیں تم بہت ساری کتابیں پڑھ چکی ہو اور ہم کتابوں پر ایک لمبی گفتگو کریں۔"

زلیخا مسکرائی۔الوداعی کلمات ادا کیے اور وہاں سے چلی گئی۔عامر کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ اس لڑکے کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلی گئی۔

✡✡✡✡✡

کلاس خاموشی سے بوڑھے پروفیسر کو سن رہی تھی۔کچھ لوگ اپنی اپنی نوٹ بک پر ان کی باتیں نوٹ کر رہے تھے جبکہ امائرہ بار بار فون پر ٹائم دیکھتی۔"کب جائے گا یہ بڈھا؟"امائرہ دل ہی دل میں یہی سوچ رہی تھی۔

"آپ کا دھیان بہت کم ہوتا ہے کلاس میں۔"پروفیسر الیاس نے امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

پہلے تو امائرہ نے ادھر ادھر دیکھا۔ساری کلاس اسے ہی دیکھ رہی تھی۔"سر مجھے ایک امپورٹنٹ کام ہے میں جاؤں؟"

پروفیسر کو لگا تھا کہ وہ شرمندہ ہو گی لیکن یہاں تو ایسا کوئی معاملہ ہی نہیں تھا۔"کلاس میں آدھا گھنٹہ ابھی باقی ہے آپ کو جو بھی امپورٹنٹ کام ہے اس کے

بعد کر لیجیے گا۔"پروفیسر ٹھنڈے لہجے میں کہتا ہوا اپنے لیپ ٹاپ کو دیکھنے لگا۔اس کا لیکچر ختم ہو گیا تو وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔

"آپ کو دیکھ کر لگتا ہے آپ کو پڑھائی میں

کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔"

امائرہ کا دل کیا کہہ دے آپ کو دیکھ کر نہیں لگتا کہ آپ کو پڑھانے میں دلچسپی ہے۔"سر میرا خیال ہے یہ سب کتابیں پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔مجھے پریکٹکل کام پسند ہیں۔"

"آپ جیسے پریولجڈ بچے یہ کہنا افورڈ کہنا ہیں۔"

امائرہ کو اندازہ تھا وہ اس کے سسرال کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔"سر کسی کو اللہ تعالیٰ دولت دے دیتے ہیں کسی کو عقل اور کسی کو کوئی اور چیز۔اسی طرح دنیا کا نظام قائم ہے اور ایک بیلنس بنا ہوا ہے۔"

"آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے نوازا ہے؟"

"ظاہر ہے دولت سے۔"

"بہت سی بچیاں ہوتی ہیں آپ کی طرح جن کی پہلے دوسرے سمیسٹر منگنی یا شادی ہو جاتی ہے اس کے بعد ان کی پڑھائی سے دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ کو ایک بات سمجھنی چاہیے جتنا ایک عورت کے لیے گھر بنانا ضروری ہے اتنا ہی اس کے لیے تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے اور جیسا دور آج کل چل رہا ہے عورتوں کو خود مختار بھی ہونا چاہیے۔"

امائرہ نے خاموشی سے پروفیسر کی بات سنی۔ اسے ایئرپورٹ سے حمزہ کو پک کرنا تھا ۔"سر ایک ڈگری یا اچھے سی جی پی اے سے لوگ خود مختار نہیں بنتے اس کے لیے سکل ہونی چاہیے جو کہ کوئی بھی یونیورسٹی سکھاتی نہیں اور چونکہ آپ کی کلاس کا وقت ختم ہو چکا ہے اور مجھے ایک ضروری کام بھی ہے تو میں جاؤں؟"

پروفیسر نے ابرو بھینچ کر تاسف بھری نگاہوں سے اس نوجوان لڑکی کو دیکھا۔"جی ضرور۔" انداز طنزیہ تھا لیکن امائرہ کو کہاں فرق پڑتا تھا۔

امائرہ ایئرپورٹ کے ویٹنگ ایریا میں کھڑی متلاشی نگاہوں سے آنے والے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر ایک جگہ ٹک گئی۔رائد نے دور سے اسے دیکھا اور اس کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔زلیخا بھی اس کے ساتھ تھی۔

امائرہ نے رائد کو اپنی طرف آتے دیکھا پھر دوسرے اینڈ سے حمزہ کو جو ٹریک سوٹ میں ملبوس اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔"واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔"رائد کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔امائرہ بھی مسکرائی۔رائد نے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا۔"کیسی ہو؟"

"آج کل تو کچھ سنجیدہ ہو گئی ہوں۔"امائرہ سر کھجاتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی۔

رائد ہلکا سا ہنسا۔"یہاں کیا کر رہی ہو؟مجھے سرپرائز کرنے تو نہیں آئی ہو گی یقیناً۔"

امائرہ نے حمزہ کی جانب اشارہ کیا۔مختصر سی گفتگو کے بعد وہ سب اپنے اپنے راستوں پر چل پڑے۔زلیخا کو اس کا بھائی لینے آ رہا تھا،رائد کو ڈرائیور اور حمزہ امائرہ کے ساتھ

جارہا تھا۔"موڈ کیوں آف ہے تمہارا۔"امائرہ نے حمزہ کو مخاطب کیا جس نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔

"رن ہی نہیں بن رہے اتنی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار آؤٹ ہو جاتا ہوں۔بہت فرسٹیٹڈ ہوں اور تھک بھی گیا ہوں۔ریسٹ کرنا ہے اب گھر جا کر۔"اس کی آواز سے تکان اور الجھن جھلک رہی تھی۔

"ایک بات بتانی تھی تمہیں۔"

حمزہ نے جمائی لیتے ہوئے سوالیہ نظروں سے امائرہ کو دیکھا۔"میں شادی کر رہی ہوں اسی مہینے۔"

www.novelsclubb.com

حمزہ نے چونک کر پورا رخ امائرہ کی جانب موڑا۔"یہ جوک تھا۔اتنی جلدی؟"

"تمہیں پتہ ہے میں ایک رات کو آفیس سے لیٹ ہو گئی۔وہ جس لڑکی کی میں ہیلپ کر رہی تھی اس کے بھائی کے قاتلوں نے مجھے فولو کیا۔اگر ولی ٹائم پر نہ آتا تو

پتہ نہیں کیا ہوتا۔اس نے مجھ سے کہا کہ شادی کرتے ہیں تو میں مان گئی۔اب مجھے واقعی نہیں پتہ یہ صحیح فیصلہ ہے یا غلط لیکن میں اسے منع نہیں کر پائی۔"

حمزہ نے گہری سانس کھینچی۔"ولی اچھا لڑکا ہے تم اس کے ساتھ خوش رہو گی لیکن تمہارے جانے کے بعد میرا کیا ہو گا؟"حمزہ کو اب نئی فکر نے گھیر لیا تھا اپنی بری فارم اسے بھول گئی تھی۔

✡✡✡✡✡

زید گاڑی چلاتے ہوئے بار بار کرس کا نمبر ملا رہا تھا لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔اس نے گاڑی کا رخ موڑا اور اس کے گھر آیا۔اس کے گھر والوں کو گڈ مارننگ کہتا ہوا وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھا۔"کرس۔"زید نے بہت آرام سے اسے پکارا لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی۔

www.novelsclubb.com

زید نے گہری سانس کھینچی اور اس کا کمبل کھینچ پر پرے پھینکا۔ کرس نے اسے دیکھتے ساتھ تین چار موٹی موٹی گالیوں سے نوازا۔ "ایسے کون اٹھاتا ہے کسی کو جاہل انسان۔"

"یار آج گھر خالی کرنا ہے تو اس میں سے سامان اٹھانا ہے۔"

"کام کی دفعہ میں یاد آجاتا ہوں۔"

"ایک ہی تو دوست کے میرا۔"

"اور جن کے ساتھ سنگاپور پارٹیز کر رہے تھے۔"

"وہ تو یونہی مل گئے تھے تو ہینگ آؤٹ کر لیا۔ تم میری گرل فرینڈ نہیں ہو جوان باتوں کا برا مناؤ اب تمیز سے اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔"

کرس نے اسے جان لیوا نظروں سے دیکھا اور ساتھ پڑی اپنی شرٹ پہنی اور چلنے کے لیے تیار ہو گیا۔ "منہ نہیں دھونا۔" زید نے اسے گھورا۔

"پرسنل میٹر ہے میرا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید نے شانے اچکائے۔

"کیا بنا گھر کا کوئی فلیٹ ملا؟"

"ماما کے ساتھ شفٹ ہو رہا ہوں۔ وہ اکیلی ہوتی ہیں۔" زید اسے بتا کر آگے بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اس گھر میں تھے۔ کرس سکون سے لاؤنج میں بیٹھا کسی کو ٹیکسٹ کرنے میں مصروف تھا جبکہ زید اپنے کمرے میں کھڑا ایک ایک چیز کو دیکھ رہا تھا۔ وہ کمرا اس کے آرٹ اور کرافٹ سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے بنائے ہوئی پینٹنگز، سکیچز، مختلف طرح کے چھوٹے چھوٹے گھر جو اس کمرے کو سنوارنے کا کام کر رہے تھے۔

زید ایک ایک کر کے ان سب چیزوں کو ایک کارٹن میں ڈال رہا تھا۔ آخر پر صرف دو چیزیں بچ گئی تھیں۔ ایک پینٹنگ اور دوسرا آئس سٹکز کا بنا ہوا گھر۔ "تم اسے نہیں پھینکو گے۔" کرس نے انہیں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

زید نے نفی میں سر ہلایا۔

کرس نے نفی میں سر ہلایا۔"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔"

زید کا فون بجا اوپر سارا آنٹی لکھا جگمگا رہا تھا اسے یقین تھا یہ کال یقیناً عنایا نے کی تھی۔اس نے کال اٹھائی تو عنایا کو دیکھ کر حیران ہوا۔"کیا ہوا ہے تمہیں؟"

"ایکسڈینٹ۔"

"کیسے؟کب؟مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

"مجھے کچھ نہیں پتہ ماما مجھے کھلا کھلا کر مار دیں گی تم پلیز یہاں آجاؤ میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں آسکتا۔یو نو دیٹ۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔مجھے تم سے ملنا ہے۔"

"عنایا۔"

"میں تم سے تبھی بات کروں گی جب تم یہاں آؤ گے۔ورنہ میں تمہیں کبھی کال نہیں کروں گی زی۔"عنایا نے گیلی آواز میں کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔زید نے دوبارہ کال کی تو اس بار سارہ نے کال پک کی۔

"عنایا کا ایکسڈینٹ کیسے ہوا؟"

"امائرہ کے ساتھ پارک گئی تھی۔"

زید پوچھنا چاہتا تھا وہ ٹھیک ہے لیکن خاموش رہا۔"عنایا بہت ضد کرتی ہے کبھی کہتی مجھے واپس جانا ہے کبھی کہتی ہے زید سے ملنا ہے اگر ممکن ہے تو تم ایک دفعہ آ جاؤ زید۔اس سے مل لو وہ تمہاری بہن ہے اور تمہارے ساتھ بہت اٹیچڈ ہے۔"

"میں دیکھتا ہوں۔"اس نے فون رکھ دیا۔ایکدم اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

✡✡✡✡✡

ولی ایک دو دن پہلے اسلام آباد سے واپس آیا تھا۔وہ سٹڈی ایریا میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اور سامنے پڑی ہوئی فائلز کو وقفے وقفے سے چیک کرتا۔تبھی شاہزیب

سٹڈی میں داخل ہوئے ولی نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔شاہزیب کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھے۔

"بہت بزی ہو تم آج کل؟"

"وہ ہنزہ والا پراجیکٹ تھا اس میں ایک انویسٹر تھا اس نے ڈیل سائن کرنے سے منع کر دیا ہے دو دن پہلے حالانکہ ہر چیز فائنل ہو چکی تھی۔اس وجہ سے تھوڑا سا ڈسٹربڈ ہوں۔"ولی نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر ان کی بات کا جواب دیا۔وہ خاصا مصروف نظر آ رہا تھا۔

"منع کیوں کیا۔اس طرح بیک آؤٹ کرنے کا تو کوئی جواز نہیں بنتا۔"شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے۔

"اس کی کمپنی پچھلے چند ماہ سے کسی سکینڈل کی وجہ سے لاس میں جا رہی ہے اور اس کا کہنا ہے وہ اس وقت اس طرح کا رسک نہیں لے سکتا۔"ولی سنجیدگی سے شاہزیب کو بتا رہا تھا اور شاہزیب بہت توجہ کے ساتھ اسے سن رہے تھے۔

"کتنی انویسٹمنٹ چاہیے۔" شاہزیب ذرا سیدھا ہو کر بیٹھے۔

ولی مسکرایا۔ "میں مینج کر لوں گا۔"

"میں اماؤنٹ نہیں دینے والا تمہیں نہ ہی میں تمہاری کمپنی میں انویسٹ کروں گا ۔میں تمہیں ایک دو دن تک انویسٹرار ینج کر دیتا ہوں پریشان مت ہو۔" شاہزیب کچھ سوچنے کے بعد بولے۔

"اس طرح تو میں ہر مسئلے کے لئے آپ پر ڈیپینڈ کرنے لگوں گا۔اچھا تھوڑی لگتا ہے۔" ولی ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔وہ اب تھک چکا تھا اسے آرام کرنے کی سخت ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو تم داماد والی زبان بول رہے ہو میں اپنے بھتیجے سے بات کر رہا ہوں۔ تم مجھے فائل دکھاؤ اپنے پراجیکٹ کی۔" شاہزیب ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھے۔ان کا انداز ایسا تھا کہ ولی انہیں منع کر ہی نہیں سکتا تھا۔

"داماد ہوں تو ہوں آپ حقیقت نہیں بدل سکتے۔"اس نے شانے اچکا کر کہتے ہوئے فائل ان کی جانب بڑھائی۔

شاہزیب نے اس فائل کے نیچے لکھا نام پڑھا۔ولی نے فوراً دانتوں تلے زبان دبائی ۔وہ غور سے صفحے پلٹتے ہوئے اس پراجیکٹ کی ایک ایک ڈیٹیل دیکھ رہے تھے۔

پوری فائل کا جائزہ لینے کے بعد شاہزیب نے فائل ولی کے سامنے واپس رکھ دی ۔"امائرہ کا نام کیوں لکھا ہے اس پہ۔یہ تو تمہارا پراجیکٹ ہے نہ۔"ان کا اشارہ امائرہ کے نام کی طرف تھا۔

"یہ آئیڈیا میرا تھا لیکن اس پر آدھے سے زیادہ کام امائرہ نے کیا ہے۔"

"ڈونٹ ٹیل می ولی کہ امائرہ تمہارے لیے کام کر چکی ہے۔میں مان ہی نہیں سکتا وہ یہ سب کرے۔"شاہزیب کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"وہ ابھی بھی میرے لیے کام کر رہی ہے۔آئی مین میرے آفیس میں۔"ولی اطمینان سے بولا۔شاہزیب کو ابھی تک یقین نہیں آیا۔

"کیا تم نے اسے فورس کیا ہے؟" شاہزیب کی آنکھوں میں حیرت اور صدمہ تھا۔

"آپ کو لگتا ہے آپ کی بیٹی کو کوئی فورس کر سکتا ہے۔"

"اگر تم اس سے جاب کروا سکتے ہو تو اسے فورس بھی کر سکتے ہو۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" شاہزیب نے کندھے اچکائے۔

"فورس نہیں کیا بس تھوڑا سا پش کیا ہے کہ وہ اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرے۔ لیکن آئی مسٹ سے وہ بہت ٹیلنٹڈ ہے۔ مجھے لگتا نہیں تھا کہ وہ ہو گی لیکن وہ ہے۔ گوہر بھائی نے ہی اسے لیڈ کیا ہے آپ نے مزید اس کی خوبیاں سننی ہے تو آپ ان سے سن سکتے ہیں۔ بہت اچھی طرح ہینڈل کیا ہے انہوں نے آپ کے سپوئلڈ بریٹ کو۔"

شاہزیب نے ہولے سے سر کو جنبش دی۔ "امائرہ ایسی ہی ہے جب وہ کسی چیز کے ساتھ دل لگاتی ہے تو پھر اپنا ہنڈرڈ پرسنٹ دیتی ہے۔ ابھی میں ایک صدمے سے

نہیں نکلا تھا تم نے مجھے ایک اور صدمہ دے دیا ہے۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔"

"اس نے منع کیا تھا۔" ولی نے فوراً سارا الزام امائرہ پر ڈال دیا۔

"اور کیا کیا چھپایا ہے تم نے مجھ سے۔" شاہزیب اسے سخت تاثرات لیے گھور رہے تھے۔

ولی نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ "بہت کچھ۔" وہ مزے سے بولا۔ "آپ کل میرے ساتھ آفیس چلیں گے۔"

"شیور۔ میں تمہیں منع کر سکتا ہوں۔ اکلوتے داماد ہو سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھوں گا تمہیں۔" شاہزیب اسے لتاڑتے ہوئے اٹھ گئے۔

"اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔" ولی ہنسا۔

"شکر تم شرمندہ تو ہوئے ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ امائرہ تم پر خاصا اثر انداز ہو چکی ہے۔" وہ مسکرا کر کہتے وہاں سے چلے گئے۔ ولی اپنی سوچوں کے ساتھ وہاں اکیلا رہ گیا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ اور گوہر لنچ بریک میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ گوہر کھانا کھا رہے تھے اور امائرہ وقفے وقفے سے اپنی پلیٹ سے ایک چمچ بھر کر کھاتی ہوئی ٹائم پاس کر رہی تھی۔ "آپ نے میرا ریزگنیشن لیٹر کیوں نہیں ایکسپٹ کیا؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ آپ ریزائن نہیں کر رہی۔ شادی کے لیے چھٹی لے لو اتنا کافی ہے۔" گوہر نے سر اٹھا کر سنجیدہ انداز میں پوچھا تھا۔

امائرہ نے ذرا آگے ہو کر گوہر کو آنکھیں دکھائیں۔ منہ میں موجود نوالہ جلدی سے نگلا۔ "آپ میری مجبوری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں میں شادی

کے بعد بھی یہاں جاب کروں۔آلریڈی میں ان سب لوگوں سے بہت تنگ ہوں جو میرے پیچھے گوسپ کرتے رہتے ہیں۔مجھے اب پکی چھٹی چاہیے۔اتنی سروسز تو دے دی میں نے آپ کو۔اور کیا چاہیے آپ کو؟"

گوہر نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔"میں نے تمہارے جیسے نالائق، پھوہڑ، سست، ضدی امپلائے کو اتنے ماہ برداشت کیا تمہیں مجھے داد دینی چاہیے۔"

"نہ ہی دوبارہ آفیس آؤں گی نہ ہی آپ کو اپنی شادی پر بلاؤں گی۔یاد رکھیے گا۔"

"نو ورریز میری بھی بہت اوپر تک اپروچ ہے۔"

"میں آلریڈی آپ سے ناراض ہوں آپ کو پتہ ہونا چاہیے ایک تو آپ نے مجھے میری ماما اور ڈیڈ کی لو سٹوری نہیں سنائی اور کم کھایا کریں۔پھر بی پی شوٹ کر جائے گا۔"امائرہ اسے مزے سے سموسہ کھاتے ہوئے دیکھ کر بولی اور اپنا چمچ اٹھا کر پلیٹ

صاف کرنے لگی۔ تقریباً سب لوگ لنچ بریک کے بعد اپنے اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئے۔ لیکن وہ دونوں وہیں بیٹھے بحث میں مصروف تھے۔

"کیا دن آ گئے ہیں میری بیٹی پر۔" عقب سے شاہزیب کی آواز سے اس کا نوالہ حلق میں ہی اٹک گیا۔ اس نے گردن موڑ کر شاہزیب کو دیکھا ان کے پہلو میں ولی تھا جو یقیناً ان کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔ وہ دونوں اتنی اونچی تو نہیں بول رہے تھے کہ آس پاس سے گزرتے ہوئے لوگ سن سکیں۔ امائرہ نے سوچا۔

"آپ یہاں؟" امائرہ کے چہرے پر حیرت ابھری ساتھ ہی اس نے ولی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا جس نے جواباً لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ شاہزیب کرسی کھینچ کر اس کے پاس بیٹھے۔ ولی نے بھی شاہزیب کی پیروی کی۔ "تم نے واقعی ریزائن کرنا ہے؟" ولی نے امائرہ کو مخاطب کیا۔

"نہیں تو۔" امائرہ نے امید بھری نگاہوں سے گوہر کو دیکھا۔

گوہر نے اپنی جیب سے ایک لیٹر نکال کر ولی اور شاہزیب کی جانب بڑھایا۔"یہ ہے آپ کی خونخوار بیوی اور بیٹی کا ریز گنیشن لیٹر جو ریز گنیشن لیٹر کم اور دھمکی زیادہ لگ رہا ہے۔"پہلے شاہزیب نے اسے پڑھا اور ولی کی جانب کی بڑھایا۔اب دونوں امائرہ کی جانب دیکھ رہے تھے جس کے رخسار لال ہو چکے تھے۔شاہزیب ،ولی اور گوہر ایک ساتھ ہنس رہے تھے۔

امائرہ نہایت سنجیدہ شکل بنائے ان تینوں کو گھور رہی تھی۔"اتنا مت ہنسیں آپ مجھے گوہر سر نے آپ کی ساری ہسٹری بتائی ہے۔"امائرہ نے شاہزیب کی جانب اپنا پہلو موڑا۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے گوہر کی طرف دیکھا۔گوہر نے فوراً سر نفی میں ہلایا۔"کیا پتہ چلا ہے تمہیں؟"سوال امائرہ سے پوچھا۔

"یہی کہ میرا سی جی پی اے آپ سے بہتر ہے اور آپ رشوت دے کر پاس ہوتے تھے۔آئے بڑے بزنس مین۔"ولی اور گوہر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

شاہزیب کی پوری آنکھیں کھلیں۔"رشوت؟"انہیں جیسے خود یقین نہیں آیا۔"یہ کب ہوا؟"

"یااللہ۔میں تمہارا باپ ہوں امائرہ تمہیں یہ بات یاد ہے۔"شاہزیب نے تاسف سے اسے دیکھا۔لہجے میں صدمہ واضح تھا۔

"آپ کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میں آپ کی بیٹی ہوں ابھی اتنے مزے سے میرے اوپر ہنس رہے تھے۔"امائرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے شاہزیب کو دیکھا۔لہجہ خفا خفا سا تھا۔

گوہر نے محسوس کیا تھا ان دونوں باپ بیٹی کا رشتہ عام باپ بیٹی کے رشتے سے بہت مختلف تھا وہ دونوں ایک ہی وقت میں ایک دوسرے کو گرانا بھی چاہتے ہوں اور اٹھانا بھی چاہتے ہوں۔

شاہزیب نے اپنا رخ امائرہ کی جانب کیا۔"میں نے تو کل ولی کو بھی اتنا ڈانٹا ہے کہ اس نے میری کام چور بیٹی کو کیوں اس طرح کے مشقت والے کام پر لگا دیا۔اتنے

نازوں سے پالا ہے میں نے تمہیں۔اب ایک چھٹی کے لیے کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے میری بیٹی کو۔"شاہزیب شرارتی انداز میں بولے۔

"جا رہی ہوں میں آپ سب کو جتنا ہنسنا ہے ہنس لیں۔"امائرہ چمچ پلیٹ میں رکھ کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اب ان سب سے سخت خفا نظر آ رہی تھی۔اس نے کل دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب بھی اس نے اپنا کھانا ایسے ہی چھوڑ دیا۔

"تمہارے بغیر کیسے ہنسی آئے گی۔"شاہزیب اطمینان سے بولے تھے۔

"ویری فنی۔"امائرہ نے آنکھیں سکیڑ کر شاہزیب کو دیکھا۔ٹیبل پر پڑا اپنا فون پکڑتی وہ پیر پٹختی چلی گئی تھی۔شاہزیب،ولی،گوہر سب نے اسے جاتے دیکھا تھا پھر گردن موڑ لی۔"شرم آنی چاہیے تمہیں میری اولاد کو میری جوانی کے قصے سناتے ہوئے۔"شاہزیب گوہر سے مخاطب ہوئے۔

ولی ان سے ایکسکیوز کرتا اٹھ گیا۔اسے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی۔

"ایک ایک بات تمہاری بیٹی نے مجھے پریشرائز کروا کر نکلوائی ہے اگر تمہارے دونوں بیٹے بھی ایسے ہیں تو مجھے تمہارے ساتھ بہت ہمدردی ہے۔" گوہر واپس اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"او نہوں وہ دونوں بہت سیدھے ہیں۔ یہ تو اپنی ماں پر چلی گئی ہے۔" شاہزیب لاپرواہ انداز میں بولے۔

"ماں یا باپ۔" گوہر نے ابرو اچکا کر بولا تھا۔

"ایٹی میرے پر ٹونٹی ماں پر۔" شاہزیب کچھ لمحے سوچنے کے بعد بولے۔ گوہر نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ اپنے ڈیسک پر پڑی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ فائقہ اس کے پاس کھڑی ہو کر کچھ بتا رہی تھی جب شاہزیب اس کے پاس آئے تو فائقہ خود بخود اپنے ڈیسک پر چلی جائے۔ آفیس میں ہلکی ہلکی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

"ناراض ہو؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"میں کیوں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہوں گی۔"امائرہ عام انداز میں بولی۔شاہزیب وہیں سے پلٹ گئے۔

امائرہ نے اپنا کام ختم کیا اب اسے گھر واپس جانا تھا وہ لفٹ میں داخل ہوئی تو سامنے شاہزیب کو کھڑے دیکھا۔لفٹ گراؤنڈ فلور پر رکی۔وہ دونوں ایک ساتھ پارکنگ کی جانب بڑھ گئے۔امائرہ فون پر حمزہ کو کال کر رہی تھی۔

شاہزیب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ امائرہ کے پاس گاڑی نہیں تھی۔"لنچ کریں ساتھ۔"امائرہ نے سر ہلا کر کال کاٹ دی۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ریستورانت میں بیٹھے تھے۔شاہزیب کے تاثرات سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ کوئی سنجیدہ بات کرنے والے تھے۔

"کیا تمہارے اس فیصلے کی وجہ ولی ہے؟"شاہزیب نے دوٹوک انداز میں پوچھا۔

امائرہ کچھ لمحے یونہی انہیں دیکھتی رہی تھی۔"اگر میں ہاں کہوں گی تو آپ یقین کر لیں گے۔"اس کا لہجہ متوازن تھا۔

"نہیں۔" شاہزیب نے گردن دائیں بائیں ہلائی تھی۔

امائرہ نے سر کو جنبش دی۔اسے یہی امید تھی۔"میں مزید نانو اور ماموں پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔ماما مجھے اتنا چڑاتی ہیں کہ اگر تمہارا باپ یا شوہر اتنے اچھے ہیں تو تم ان کے کیوں نہیں رہتی۔وہ میرا گھر نہیں ہے بلکہ میرا تو کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہے تو ابھی کر کے دیکھ لیتی ہوں جو ہو گا دیکھ لوں گی۔" وہ سوپ پیتے ہوئے سنجیدگی سے انہیں بتا رہی تھی۔

شاہزیب اسے دیکھتے رہے۔یہ تو طے تھا کہ وہ کبھی اس بات کا اقرار نہیں کرے گی کہ ولی اسے اچھا لگتا ہے یا شاہزیب کا فیصلہ ٹھیک تھا لیکن جو سب وہ کہہ رہی تھی وہ بھی حقیقت تھی۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا نہیں امائرہ تمہیں یہ رشتہ نبھانا ہے۔" شاہزیب نے سٹیک کا پیس کاٹ کر اس کی پلیٹ میں رکھا تھا۔

"ولی کو تو میں دیکھ لوں گی لیکن باقی لوگ۔اف کیا کروں گی میں۔ کبھی کبھی سوچ کر بے چینی ہوتی ہے۔"امائرہ نے سوچ کر جھرجھری لی۔

"تمہیں صرف صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے۔"شاہزیب اسے نصیحت کر رہے تھے وہ اس کے مزاج سے خوب واقف تھے۔

امائرہ پھیکا سا مسکرائی۔"یہ دونوں کوالیٹیز بائے ڈیفالٹ میرے اندر انسٹال نہیں ہو سکتیں۔"

"وقت تمہیں سب سکھا دے گا مجھے یقین ہے تم کر لو گی لیکن بے یقینی بھی ہے کہ کہیں واقعی تم نے کچھ اوپر نیچے کر دیا تو۔"شاہزیب الجھے ہوئے تھے۔اندر ہی اندر کہیں وہ خوفزدہ تھے کہ اب کی بار امائرہ کوئی غلط قدم نہ اٹھائے۔

"یہ تو آپ کو اپنے بھائی سے اس طرح کا کومپلیکیٹڈ رشتہ جوڑنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔"امائرہ سوپ ختم کر چکی تھی تو اب اس کی مکمل توجہ کا مرکز شاہزیب تھے۔

"میں تو اپنی طرف سے بہتر ہی سوچتا ہوں یہ تم ہو جو ہمیشہ مجھے شاک دے دیتی ہو۔" شاہزیب آنکھیں سکیڑ کر بولے۔ "تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہ پچاس ہزار کی نوکری کرنے پر راضی کیسے ہوئی۔" شاہزیب کے لہجے میں تجسس تھا۔

امائرہ کا منہ میں جاتا چمچ رک گیا۔اس نے سر اٹھا کر شاہزیب کو دیکھا۔ "وہ ۔۔۔۔۔۔" اس کی زبان ہکلائی۔

"کیا؟" شاہزیب نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"وہ۔۔۔۔ولی نے مجھے ڈیئر دیا تھا۔" وہ لمبے توقف کے بعد بولی۔

"کیسا ڈیئر۔" شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے۔

امائرہ نے لمبی سانس کھینچی تھی۔ "کہ میں کم از کم چھے ماہ آپ کے پیسوں کے بغیر اپنے اخراجات پورے کر کے دکھاؤں۔" امائرہ سوچ کر بتا رہی تھی۔

"تو؟" شاہزیب ذرا آگے ہو کر بیٹھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ڈیئر آل موسٹ پورا کیا اسی دوران میرا ایکسڈینٹ ہو گیا تو میں نے جانا چھوڑ دیا۔اب کچھ مہینے پہلے ولی نے دوبارہ انسسٹ کیا تھا تو میں نے پھر سے آفیس جوائن کر لیا۔"امائرہ ٹھہر ٹھہر کر شاہزیب کو پوری بات بتائی۔

شاہزیب نے ابرو اچکائے۔"آئی ایم سرپرائزڈ۔ولی نے یہ سب کیوں کیا؟"

"تاکہ میں بزی رہوں اوور تھنکنگ چھوڑ دوں۔کچھ پروڈکٹو کروں۔اپنے آپ کو ضائع مت کروں۔"امائرہ اطمینان سے شاہزیب کو بتا رہی تھی۔

"اس نے خود تمہیں یہ سب بتایا ہے۔"شاہزیب کا انداز سپاٹ تھا۔

"او نہوں۔مجھے پتہ ہے۔"امائرہ کا فون وائیبریٹ ہوا۔اس نے کچھ ٹائپ کر کے فون واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔"اب آپ مجھے یہ بھی نہیں کہیں گے کہ آپ کے یہ بال میری فکر کی وجہ سے سفید ہو رہے ہیں۔آپ کی زندگی کی آدھی فکریں میری شادی کے ساتھ ختم ہو جانی چاہئیں۔"

"کون سے بال۔سفید کب ہوئے میں نے تو ابھی کچھ دن پہلے۔۔۔۔۔"

اوران کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے امائرہ زور سے ہنس دی۔بہت عرصے بعد وہ دونوں یوں بیٹھ کر نارمل باتیں کر رہے تھے جہاں کوئی گلہ شکوہ نہیں تھا کوئی تلخی نہیں تھی اور ہی کوئی لڑائی تھی۔امائرہ کو پر سکون اور خوش دیکھ کر شاہزیب بھی بہت حد تک مطمئن ہو چکے تھے۔شاہزیب کو اندازہ ہو چکا تھا کہ امائرہ نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے۔

"سارہ سے بات کی یا میں کروں؟"

"ماما اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان میں پرمینٹلی شفٹ ہو گئی ہیں۔مجھے آپ کو بتانے کا یاد نہیں رہا۔"

www.novelsclubb.com

"ہیں نہ کرو۔"شاہزیب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔"کون پاگل ہے جو کینڈا چھوڑ کر پاکستان میں شفٹ ہو گا۔کوئی خاص وجہ ہے اس فیصلے کی؟"

"پتہ نہیں کہتے تو یہیں ہیں کہ وہاں کا ماحول ان کے بچوں کے لیے ٹھیک نہیں۔"

شاہزیب نے ایک سرد آہ بھری۔"دل تو میرا کہہ رہا ہے میں انہیں جاہل کہہ دوں لیکن خیر تمہاری ماں ہے تو تمہیں برا لگے گا۔"

"کوئی میرے سامنے آپ کو اور ماما کو برا کہے مجھے بالکل فرق نہیں پڑتا۔اب اگر آپ کا کھانا اور تفتیش مکمل ہو گئی ہو تو مجھے گھر چھوڑ دیں گے۔"امائرہ نے دور کھڑے ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا۔

✡✡✡✡✡

زلیخا کے گھر والے اس کے یوں اچانک پاکستان آنے پر حیران ہوئے تھے لیکن زلیخا نے چھٹیوں کا جھوٹ بول کر ان کی پریشانی دور کر دی۔اسے یہ فکر نہیں تھی کہ گھر والوں کو اس کے ساتھ ہونے والے حادثے کا پتہ چل جائے گا بلکہ اسے اپنے اور رائد کے رشتے کے بارے میں پتہ چلنے کا زیادہ خدشہ تھا اور یہ ڈر اس کی گردن پر چوبیس گھنٹے تلوار کی طرح لٹکا رہتا تھا۔وہ جتنا اسے بھولنے کی کوشش کرتی اتنا ہی اسے یاد آتا کہ وہ کتنے بڑے مسئلے میں خود کو پھنسا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی۔عباس اور جنید اپنے کال پر جا چکے تھے،کاشف بھی اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں نکل چکا تھا۔نگینہ بیگم نے اسے خود ناشتہ بنا کر دیا۔"کوئی پریشانی ہے زلیخا؟"

زلیخا نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔"نہیں تو۔"

"دو تین رشتے آئے ہیں تمہارے اب تم آ ہی گئی ہو تو ان پر غور کرتے ہیں۔"

نوالہ زلیخا کے حلق میں اٹک گیا۔"مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔"

"اب نہیں تو کب کرنی ہے۔"نگینہ بیگم برہمی سے بولیں۔

"میری ڈگری مکمل ہونے دیں۔"وہ بہت مشکل سے یہ الفاظ کہہ پائی تھی۔

"ہو جائے گی مکمل۔تم نے باہر جا کر پڑھنا تھا میں نے تمہیں نہیں روکا اتنی دور بھیج دیا اب تمہیں بھی میری بات ماننی پڑے گی۔سب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں تمہارے بارے میں۔"

زلیخا نے گہری سانس کھینچی۔"آپ لوگوں کی پرواکرنا چھوڑ نہیں سکتی امی۔"اسے لگا وہ ابھی رو دے گی۔اس کا فون بجا۔دونوں کی نظر ایک ساتھ سکرین پر پڑی۔زلیخا کو اپنے ہاتھ پاؤں پھولتے ہوئے محسوس ہوئے۔اس نے سرخ نشان پر انگلی پھیری اور وہاں سے اٹھ گئی۔

رائد نے آنکھیں ملتے ہوئے اسے دوبارہ کال کی۔کال رسیو کر لی گئی۔"فرماؤ؟"

"چیک کرنا چاہ رہا تھا کہ تم مجھے بھول تو نہیں گئی۔"

"تم بھولنے والی چیز ہو؟"

"کیسی ہو گھر پر سب ٹھیک ہے؟"

"ہاں ابھی تک تو سب ٹھیک ہے۔"

"گڈ بعد میں بات کرتے ہیں۔"رائد نے کہہ کر فون رکھ دیا۔زلیخا نے فون کو گھورا اس نے یہ پوچھنے کے لیے کال کی تھی۔وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو سب ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔رائد بھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹے کی شادی کا بھی کچھ سوچا ہے تم نے؟" جہانزیب نے شاہزیب کو مخاطب کیا۔

"میری طرف سے اسے مکمل آزادی ہے وہ خود سوچ لے گا۔" شاہزیب شانے اچکا کر بولے۔

"ایسا نہ ہو کوئی آسٹریلین تمہارے سر پر لا کھڑی کر دے۔" اب کی بار انعم بولی۔

شاہزیب نے رائد کو دیکھا لبوں پر ڈو معنی مسکراہٹ پھیلی۔ "میرا نہیں خیال اب وہ ایسی کوئی کوشش کرے گا۔"

"میں اپنے بیٹے کے لیے خود کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈوں گی۔" عنیزہ نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"آف کورس۔" شاہزیب نے عنیزہ کی تائید کی۔ رائد کو رہ رہ کر زلیخا کا خیال آ رہا تھا ۔ کیا ان کا کاغذی رشتہ کاغذوں تک محدود رہے گا۔ کیا سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد زلیخا اور رائد الگ ہو جائیں گے اور کیا اتنا سب کچھ ہونے کے بعد ان کے

درمیان دوستی کا تعلق رہے گا۔شاید نہیں۔کیونکہ رائد کے دل میں اس کے فیلنگز پیدا ہونے لگی تھیں۔ایک بات تو طے تھی کہ کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہنے والا تھا۔

✡✡✡✡✡

دوپہر کو حنان کی آنکھ کھلی وہ ہاتھ منہ دھو کر لاؤنج میں بیٹھے ولی کے پاس آیا تھا جو بہت توجہ کے ساتھ کوئی شو دیکھ رہا تھا۔"تمہاری شادی کے لیے میں ہوسپٹل سے چھٹی لے کر آیا ہوں اور سارا دن تم ہی نہیں نظر آتے۔"

"آنکھ سارا دن تمہاری نہیں کھلتی نظر کہاں سے آؤں گا۔نمیر کل سے کال کر رہا ہے مجھے کہیں چلیں سارے کزنز۔"ولی نے اسے آفر دی اور حنان تو جیسے تیار کھڑا تھا۔رائد کہیں جانے کے لیے تیار سیڑھیاں اتر رہا تھا جب حنان نے اسے پکارا۔"کہاں جا رہے ہو؟"

"امائرہ سے ملنے۔"

www.novelsclubb.com

حنان نے ولی کی جانب دیکھا۔"سب ساتھ چلتے ہیں اور امائرہ کو بھی پک کر لیں گے۔"ولی نے مشورہ دیا۔

"ایک منٹ تمہیں شاید اندازہ نہیں لیکن امائرہ اور حنان کی ایک پرسنٹ نہیں بنتی تو انہیں ایک ساتھ لے کر جانے کا رسک میں تو نہیں لے سکتا۔"رائد دوٹوک انداز میں بولا۔

ولی کو ایکدم ان کا وہ ڈنر یاد آیا جب امائرہ کی ایک شرارت کی وجہ سے اس نے پوری رات ہوسپٹل میں ان کے ساتھ گزاری۔"ایکسکیوزمی تم نے ہمیں بچہ سمجھا ہوا ہے اب ہم بڑے ہو چکے ہیں لڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"لیٹس سی۔"رائد کو اندازہ تھا اگلے کچھ گھنٹوں میں ان کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔

وہ تینوں امائرہ کے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔انہوں نے سارا راستہ امائرہ کو کال کی تھی لیکن اس کا فون بند تھا۔"میں بلا کر لاتا ہوں اسے۔"رائد کہتے ہوئے گاڑی سے نکلا۔گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی ملاقات

یاسمین سے ہوئی۔

"آنٹی امائرہ گھر پر ہے۔" اس نے یاسمین کا حال احوال دریافت کرنے کے بعد امائرہ کا پوچھا۔

"ہاں بیٹا اپنے روم میں ہے شاید سو رہی ہے۔" یاسمین نے مسکراتے ہوئے رائد کو جواب دیا۔"

رائد نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ وہ واقعی سو رہی تھی۔ کمرہ اے سی کی ٹھنڈک سے سرد ہو چکا تھا۔ سائیڈ ٹیبل پر کچھ دوائیاں اور پانی کا گلاس پڑا تھا۔ رائد نے ایک گہری سانس کھینچی۔"امائرہ۔" دھیمی آواز میں اس کا نام پکارا۔

امائرہ نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور نیم کھلی آنکھوں سے رائد کو دیکھا۔"تم۔۔۔۔ کب آئے؟" اس نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی ابھی۔ تم ٹھیک ہو؟"

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔"امائرہ نے چہرے پر آتے ہوئے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔

"ہم باہر جا رہے تھے سوچا تمہیں بھی ساتھ لے لیں۔"

"میں چینج کر کے آتی ہوں۔اور کون ہے تمہارے ساتھ؟"

"حنان اور ولی۔"

امائرہ نے وارڈروب سے ایک جینز اور ٹی شرٹ پکڑی اور واشروم میں گھس گئی ۔رائد نے ان دوائیوں کا نام پڑھا۔ساتھ ہی فون کھول کر ان کا نام گوگل کیا۔وہ اینٹی ڈپریسینٹ تھیں۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے جبڑے بھینچ لیے۔امائرہ اتنی نارمل نہیں تھی جتنی نارمل وہ نظر آتی تھی۔

امائرہ حنان کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھی۔"ایک منٹ تمہیں کس نے بلایا ہے شادی پر۔"

"ہمارے بہنوئی نے۔"حنان اطمینان سے بولا۔"ویسے میں ہمیشہ سوچتا رہتا ہوں کہ بابا کو میری اور رائد کی شادی کا خیال نہیں آتا۔ہم دونوں تم سے بڑے ہیں۔"

"تو یہ سوال تم اپنے بابا سے کیوں نہیں پوچھتے؟"

"کیونکہ مجھے اس کا جواب بھی پتہ ہے۔بتاؤں؟"

"فرمائیں؟؟"

حنان نے مسکراہٹ دبائی اور بولا۔"دیکھو بابا کو پتہ ہے تم نے پڑھ لکھ کر کوئی جھنڈے گاڑنے ہے تو نہیں تو بہتر ہے تم۔۔۔۔"

امائرہ کی خونخوار نظریں دیکھ کر حنان نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔"تم لوگوں نے مجھے سمجھا کیا ہوا ہے؟میں بھی دیکھوں گی جو تم ڈاکٹر بن کر بڑے تیر مار لوگے۔"

"ہاں تم دیکھنا اور میری کامیابی سے جلنا۔"حنان نے اطمینان میں ذرا فرق نہیں پڑا۔

رائد نے ایکدم بریک پر پاؤں رکھا تو ان دونوں نے چونک کر رائد کو دیکھا۔"نہیں آتی ڈرائیونگ تو ولی کو گاڑی چلانے دو۔"حنان نے فوراً مشورہ دیا۔

"اگر تم دونوں کی اب مجھے آواز آئی میں نے دونوں کو سڑک پر اتار دینا ہے۔"رائد تپ کر بولا۔

"ابھی اتار دو مزا آئے گا حنان کو تو لاہور کے راستوں کا بھی نہیں پتہ۔"امائرہ پرجوش انداز میں بولی۔ولی کا بہت زور سے ہنسنے کا دل چاہا لیکن رائد کو اتنا سنجیدہ دیکھ کر خاموش رہا۔

"فار گاڈ سیک امائرہ تم دونوں بچے ہو، شادی ہو رہی ہے تمہاری۔"

"میں نے کیا کیا ہے اس نے بات شروع کی تھی۔ویسے بھی اس کو ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔"دونوں نے ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور ونڈ سکرین کی جانب رخ موڑ لیا۔"اب نہیں کرتے۔"دونوں ایک ساتھ بولے۔رائد سرد آہ بھر کر رہ گیا۔تھوڑی دیر گزری جب حنان نے اپنا رخ امائرہ کی

جانب کیا۔"ویسے میں سوچ رہا تھا تمہاری توڈ گری بھی رہتی ہے تو شادی کے بعد کیسے پڑھو گی۔"

"تم سے مطلب۔"امائرہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں بولی۔

"ولی میں تو کہتا ہوں ایک بار اچھی طرح سوچ لو۔اتنی لمبی زبان والی لڑکی کے ساتھ تم کیسے گزارا کرو گے۔یہ تو میری سوتیلی بہن ہے تم تو میرے سگے کزن ہو مجھے تمہارے ساتھ زیادہ ہمدردی ہے۔"

امائرہ بھی اس کی جانب مڑی۔"اسے تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے ہنی۔"ولی کی بجائے اس نے حنان کو جواب دیا۔

"مجھے اس نام سے مت پکارنا میں بتا رہا ہوں۔"حنان کے لہجے میں سختی در آئی۔

"اوہ تمہیں برا لگ رہا ہے ہنی۔"امائرہ اب اسے چڑا رہی تھی۔

"باز آجاؤ تم دونوں۔"رائد نے ان کی مسلسل نوک جھوک سے تنگ آکر اسے ٹوکا تھا۔

"اس نے پہلے شروع کیا ہے۔" حنان نے صفائی پیش کی تھی۔

"جھوٹا۔" امائرہ ناک سکوڑ کر بولی تھی۔

"تم جھوٹ بولتی ہو میں تو نہیں۔" حنان آنکھیں سکیڑ کر بولا تھا۔

"سب جھوٹ بولتے ہیں تم آئے بڑے سچائی کے پیکر۔" امائرہ منہ بنا کر بولی تھی۔

ولی اور رائد نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ دونوں کی نظروں میں بیچارگی تھی۔ "امائرہ۔" ولی نے امائرہ کو مخاطب کیا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔ یہاں سے آگے ایک سٹور ہے وہاں سے کچھ لے لیں کھانے کے لیے۔" امائرہ کو اندازہ تھا ولی کیا کہنے والا تھا اس لیے امائرہ فوراً بولی۔ "اوکے۔" ولی نے رائد کو اس سٹور پر گاڑی روکنے کا کہا۔

"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں کچھ چاہیے تم دونوں کو۔" امائرہ گاڑی سے نکلنے لگی جب ولی نے سیٹ بیلٹ اتارا۔

رائد اور حنان دونوں نے ایک ساتھ سر دائیں بائیں ہلایا۔ان دونوں نے ولی اور امائرہ کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے اس سٹور میں جاتے دیکھا۔"واٹ ڈویو تھنک۔کتنی لمبی چلے گی یہ شادی۔"حنان کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

وہ دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو رائد نے گردن سیدھی کر لی۔"ڈونٹ سے دس۔"

"ہم دونوں امائرہ کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ہمیں خود کو اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔آئی فیل وہ اور ولی دونوں بہت الگ ہیں ایک دوسرے سے۔میں نے پڑھا ہے کیسے ماں باپ کی طلاق ایک بچے کو افیکٹ کرتی ہے۔ایسے بچے ہمیشہ رشتے بنانے اور نبھانے میں سٹرگل کرتے ہیں اور ہم نے یہ چیز امائرہ میں دیکھی ہے۔اس کی شادی صرف ولی سے نہیں ہو رہی اس کے ساتھ اس نے پوری فیملی کو ایکسیپٹ کرنا پڑے گا اور مجھے نہیں لگتا امائرہ کسی بھی فیملی ایکویشن میں فٹ ہو سکتی ہے۔وہ اپنے آپ کو لوگوں کے حساب سے نہیں بدلتی۔"

"آئی تھنک وقت کے ساتھ وہ بہت بدل چکی ہے۔ہم شاید اس ٹائم کی بات کر رہے ہیں جب ہم تینوں بچے تھے امیچور تھے۔"

"او نہوں۔امائرہ نہیں بدلی۔وہ جیسی ہے ویسی ہی رہے گی۔اسے نیا نیا محبت کا احساس ہوا ہے لیکن چار دن میں وہ اکتا جائے گی اور اس کے بعد کیا ہو گا۔ہم سب ہمیشہ اس کے بارے میں غلط ہوتے ہیں سب کچھ ٹھیک جا رہا ہوتا ہے اور ایک دن امائرہ کوئی ایسا قدم اٹھا لیتی ہے جو کسی نے سوچا بھی نہیں ہوتا۔"

"واٹ ایور۔اس طرح کی کوئی بات مت کرنا اس کے سامنے۔ہمیں اسے ہرٹ نہیں کرنا حنان۔وہ خوش ہے تو ہمیں اسے خوش رہنے دینا چاہیے۔"رائد اسے سمجھا تو رہا تھا لیکن کہیں وہ بھی حنان کی ہر بات سے ایگری کرتا تھا۔

حنان نے گہری سانس کھینچی تبھی کسی نے اس کی ونڈ سکرین کھٹکھٹائی۔ونڈ سکرین کے پار دس بارہ سالہ بچی کھڑی بھیک مانگ رہی تھی۔حنان نے اپنا والٹ دیکھا جس میں آسٹریلین کرنسی تھی۔اس نے ونڈ سکرین نیچے کی اور اس بچی کو نوٹ

تھمایا۔بچی نے نوٹ کو آگے پیچھے سے دیکھا۔"اتنی بڑی گاڑی ہے اور پانچ روپے کا نوٹ دے رہے ہو۔"بچی خاصا مایوس ہوئی تھی۔

حنان کی دونوں آنکھیں ایک ساتھ کھلیں۔"سکول جاتی ہو تم؟"

امائرہ اور ولی ایک ساتھ سٹور سے نکلے۔ولی کا فون بجا تو وہ کال سننے رک گیا جبکہ امائرہ گاڑی کی جانب بڑھی جو سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔وہ بچی حنان سے بحث کرنے کے بعد امائرہ کے پاس آئی۔امائرہ نے ولی کی جانب دیکھا اور فوراً اسے ایک نوٹ تھمایا۔"اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے باجھی۔"بچی نے اسے دعا دی ۔حنان اور رائد دونوں کی نظریں امائرہ پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور آگے بڑھی۔ تبھی اس کی نظر سامنے بینک سے نکلنے والے لڑکے پر پڑی۔ماتھے پر گرتے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس نے سامنے دیکھا۔وقت جیسے رک گیا،ہوائیں تھم گئیں،ہر چیز ساکت ہو

گئی۔زید امائرہ کو دیکھ رہا تھا اور امائرہ زید کو۔امائرہ کو غلط لگتا تھا وہ زید یاسر کو کبھی نہیں دیکھ سکے گی قسمت نے اسے ایک بار پھر اسے اس کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔ زید نے مٹھیاں بھینچیں۔وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اسے امائرہ سے موو آن کرنا تھا۔اس نے ایک ایک کر کے اپنے قدم سڑک کی جانب بڑھائے۔رائد نے امائرہ کو دیکھا جس کی نظریں سامنے تھیں،اس نے امائرہ کی نظروں کا تعاقب کیا۔حنان اپنا فون دیکھ رہا تھا اور رائد امائرہ اور زید کو۔وہ اس لڑکے کو جانتا تھا،وہ اس سے مل چکا تھا۔وہ وہی لڑکا تھا جس کے ڈر سے شاہزیب نے امائرہ کا اتنی جلدی نکاح کروایا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن اس کی زبان نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔وہ آگے بڑھی۔زید نے اس سے نظریں چرا لیں۔وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا،گاڑی سٹارٹ کی اور چلا گیا۔امائرہ وہیں کھڑی رہی۔صرف رائد نے امائرہ کے چہرے کے رنگ

بدلتے دیکھے تھے۔ولی امائرہ کے پاس آیا تو امائرہ ہوش کی دنیا میں آئی۔"

چلیں۔"ولی نے امائرہ سے کہا۔امائرہ حنان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

اسے ایکدم چپ لگ گئی تھی۔حنان نے اسے بہت چھیڑا لیکن اس نے حنان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

✡✡✡✡✡

حمزہ کو کسی میٹنگ کے لیے این سی اے بلایا گیا تھا وہاں جا کر اسے پتہ چلا تھا کہ اس کا نام پاکستان ٹیسٹ ٹیم میں شامل ہو رہا تھا اور کچھ ہی دنوں میں ان کی آسٹریلیا کے ساتھ سیریز تھی۔اسے فوراً امائرہ کی شادی کا خیال آیا اسے اس سے پہلے ٹور کے لیے نکلنا تھا۔اب وہ نئی الجھن میں پڑ گیا تھا۔

وہ میٹنگ روم سے نکلا اور دوسری طرف آیا جہاں کھلاڑی پریکٹس میں مصروف تھے وہ سب انڈر نائنٹین کے کھلاڑی تھے۔حمزہ کچھ دیر کھڑا انہیں دیکھتا رہا تبھی ایک لڑکا بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔اس کے ساتھ تصویر کھینچی اور چلا گیا۔اس کی

پیروی کرتے ہوئے باقی لڑکوں نے بھی آکر اس کے ساتھ سلام لی اور تھوڑی بہت ٹپس دینے کا کہا۔

"لوگ تہجد میں محبوب مانگتے ہیں میں نے پاکستان جرسی کے پیچھے لکھا ہوا اپنا نام مانگا ہے دعاؤں میں۔"

لڑکے اس کی بات سن کر ہنس دیے۔وہ ان سے اتنا بڑا نہیں تھا اور اسے یقین تھا ان لڑکوں میں زیادہ تر لڑکے اپنی عمریں کم کروا کر انڈر نائنٹین میں کھیل رہے ہوں گے۔لیکن وہ سب اسے ایک آئیڈیل کے طور پر دیکھ رہے تھے اور یہ حمزہ کو اچھا لگ رہا تھا۔وہاں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنی کرکٹ اکیڈمی کا رخ کیا اور اس کے بعد گھر روانہ ہو گیا۔سب سے پہلے امائرہ سے سامنا ہوا جو ہاتھ میں بریانی کی پلیٹ پکڑے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"تمہیں ایک بات بتانی ہے مجھے۔فریش ہو کر آتا ہوں ٹیرس پر میرا ویٹ کرنا۔"حمزہ اسے عجلت میں کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

امائرہ نے اپنی بریانی کی پلیٹ ختم کی اور ٹیرس پر آگئی۔دن کے مقابلے میں رات کے وقت موسم کافی بہتر ہو جاتا تھا۔حمزہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کوک کا کین اس کی جانب بڑھایا۔

"آسٹریلیا ٹیسٹ سیریز کے لیے میرا نام اناؤنس ہونے والا ہے۔"حمزہ کوک کا گھونٹ پی کر سنجیدہ انداز میں بولا۔

امائرہ کی آنکھوں میں ایک چمک اور لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔"نووے ڈوڈ تم ٹیسٹ کھیلنے والے ہو۔آئی کانٹ بلیو دس۔یو ہیو ڈن دس مین۔"امائرہ خوشی سے چیخ رہی تھی۔سارے دن کی تھکاوٹ اسے بھول چکی تھی۔"لیکن تم نے منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے۔یہ تو گڈ نیوز ہے۔"

"مجھے نیکسٹ ویک جانا پڑے گا۔"

"تو؟"

"تو میں تمہاری شادی نہیں اٹینڈ کر پاؤں گا۔"

امائرہ نے اسے گھورا۔"حمزہ میرا اور تمہارا رشتہ برابری کا نہیں دوستی کا ہے تمہیں ان سب فار میلیٹیز کے بارے میں مت سوچو اور شادی ہی تو ہے۔مجھے برا نہیں لگے گا اگر تم میری شادی میں شرکت نہیں کرو گے۔"

"مجھے برا لگے گا تمہارا اتنا اہم دن ہو گا اور میں نہیں ہوں گا۔"حمزہ نے ایک اور گھونٹ لیا۔آواز دھیمی اور لہجہ کمزور تھا۔وہ واقعی پریشان تھا۔

"یار تم زیادہ سینٹی ہو رہے ہو؟"

"تم جا رہی ہو امائرہ میں ٹور سے واپس آؤں گا اور تم سامنے نہیں ملو گی میں چاہتے ہوئے بھی اس حقیقت کو قبول نہیں کر پا رہا۔میں جتنا بھی کول بننے کی کوشش کروں لیکن تم یہ گھر چھوڑ دو گی یہ سوچ کر اندر تک ہل جاتا ہوں۔"

"نانو کہتی ہیں لڑکیوں کو ایک نہ ایک دن اپنا گھر چھوڑنا پڑتا ہے اور ویسے بھی یہ گھر تو میرا تھا ہی نہیں۔مجھے ایک نہ ایک دن جانا تھا۔"امائرہ اس وقت ان جذباتی باتوں کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

"مجھے اب احساس ہو رہا ہے مجھے تمہارے ساتھ اتنا اٹیچ ہونا ہی نہیں چاہیے تھا۔مجھے تمہارے علاوہ بھی دوست بنانے چاہیے تھے۔مجھے تمہارے علاوہ بھی کسی کے ساتھ اپنی خوشیاں اور غم بانٹنے چاہیے تھے۔لیکن شاید اب بہت دیر ہو چکی ہے ۔آئی ڈونٹ نو تم کہاں سے آئی لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں ہر ناکامی پر تمہیں اپنے ساتھ پایا ہے۔تم میرا واحد سپورٹ سسٹم رہی ہو۔تم یہی کہو گی کہ انسان ری پلیس ہو جاتے ہیں نئے لوگ ان کی جگہیں لے لیتے ہیں لیکن میری زندگی میں جو تمہارا مقام ہے وہ کوئی اور نہیں لے سکے گا۔یہ ٹیرس، میری گاڑی اور لاہور کی سڑکیں اور ہر وہ جگہ جہاں تم میرے ساتھ تھی ہمیشہ مجھے تمہاری یاد دلائے گی۔کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہے گا تم ایک کمٹمنٹ میں بندھ جاؤ گی، تم پر اور ذمہ داریاں ہوں گی، تمہاری اپنی فیملی ہو گی، ہمارے پاس اپنے بچوں کو بتانے کے لیے صرف یادیں رہ جائیں گی۔"حمزہ کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی جسے وہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

امائرہ نے اس کا کندھا تھپکا۔"میں اپنے بچوں کو بتاؤں کہ دی گریٹسٹ بیٹسمین حمزہ طاہر میرا بنی ہوتا تھا۔"امائرہ آنکھ دبا کر شرارتی انداز میں بولی۔

"میں خود آؤٹ ہو جاتا ہوں ورنہ میں تم سے آؤٹ ہوں کون مانے گا اس بات کو۔"حمزہ منہ بنا کر بولا۔پھر وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھتے ہوئے ہنس دیے۔چاہے وہ کتنی بھی کوشش کر لیں،چاہے وہ کتنے بھی وعدے کر لیں کچھ بھی ویسا نہیں رہنے والا تھا جیسے پہلے تھا وہ دونوں جانتے تھے۔

✡✡✡✡✡

شاہزیب آج جہانزیب کے ساتھ ان کے کسی سیاسی جلسے میں چلے گئے تھے۔پورا دن بور ہونے کے بعد وہ خاصے تھک گئے تھے۔وہ وہاں سے نکلے جب عنیزہ کا میسج آیا۔وہ انعم کے ساتھ شاپنگ کرنے جا رہی تھی اور انہیں لنچ پر جوائن کرنے کا کہہ رہی تھی۔شاہزیب نے گاڑی کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی سیریز دیکھ رہی تھی۔جب اس کا فون بجا اس نے غور سے اوپر لکھا نام پڑھا۔کچھ سوچنے کے بعد کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا۔

"فری ہو؟"سارہ نے مصروف انداز میں سوال کیا۔

"جی۔"

"میں یہاں مال آئی ہوں پک کر لو گی مجھے یہاں سے؟"

"اوکے۔۔۔۔۔آتی ہوں۔"امائرہ نے فون رکھ دیا۔گاڑی کی چابی اٹھائی۔جس دن سے عنایا چھت سے گری تھی سارہ اور امائرہ کی بات نہیں ہوئی تھی۔کچھ دن پہلے جب ولی کی فیملی اور باقی سب لوگ ان کی شادی کی تاریخ پکی کرنے آئے تھے سارہ نے اس دن بھی آنے سے منع کر دیا تھا۔اسے وجہ نہیں معلوم تھی لیکن وہ سارہ سے پوچھ کر اسے یہ احساس بھی نہیں دلانا چاہتی تھی کہ اسے اس کے آنے یا نہ آنے سے فرق پڑتا ہے۔

یہی باتیں سوچتے ہوئے امائرہ نے سارہ کو پک کیا۔"آج عنایا کا چیک اپ تھا زید اسے لے کر ہوسپٹل گیا ہے۔اس نے مجھے پک کرنا تھا لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ ہوسپٹل ٹائم لگ جائے گا اس لیے میں نے تمہیں کال کی۔یونیورسٹی نہیں جا رہی تم؟"

"سمیسٹر بریک۔"امائرہ نے مختصر سا جواب دیا اور سامنے دیکھنے لگی۔زید کا نام سن کر اسے اس دن زید کا اسے نظر انداز کرنا یاد آیا۔

"لنچ کریں ساتھ۔وہ دونوں زید کے ساتھ گئے ہیں تو کچھ کھا پی کر ہی آئیں گے۔میرا موڈ نہیں ہے کھانا بنانے کا۔"

"شیور۔"امائرہ نے ایک ریستورانت کی پارکنگ میں گاڑی روکی۔امائرہ اس ریستورانت کے انٹیریئر کو دیکھ رہی تھی اور سارہ مینیو کو جب انعم اور عنیزہ بھی وہاں آئیں۔انعم نے امائرہ کو دیکھا تو فوراً اس کے پاس آئی۔جبکہ امائرہ کی نظریں عنیزہ پر اٹکی ہوئی تھیں۔

امائرہ خوشگوار انداز میں ان دونوں سے ملی۔سارہ نے انہیں بیٹھنے کا کہا تو وہ ان کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔انعم سارہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جبکہ امائرہ کے پہلو میں بیٹھی عنیزہ اپنے شوہر کی محبت کو دیکھ رہی تھی۔سارہ خوبصورت تھی شاید امائرہ سے بھی زیادہ۔اس کی شخصیت میں کچھ تھا جو اسے دوسروں سے الگ بناتا تھا۔امائرہ عنیزہ کے تاثرات سے محظوظ ہو رہی تھی۔"میں کہتی تھی نہ میری ماما آپ جیسی نہیں۔"وہ بہت دھیمی آواز میں عنیزہ سے بولی۔

عنیزہ نے گردن موڑ کر امائرہ کو دیکھا۔"اتنی خوش نہ ہو کہیں تمہیں میری نظر نہ لگ جائے۔"عنیزہ کی آواز اس سے بھی دھیمی تھی لیکن امائرہ اسے باآسانی سن سکتی تھی۔

عنیزہ نے کچھ دیر پہلے ہی شاہزیب کو یہاں آنے کا کہا تھا اور اب وہ اپنے فیصلے پر پچھتا رہی تھی۔شاہزیب فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے اس ریستورانت میں داخل

ہوئے۔ابرو اچکائے امائرہ اور سارہ کو دیکھا۔سارہ نے شاہزیب کو نہیں دیکھا وہ انعم سے کوئی بات کر رہی تھی۔

"واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔"شاہزیب نے امائرہ کے ساتھ پڑی کرسی کھینچی اور اس پر براجمان ہوئے۔"اس سے پہلے پلیزنٹ ان پلیزنٹ بنے اپنی بیوی کو لے جائیں۔"

"بہت شوق تھا میری بیوی کو میری ایکس وائف دیکھنے کا جی بھر کر دیکھ لینے دو۔"شاہزیب شرارتی لہجے میں بولے۔

"میں سارہ کو بتا رہی تھی کہ میں نے اسے پہلے بھی ہمارے گھر کے کسی فنکشن میں دیکھا ہے شاید تمہاری شادی سے پہلے۔"انعم روانی میں بولتی جا رہی تھی۔

شاہزیب کے ماتھے پر شکنیں پڑیں۔"آئی تھنک بابا نے کوئی پارٹی رکھی تھی جب وہ الیکشن جیتے تھے۔تب ان سب نے مجھے چیلنج کیا تھا کہ اس بار تمہارے بابا ہار جائیں

گے بابا پر کوئی کیسز تھے اس وقت۔اس لیے جب بابا جیتے تو میں نے سب کو پارٹی پر انوائٹ کیا۔"شاہزیب نے یاد کر کے بتایا۔

"تمہیں ہمیشہ سے بہت شوق ہے شو آف کرنے کا؟"سارہ ابرو اچکائے بولی۔

"میں تو ایک عاجزی پسند انسان ہوں۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"شاہزیب کا موڈ اچھا تھا یا یہاں آنے کے بعد ہو گیا تھا وہ خود بھی فیصلہ نہیں کر پائے۔

"عاجزی پسند نہیں تم سادگی پسند ہو۔اوپر سے لے کر نیچے تک برینڈز کی پروموشن تو میں کر رہی ہوں۔اور اتنی سٹرانگ پرفیوم کی خوشبو بھی مجھ سے آ رہی ہے نہ جس کا ناک بند ہو وہ بھی سونگھ لے۔"سارہ کے لہجے میں ناگواری تھی۔

شاہزیب کھل کر ہنسے تھے۔انعم ان کی نوک جوک کو انجوائے کر رہی تھی جبکہ امائرہ عنیزہ کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔وقتی طور پر ہی سہی لیکن اپنے ماں باپ کو یوں نارمل باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر اسے اچھا لگ رہا تھا۔"اف سارہ۔کتنا نوٹس کرتی ہو تم مجھے۔"شاہزیب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

"احساس برتری کا مارا نہ ہو تو۔" سارہ زیرِ لب بڑبڑائی لیکن اس کی بڑبڑاہٹ ٹیبل پر موجود ہر فرد نے سنی۔

"سیلف میڈ آدمی ہوں اتنا تو بنتا ہے۔" شاہزیب ذرا آگے ہو کر بیٹھے۔

سیلف میڈ کا لفظ سن کر سارہ مسکرائے بغیر رہ نہ سکی۔ "اپنے بابا کی جائیداد تو تم نے میرے نام کر دی تھی آئی گیس۔"

"تم نے ہی کہا تھا تمہیں مجھ سے ایک پائی بھی نہیں چاہیے ورنہ میں تو اپنا پورا بزنس امپائر تمہارے حوالے کرنے کے لیے تیار تھا۔"

سارہ اسے کوئی کھرا سا جواب دینے والی تھی جب امائرہ گلا کھنگار کر ذرا آگے ہوئی اور شاہزیب اور سارہ کو ذو معنی نظروں سے دیکھا۔ وہ دونوں ایکدم خاموش ہو گئے۔ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ وہ زیادہ بول گئے تھے۔

شاہزیب نے ہولے سے شانے اچکائے اور مینیو دیکھنے لگے۔ ہلکی پھلکی گفتگو اور ایک عجیب تناؤ کے ساتھ سب نے کھانا کھایا۔

انعم اور عنیزہ کو کچھ خریدنا تھا اور شاہزیب نے ان کے ساتھ جانے سے منع کر دیا اس لیے وہ دونوں چلی گئیں اب وہاں امائرہ، شاہزیب اور سارہ تھے۔ ماحول میں موجود تناؤ کم ہو گیا۔ "امائرہ مجھے سارہ سے بات کرنی ہے کین یو لیو فار فائیو منٹز۔" شاہزیب نے سنجیدہ انداز میں سارہ کو مخاطب کیا۔

امائرہ نے گہری سانس کھینچی اور اٹھ گئی۔ "میں گاڑی میں آپ کا ویٹ کر رہی ہوں۔"

"آئی ایم سرپرائزڈ ٹو نو کہ تم کینڈا چھوڑ کر پاکستان موو ہو گئی کہاں لوگ کینڈا کے ویزا کے لیے دھکے کھا رہے ہوتے ہیں اور تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس غریب خانے چلی آئی۔"

"تمہیں جو بات کرنی ہے وہ کرو اپنی زندگی کے بارے میں مجھے کم از کم تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔" سارہ کا انداز دو ٹوک تھا۔

"اس دن ہم تمہارے گھر آئے تھے تم گھر پر نہیں تھی تمہیں ہونا چاہیے تھا۔"

"آئی گاٹ اٹ تم یقیناً امائرہ کی بات کرنا چاہتے ہو تو میں صاف الفاظ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ میں تمہاری بیٹی کی شادی میں شرکت نہیں کر سکتی۔ نکاح تک اور بات تھی وہ ایک چھوٹا سا فیملی فنکشن تھا لیکن جیسی تم لوگوں کی شادیاں ہوتی ہیں مجھے اندازہ ہے۔ میں نے اب یہاں رہنا ہے میں نہیں چاہتی لوگ بار بار مجھے میرا ماضی یاد کروائیں۔ تم لوگ جتنے مشہور ہو وہاں ہر چیز نوٹس کی جاتی ہے۔ میرے بچے ابھی چھوٹے ہیں، وہ اتنے میچور نہیں کہ کوئی ایسی ویسی بات سنیں تو اس کے اور پہلو سمجھ سکیں۔ میں اپنے بچوں اور خود کو سکیور کرنا چاہتی ہوں۔ تمہاری بیٹی کی شادی میرے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مجھے یقین ہے تم اپنے باقی فرائض کی طرح یہ فرض بھی بہت اچھے سے سرانجام دو گے۔"

شاہزیب نے پوری توجہ کے ساتھ سارہ کی بات سنی۔ "ایک بات بتاؤ سارہ کیا امائرہ واقعی صرف میری بیٹی ہے؟"

سارہ نے کوفت سے آنکھیں گھمائیں۔"شاہزیب ٹرائے ٹو انڈر سٹینڈ مائے پوزیشن ۔میرا شوہر تمہارے جتنا آزاد خیال نہیں اور نہ ہی میرے سسرال والے۔وہ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے پہلے اور بات تھی لیکن اب مجھے انہی لوگوں میں رہنا ہے۔"

"تمہیں اپنی،اپنے شوہر،اپنے بچوں،لوگوں کی سب کی پرواہ ہے لیکن امائرہ کی نہیں۔"

"امائرہ کو کبھی میری ضرورت نہیں رہی۔اسے صرف اپنا باپ چاہیے اور تم اس کے پاس ہو۔"

www.novelsclubb.com

شاہزیب طنزیہ ہنسے۔"فائن تمہاری مرضی میں تو پہلے بھی تمہیں کبھی مجبور نہیں کر سکا اب بھی نہیں کروں گا۔"

"چلتی ہوں۔"سارہ اٹھ کھڑی ہوئی اور وہاں سے چلی گئی۔امائرہ نے سارہ کو آتے دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

سارہ کو شاہزیب نے نئی کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا۔امائرہ نے گاڑی سارہ کے گھر کے باہر روکی۔"اندر نہیں آؤ گی۔عنایا اور شایان سے مل لو۔"

"ڈیڈ سے کیا بات ہوئی آپ کی؟"

"کچھ خاص نہیں بس وہ مجھے احساس دلا رہا تھا کہ میں کتنی بیوقوف ہوں جو کینڈا چھوڑ کر یہاں رہ رہی ہوں میں نے کہہ دیا تمہاری بیٹی بھی تو ہے جو سڈنی جیسا شہر چھوڑ کر پاکستان جیسے ملک میں رہ رہی ہے۔"

امائرہ اداس سا مسکرا دی۔"بہت رہ لیا آپ کے گھر۔اب چلی جاؤں گی اپنے سسرال تو آپ کا گلہ بھی ختم ہو جائے گا۔"

"فائنلی۔کامیاب شادی کی ٹپس اپنی ممانی یا نانو سے لے لینا میں تو تمہیں وہ بھی دے سکتی۔"سارہ کہہ کر گاڑی سے نکل گئی۔"کامیاب شادی کی ٹپس۔"امائرہ نے دل میں سوچا پھر سر جھٹک کر گاڑی سٹارٹ کی۔

✡✡✡✡✡

انعم نے شادی کی کچھ چیزیں فائنل کرنے کے لیے امائرہ کو گھر پر بلایا ہوا تھا۔انعم اسے جیولری کے ڈیزاین دکھا رہی تھی جب ملازمہ نے اسے عنیزہ کا پیغام دیا وہ اسے اپنے کمرے میں بلا رہی تھی۔امائرہ انعم سے ایکسکیوز کرتی اٹھی۔"جانے سے پہلے ایک دفعہ ولی کا روم بھی دیکھ لینا اگر کوئی تبدیلی کروانی ہوئی تو مجھے بتا دینا۔میں وہ بھی کروا دوں گی۔"

"اوکے آنٹی۔عنیزہ آنٹی کا روم کون سا ہے؟"

"تمہارے ہونے والے روم کے ساتھ والا روم عنیزہ اور شاہزیب کا ہے۔"انعم نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ رسمی سا مسکرائی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔بغیر ناک کیے کمرے میں داخل ہوئی۔"آپ نے مجھے بلایا؟"بالکل عام انداز میں پوچھا۔

"آؤ بیٹھو۔"عنیزہ نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔امائرہ نہیں بیٹھی وہ اس کے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

"تم جانتی ہو امائرہ ایک عورت کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ لمحہ کون سا ہوتا ہے؟"

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا عنیزہ کو اس سے کسی جواب کی توقع تھی بھی نہیں۔

"جب اسے پتہ چلے کہ اس کا شوہر اسے چیٹ کر رہا ہے۔ تم میری تکلیف کا اندازہ بھی نہیں کر سکتی۔ میں ایک انجان ملک میں تھی، میرا ایک بچہ تھا جب مجھے شاہزیب کی دوسری شادی کا پتہ چلا۔ میں تمہاری ماں کی طرح خود مختار نہیں تھی ، میری ماں نے مجھے ہمیشہ یہی سکھایا تھا کہ عورت کا گھر ہی اس کا سب کچھ ہوتا ہے۔ مجھے اپنی دنیا ختم ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن میں نے صبر کیا۔ مجھے صبر کا پھل ملا شاہزیب اور تمہاری ماں کی طلاق ہو گئی اور ایک دن پتہ نہیں تم کہاں سے آ گئی۔ میں نے تمہاری ماں کے بعد اگر کسی سے نفرت کی ہے تو وہ تم سے ہے۔ تم مجھے ہمیشہ میری ہار، میری بے عزتی کا احساس دلاتی ہو۔ میں نہیں برداشت کر سکتی

کہ میں روز تمہارا چہرہ دیکھوں اس لیے سوچ لو تم شیور ہو اپنی شادی کے فیصلے کے بارے میں۔"عنیزہ کی نظریں اپنی تیسری انگلی پر پہنی ہوئی انگوٹھی پر تھیں۔وہ اس کی شادی کی انگوٹھی تھی۔

امائرہ نے آنکھیں گھمائیں۔یہ باتیں اس کے نئی نہیں تھی۔"یو شڈ سٹاپ اٹ ناؤ۔میرے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دیں۔گیٹ آلائف۔"امائرہ نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔وہ عنیزہ کی مسلسل دی جانے والی دھمکیوں سے اکتا چکی تھی۔وہ اسے اکثر میسج کر کے الٹی سیدھی باتیں کرتی رہتی تھی لیکن امائرہ اسے مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عنیزہ طنزیہ ہنسی۔"تمہیں لگتا ہے میں اتنی جلدی ہار مان لوں گی۔میں تمہیں اس خاندان کا حصہ بننے دوں گا۔یہ سب تمہارا خواب رہے گا۔"اس کے لہجے میں حقارت تھی۔

"آئی ایم سوڈن ودیو آنٹی۔ چھوڑ دیں میری جان اور اپنے بیٹوں پر توجہ دیں۔" امائرہ بیزاری سے کہہ کر پلٹ گئی۔

"کیا جہانزیب بھائی اور انعم بھابھی تمہاری اس مینٹل کنڈیشن کے بارے میں جانتے ہیں؟" عنیزہ کی بات سے اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل تک جاتا جاتا رکا۔ عنیزہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ "مجھے انہیں تمہارے بارے میں بتانا چاہیے۔ تمہارے سوسائیڈ، تمہارے پاگل پن، تمہارے افیئرز اور اس رات کے بارے میں۔ تم میری بیٹی ہو سگی نہیں تو سوتیلی سہی میں نہیں چاہتی کہ وہ تم سے زیادہ امیدیں لگالیں۔ مجھے انہیں سب سچ بنانا چاہیے۔ مجھے ولی کو بتانا چاہیے تمہارا عاقب کے ساتھ کیا رشتہ تھا۔ ایسی باتیں انہیں شادی کے بعد پتہ چلیں گی تو رشتوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی۔" عنیزہ کا لہجہ شہد سے میٹھا تھا لیکن وہ امائرہ کا حلق کڑوا کر گیا تھا۔

"میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ بات آپ بھی جانتی ہیں۔"نہ چاہتے ہوئے بھی امائرہ کی آواز دھیمی اور لہجہ کمزور پڑ گیا تھا۔دل کو کچھ ہوا۔

"تمہارا یقین کون کرے گا امائرہ؟یہ سب کتنے عرصے سے تمہیں جانتے ہیں ڈیڑھ یا دو سالوں سے۔میرا ان کے ساتھ سالوں کا رشتہ ہے اس لیے میری کریڈیبلیٹی زیادہ ہو گی۔"اس نے امائرہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد انداز میں کہا۔

امائرہ کئی سال پیچھے چلی گئی۔ایکدم اسے فضا میں گھٹن محسوس ہوئی۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔"ہر طرف یہی گونجتا ہوا سنائی دیا تھا۔امائرہ نے کانوں پر ہاتھ رکھا۔ایکدم اسے اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

"مجھے سب کو بتانا چاہیے کہ اس رات تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا۔مجھے شاہزیب کو بتانا چاہیے،رائد اور حنان کو بھی کہ تم نے کیوں آسٹریلیا چھوڑ دیا۔"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔میں نے کچھ نہیں کیا۔"وہ ہذیاتی انداز میں چلائی۔ہاتھوں کی مٹھیاں اتنی زور سے بند کیں کہ ناخن جلد میں دھنس گئے لیکن اسے

احساس نہیں ہوا۔عنیزہ امائرہ کو سب سے زیادہ جانتی تھی اسے پتہ تھا امائرہ کا کون سا ٹرامہ کیسے ٹرگر ہوتا ہے اور وہ وہی کر رہی تھی۔امائرہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔"اسے اپنا توازن بگڑتا ہوا محسوس ہوا وہ دیوار کا سہارا لے کر اس کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔

عنیزہ چلتی ہوئی وارڈراب تک گئی۔واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک قینچی

۔"تمہارے بال بہت پیارے ہیں امائرہ لیکن یہ رنگ تمہیں سوٹ نہیں کرتے۔تمہاری بے رنگ زندگی میں ان رنگوں کا کیا کام۔میں انہیں کاٹ دوں۔"وہ امائرہ کے برابر بیٹھی تھی اس کے بالوں انگلیوں میں بھینچے اسے اکسا رہی تھی۔وہ جانتی تھی امائرہ کا اپنے غصے پر کنٹرول نہیں تھا۔وہ چاہتی تھی امائرہ ری ایکٹ کریں اور سارے گھر والے امائرہ کا تماشہ دیکھیں۔

امائرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا عنیزہ آج بھی اتنی ہی سفاک تھی جتنی کچھ سال پہلے تھی۔اس کی آنکھوں میں آج بھی وہ بے رحم تاثر تھا جو کچھ

سال پہلے تھا۔بے اختیار اس کی نظر اپنی کلائی پر گئی تھی آنکھوں سے کچھ آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

"تم جانتی ہو امائرہ میں یہ اس رات بھی کر سکتی تھی۔شاہزیب تم سے نفرت کرتے وہ تمہیں تمہاری ماں جیسا سمجھتے لیکن میں نے تمہاری حالت پر رحم کیا میں نے تمہیں جانے دیا۔آج میں ایسا نہیں کروں گی میں تم پر رحم نہیں کھاؤں گی میں یقین دہانی کروں گی کہ ولی،شاہزیب،رائد ہر وہ مرد جس سے تمہیں محبت ہے وہ تم سے نفرت کریں۔"

امائرہ ہونک بنی اسے دیکھتی رہی۔آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔دروازہ کھلا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر رائد کی آنکھوں میں بے یقینی اور شاک پھیلا۔"ماما۔"عنیزہ کے ہاتھ سے قینچی چھوٹ کر امائرہ کے قدموں میں گری تھی۔اسے لگا تھا اس نے دروازہ لاک کیا تھا۔

"یہ آپ کیا کر رہی ہیں ماما؟"رائد کی آواز بلند ہوئی۔

امائرہ نے نہ اسے دیکھا تھا نہ اسے سنا تھا وہ اس قینچی کو دیکھ رہی تھی پھر اپنی نبض کو دیکھا جس پر ایک نشان تھا۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔"امائرہ نے وہ قینچی پکڑی۔رائد فوراً اس کی جانب بڑھا وہ قینچی اس کے ہاتھ سے چھینی۔"آر یو میڈ؟"رائد چلایا۔

"میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا۔میں نے سب چھوڑ دیا۔ڈیڈ کو،گھر کو،ٹینس کو ۔تم لوگوں کو اب بھی چین نہیں آیا۔"وہ اپنا سر ہاتھوں میں دیے بے بسی سے کہہ رہی تھی۔

"رائد میری بات سنو۔"عنیزہ کی گھٹی گھٹی آواز نکلی۔

"کیا سنوں میں ماما۔آپ کو اندازہ ہے آپ کیا کر رہی ہے؟وہ آلریڈی ہماری وجہ سے اتنی ٹراماٹائزڈ ہے۔"رائد دانت پیس کر بولا۔"انف از انف ماما۔"

امائرہ کو کچھ محسوس ہوا اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا اس کے ناک سے خون نکل رہا تھا۔وہ دیوار کا سہارا لیتی ہوئی اٹھی۔اس کے قدم لڑکھڑائے۔رائد نے اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سہارا دیا۔وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی واشروم کی جانب بڑھی۔اس نے پانی کے دو تین چھینٹیں منہ پر مارے۔آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔ذہن کے پردوں میں ایک منظر لہرایا تھا۔اس نے غصے سے وہاں پڑی چیزوں کو پرے پھینکا تھا۔رائد کچھ گرنے کی آواز سن کر اس کے پیچھے آیا۔

اس سے ٹھیک سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔رائد نے اس کے ناک سے بہتے ہوئے خون کو دیکھا تھا۔وہ نکسیر تھی۔رائد نے اسے کندھوں سے پکڑا۔سنک کی ٹوٹی کھول کر اس کا سر آگے کیا۔امائرہ نے آنکھیں میچ لیں تھیں۔دل میں ہونے والی تکلیف بڑھنے لگی تھی۔دو تین منٹ بعد وہ خون رک چکا تھا۔رائد نے ٹاول اس کی جانب بڑھایا۔امائرہ نے اسے تھام کر کندھوں پر پھیلایا۔اس کے سارے بال بھیگ چکے تھے۔رائد نے اسے لا کر بیڈ پر بٹھایا۔پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔امائرہ نے دو گھونٹ پی کر اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔رائد نے ٹیشو سے اس کے چہرے پر لگے خون کے نشان صاف کیے۔وہ اس کے قدموں میں بیٹھا

تھا۔عنیزہ ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی۔ان کا رشتہ اس وقت کسی سگے بہن بھائی سے بھی مکمل لگ رہا تھا۔"ریلیکس۔"رائد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تمہاری ماما مجھے پاگل کر دیں گی۔"امائرہ کی آواز کپکپا رہی تھی۔

"ماما کین یو پلیز لیو۔"رائد عنیزہ سے مخاطب ہوا۔وہ غصے سے بھری نگاہ ان دونوں پر ڈالتی کمرے سے نکل گئی۔

"جس امائرہ کو میں جانتا ہوں وہ یوں رونے والوں میں سے تو نہیں وہ تو رلانے والوں میں سے ہے۔تم کب سے اتنی کمزور پڑ گئی۔"رائد نرمی سے بولا۔

"تم نے کہا تھا میری ماما گولڈ گر ہے لیکن تم جانتے ہو تمہاری ماں کیا ہے بلڈی سائیکو پیتھ۔"

"وہ میری ماں ہیں؟"رائد نے ماں پر زور دیا۔

امائرہ نے لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھا۔"تم نے پوچھا تھا کہ تمہاری ماما نے میرے بال کاٹے تھے تو ہاں تمہاری ماما نے ہی میرے بال کاٹے تھے۔یہ میرے بازو پر جو

نشان ہیں یہ تمہاری ماں کے دیے ہوئے ہیں۔ تمہاری ماں مجھے واشروم میں لاک کر دیا کرتی تھی۔ وہ مجھے ہر وہ بات بولا کرتی تھی جو مجھے کمزور بناتی تم اب بھی پوچھ رہے ہو میں کمزور کیوں ہوں۔ تم سب نے مل کر مجھے ایسا بنایا ہے۔" امائرہ کی آواز دھیمی تھی لیکن لہجے میں چبھن واضح تھی۔ وہ اس کے پاس سے اٹھی تھی۔ ڈریسنگ پر پڑے ہیئر کیچر سے بالوں کا جوڑا بنایا اور دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"پتہ نہیں۔ ڈیڈ کو بتا دینا میں یہ شادی نہیں کروں گی۔"

"اور تم ایسا کیوں کرو گی؟" رائد جبڑے بھینچ کر بولا۔

"تمہاری ماں یہی چاہتی ہے۔" امائرہ کے لہجے میں تکان واضح تھی۔

"اور کتنی دفعہ دوسروں کے لیے اپنی خوشیوں کو پسِ پشت ڈالو گی۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے اس فیصلے سے کسی کی زندگی پر فرق پڑے گا۔" رائد نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ "سب اپنی زندگیوں میں خوش ہیں میں، حنان، ماما، بابا۔ ہماری مکمل دنیا

میں تم کہیں نہیں ہو۔ تم ہمارے لیے ولی کو چھوڑ دو گی۔ ایک دفعہ ٹینس، اپنے خواب چھوڑ کر دیکھ لیے کیا ملا۔ کسی کو فرق پڑا سوائے تمہارے۔" رائد کا انداز سرد تھا۔

"مجھے روز اس مینٹل ٹارچر سے نہیں گزرنا۔" امائرہ کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔ رائد اس کے مقابل کھڑا ہوا۔ "کچھ دنوں کی بات ہے امائرہ۔ ہم سب واپس چلیں جائیں گے۔ تم دو سالوں سے ایک رشتہ نبھا رہی ہو ایک چھوٹی سی بات پر سب کچھ ختم کر دینا کسی بے وقوفی سے کم نہیں ہے۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

امائرہ اسے دیکھتی رہی۔ "مجھے گھورنا بند کرو اور اپنے بال خشک کرو۔ سب ڈنر پر ویٹ کر رہے ہوں گے۔" رائد نے اس کا سر تھپکا۔ امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ امائرہ کے بال ابھی بھی گیلے تھے وہ سر جھکائے اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ تھی۔ چہرے پر مکمل سنجیدگی تھی۔ ولی نے

ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہی انہیں سلام کیا تھا۔وہ امائرہ کے پہلو میں پڑی کرسی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔"ہائے۔"

امائرہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔انعم نے اسے بیٹھنے کا کہا لیکن اس نے منع کر دیا تھا وہ کھانا کھا کر آیا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد امائرہ رائد کو ادھر ادھر ڈھونڈ رہی تھی کیونکہ اس نے اسے گھر چھوڑنے جانا تھا جب وہ کہیں نظر نہ آیا تو امائرہ نے حمزہ کو کال کی۔وہ فون کان سے لگائے ایکدم چونکی۔وہ ولی کے کمرے کے باہر کھڑی تھی اس کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں امائرہ کو اچھی طرح جاننے کے لیے اور وقت لینا چاہیے تھا۔"

"میں اسے جتنا جانتا ہوں اتنا کافی ہے۔"ولی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر اپنی گھڑی اتار کر ڈریسنگ پر رکھی۔

"تم جانتے ہو میں تمہیں لے کر بہت فکر مند ہوں۔"عنیزہ اپنے لہجے میں دنیا بھر کی ہمدردی سموئے بولی۔

"کیوں؟"ولی کو بالکل بھی تعجب نہیں ہوا تھا۔وہ امائرہ کی باتوں سے اتنا تو جان چکا تھا کہ ان کے درمیان بہت سی تلخیاں تھیں۔

عنیزہ مسکرائی۔"تم امائرہ جیسے پروبلمیٹک انسان کے ساتھ کیسے زندگی گزارو گے ۔تم اتنے کامیاب اور اتنے مکمل انسان ہو لیکن امائرہ میں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔وہ ایک عام سی لڑکی ہے۔"عنیزہ کے لہجے میں حقارت واضح تھی۔

"وہ میری بیوی ہے اور آپ کو اس کے بارے میں ایسی بات نہیں کرنی چاہیے۔"ولی دوٹوک انداز میں گویا ہوا۔

"مسئلہ پتہ ہے کیا ہے ولی کہ تم امائرہ کو صرف اتنا جانتے ہو جتنا اس نے تمہیں بتایا ہے اس نے تمہیں وہ باتیں بتائیں جن میں وہ وکٹم ہے۔لیکن کیا کبھی اس نے

تمہیں ایسی بات بتائی جہاں وہ ظالم ہو مظلوم نہیں۔ جہاں اس نے دوسروں کو نقصان پہنچایا ہو، تکلیف دی ہو، ان کی عزتِ نفس مجروح کی ہو۔"

"آنٹی۔" ولی چاہتا تھا وہ وہیں رک جائیں وہ مزید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"شاہزیب نے مجھے علم نہیں ہونے دیا تمہارے اور اس کے نکاح کا اگر مجھے آئیڈیا ہوتا تو میں کبھی ایسا نہیں ہونے دیتی۔ اپنے تینوں بچوں میں شاہزیب سب سے زیادہ محبت اپنی بیٹی سے کرتے ہیں یہ بات کوئی نہیں مانے گا لیکن یہی حقیقت ہے شاہزیب کو یقین تھا کہ تم کبھی اسے مایوس نہیں کرو گے اس لیے اس نے تمہیں امائرہ کے لیے چنا۔ وہ بہت سے مسئلوں کا شکار ہے اور اگر تمہیں لگتا ہے تم اسے ہیل کر لو گے تو ایسا نہیں ہے اسے کوئی ہیل نہیں کر سکتا۔ تم نے کبھی امائرہ کا غصہ دیکھا ہے، تمہیں اندازہ ہے وہ غصے اور جلد بازی میں کس طرح کے قدم اٹھا سکتی ہے۔ وہ ایک بلی رہ چکی ہے، ایک بلیک میلر بھی، وہ لوگوں کے لحاظ سے اپنے آپ کو

نہیں بدلتی۔ میاں بیوی میں اختلاف ہونا بہت عام بات ہوتی ہے لیکن سوچو جس دن تم دونوں میں کوئی جھگڑا ہو گا اور وہ تمہاری نہیں سنے گی وہ صرف اپنا سوچے گی۔ کیسے نبھاؤ گے اس کے ساتھ ساری زندگی۔"

"وہ میرا مسئلہ ہے۔ میں دیکھ لوں گا۔ آپ میری فکر مت کریں۔" ولی نے رسان سے کہتے ہوئے سامنے ریک میں پڑی کتابوں میں سے ایک کتاب اٹھائی۔ اشارہ واضح تھا کہ عنیزہ کو اس کمرے سے چلے جانا چاہیے تھا۔

امائرہ وہیں سے پلٹ گئی اسے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس کی زندگی میں کچھ بھی اسے اتنی آسانی سے نہیں مل سکتا تھا۔ وہ کیسے اس بات کو بھول گئی۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے رائد کو سامنے دیکھا تو وہ تیز تیز زینے اترتی اس کے پاس آئی۔ "مجھے گھر جانا ہے۔" امائرہ اپنے سارے آنسو حلق میں اتارتی ہوئی بولی۔ رائد نے سر ہلایا اور گاڑی کی چابی لینے چلا گیا۔

✡✡✡✡✡

سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔بیگ ہاؤس باہر کے اندر اور باہر بالکل سناٹا تھا۔امائرہ گاڑی سے اتری۔"میں ماما سے بات کروں گا میں انہیں سمجھاؤں گا کہ وہ تمہیں پریشان نہیں کریں۔"رائد دھیمی آواز میں بولا۔

"اور اس سے کیا ہو گا۔کچھ بھی نہیں۔"امائرہ نفی میں سر ہلا کر اندر چلی گئی۔وہ تیز تیز قدم لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اچانک وہ کسی سے ٹکرائی۔دونوں کی نظریں ملیں۔سبز آنکھیں سیاہ آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں اور سیاہ سبز کو۔امائرہ نے اس سے نظریں ہٹالیں اور اسے نظر انداز کرتی ہوئی سیڑھیوں کے زینے عبور کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

زید کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔کچھ غلط تھا، لیکن کیا؟اس نے سوچا۔وہ آگے بڑھ گیا۔اسے امائرہ کے پیچھے نہیں جانا تھا اس نے خود کو باور کروایا۔وہ گھر سے نکلا باہر اس کی گاڑی کھڑی تھی۔وہ گاڑی میں بیٹھا اگنیشن میں چابی گھمائی ۔گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔

امائرہ نے دروازہ بند کیا۔سائیڈ ٹیبل میں پڑی چیزیں ٹٹولنا شروع کیں۔مطلوبہ چیز ملنے پر اس کی حرکت رکی۔عنیزہ کی باتیں اس کے ذہن میں گونج رہی تھیں۔امائرہ نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔وہاں کوئی نہیں تھا۔اس نے گولیاں نگلیں۔

اس کی زندگی میں کچھ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں رہ سکتا تھا۔اس نے بے بسی سے سوچا۔بہت سے آنسو آنکھوں سے بہنے لگے۔وہ بستر پر لیٹ گئی۔آنکھیں بند کر لیں ۔تکیے کو مٹھیوں میں بھینچا۔دانتوں پر دانت جمائے۔اس کی گھٹی گھٹی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں۔

تبھی کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔امائرہ جانتی تھی دروازے پر کون ہے۔"کون؟"اس نے گیلی آواز میں پوچھا۔

"اندر آسکتا ہوں۔"

"اور اگر میں اجازت نہ دوں۔"امائرہ نے فوراً اپنا چہرہ صاف کیا۔بال درست کیے۔

"تو میں ساری رات یہاں کھڑا ہو کر انتظار کر سکتا ہوں۔"

"آ جاؤ۔" امائرہ نے مٹھیاں بھینچ لیں۔اپنے تاثرات نارمل رکھے۔وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔ایسے تو ایسے ہی سہی۔

زید اس کے سامنے بیٹھا۔بڑھی ہوئی داڑھی، سنہری بال جو ہیئر کٹ کے بعد چھوٹے ہو گئے تھے، سبز آنکھیں جو اطمینان سے امائرہ کو دیکھ رہی تھیں۔"کچھ ہوا ہے تمہیں؟" اس نے سبز آنکھوں کو چھوٹی کر کے پوچھا۔

"نہیں تو۔تھک گئی ہوں ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔" وہ اپنی آواز کو نارمل رکھتے ہوئے بولی۔زید اسے دیکھتا رہا جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی۔زید خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا۔امائرہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور گلاس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"تمہاری سٹیپ موم یہیں ہے اور تم ان سے مل کر آئی ہو؟" وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

امائرہ نے ایک سانس میں سارا پانی۔ "کیسے کرتے ہو تم یہ سب۔ اتنی پرڈکٹیبل تو میں کبھی نہیں رہی۔ سب مجھے یہی کہتے ہیں کہ میں ان پرڈکٹیبل ہوں لیکن تمہیں ہمیشہ پتہ چل جاتا ہے۔" امائرہ کا لہجہ کمزور سا تھا۔

"کیا کہا ہے انہوں نے؟"

"لیوا ٹ۔" امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ تمہیں دھمکا رہی ہے۔" زید نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی۔

امائرہ نے اپنے بالوں کو پیچھے کیا۔ "زید۔" بہت دھیمی آواز سے اس کا نام پکارا۔ اسے یقین تھا اس دنیا میں اسے زید سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

"میں سن رہا ہوں۔"

"میں خوش رہنا چاہتی ہوں۔ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں میں اس کے بغیر نہیں رہنا چاہتی لیکن وہ کہتی ہے وہ مجھ سے جڑے سب مردوں کو مجھ سے چھین لے گی۔ مجھے ڈر لگتا ہے، پہلے یہ خوف رائد اور ڈیڈ تک محدود تھا میں خود ان سے دور

ہو گئی لیکن میں اس سے دور نہیں ہونا چاہتی۔مجھے مرنا نہیں مجھے جینا ہے لیکن مجھے ڈر لگتا ہے وہ مجھے چھوڑ دے گا تو میں کہیں کی نہیں رہوں گی۔"امائرہ کی آواز میں بے بسی تھی۔

زید کے دل کو کچھ ہوا۔کہیں بہت تکلیف محسوس ہوئی۔اسے یاد تھا یہی الفاظ امائرہ نے کچھ سال پہلے شاہزیب کے لیے کہے تھے۔"وہ تمہارے خوف سے کھیل رہی ہے۔تم اس سے ڈرنا بند کر دو۔ہر انسان کی ایک کمزوری ہوتی ہے تم اس عورت کی کمزوری ڈھونڈو۔ایسی کوئی چیز جسے کھونے سے وہ بہت ڈرتی ہو۔تمہیں اپنا رول مظلوم سے ظالم پر سوئچ کرنا ہے۔تم نے یہ پہلے بھی کیا ہوا ہے تمہیں اب بھی وہی کرنا ہے۔"زید اسے سمجھا رہا تھا اور وہ بہت توجہ سے اسے سن رہی تھی۔کچھ لمحے خاموشی کی نذر ہو گئے۔

"تمہاری ماما کیسی ہیں؟"امائرہ نے فوراً موضوع بدلا۔

"پہلے سے بہتر ہیں۔"

"کیا ہوا تھا انہیں؟ تم ان کے ساتھ رہتے ہو؟" امائرہ کو مزید اس موضوع پر بات نہیں کرنی تھی۔

"ہارٹ پرابلم ہے۔ ہمارے ٹرمز اچھے ہو گئے ہیں۔ اب وہ مجھے اتنی بری نہیں لگتیں۔ نہ ہی ان پہ غصہ آتا ہے۔ تمہیں پتہ ہے امائرہ میر ا اور تمہارا مسئلہ کیا ہے کہ ہم نے اپنی ساری محرومیاں اپنے ماؤں کے سر ڈال دیں۔ اپنے باپوں کو کبھی ہم نے کٹہرے میں کھڑا ہی نہیں کیا کیونکہ وہ مائیں ہیں، عورتیں ہیں، کمزور ہیں، دبائیں گے دب جائیں گی۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"سارہ آنٹی نے مجھے اپنے پاسٹ کا قصہ سنایا۔ ان کی شادی ٹوٹی تھی، طلاق لینا، بریک اپ ہونا، اس کے بعد لوگوں سے، دنیا سے ڈیل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اس لیے وہ ہمیں بھول گئیں۔ ان کا ٹراما، ان کی ہیلنگ ہم سے زیادہ اہم ہو گئی۔ ہم انسانوں کو انسان ہونے کا مارجن نہیں دیتے۔ غلط کرتے ہیں۔ خیر میں تمہیں اب

www.novelsclubb.com

بھی ایک مشورہ دوں گا کہ تم سب کچھ ولی کو بتادو۔ مجھے لگتا ہے وہ تمہیں جج نہیں کرے گا۔"

"تم جانتے ہو مجھے اٹیچمنٹ ایشوز ہیں، مجھے ٹرسٹ ایشوز ہیں۔ میں اسے یہ سب نہیں بتا سکتی۔"

"میں بتا سکتا ہوں۔ اینڈ آئی پرامیس نیکسٹ ٹائم میں اس سے ملوں گا تو میں اسے اس بارے میں ضرور بتاؤں گا۔ شاید مجھے شادی جیسے رشتے پر یقین آجائے۔ تم مجھے اجازت دو گی تمہاری محبت کو آزمانے کی۔"

امائرہ مسکرائی۔ "شیور۔" اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

"چلتا ہوں۔" زید اٹھ گیا وہ دہلیز تک پہنچا جب امائرہ بولی۔

"میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں زی۔ تمہیں مجھے اس طرح نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ تمہیں ہماری دوستی کو اس طرح ختم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم مجھے ہر مشکل وقت میں یاد آتے ہو۔" ناچاہتے ہوئے بھی امائرہ کی آواز آخر میں لڑکھڑا گئی۔

زید نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا ذخمی انداز میں مسکرایا۔"تم مجھے ہر اچھے وقت میں یاد آتی ہو۔ برے وقت میں بھی لیکن اچھے میں زیادہ یاد آتی ہو۔ جب میں کچھ اچیو کرتا ہوں، مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا کروں، دل عجیب خالی خالی سا ہو جاتا ہے مجھے تم یاد آتی ہو۔ تمہارے جو کس، میرا دھیان بٹانے کے لیے ادھر ادھر کی باتیں سنانا یاد آتا ہے۔ تمہارا میری خوشیوں میں خوش ہونا یاد آتا ہے۔ کیا ہوتا امائرہ تم ایک دفعہ میرے لیے سٹینڈ لیتی۔"اس کے لہجے میں اداسی اور مایوسی تھی۔ لیکن وہ امائرہ کو مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس نے سر جھٹکا۔"اب زیادہ سوچو مت اور سو جاؤ۔ صبح جا کر اپنی سوتیلی ماں کو سیٹ کرنا۔انسان کو اپنے لیے لڑنا چاہیے اگر تمہیں اس سے محبت ہے تو اس کے لیے لڑو۔"زید نہیں کہہ سکا کہ میں نہیں تو وہ سہی۔ امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ بھیگی آنکھیں لیے وہ مسکرائی تو زید بھی مسکرا دیا۔

زید چلا گیا۔امائرہ کا دل ایکدم خالی ہو گیا۔وہ تھا تو لگتا تھا کہ سب کچھ بہت اچھا ہے ،زندگی کے مسئلے بھولنے لگتے تھے۔وہ امائرہ کو کمفرٹ زون تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کچھ دن یونہی گھر میں پڑی رہی۔یاسمین اسے روز سمجھاتی تھی کہ وہ گھر سے باہر نکلے شادی کی تیاریاں مکمل کرے لیکن اس کا ایکدم جیسے ہر چیز سے دل اکتا گیا تھا۔آج اس کی صبح جلدی آنکھ کھل گئی۔وہ چائے کی طلب محسوس ہونے پر کچن میں آئی تھی۔یاسمین حلیمہ بیگم کے لیے ناشتہ تیار کر رہی تھی۔

"کیا بناؤں

www.novelsclubb.com

تمہارے لیے؟"

"ایک کپ چائے۔"

"اگر تم یونہی لاپرواہی کرتی رہی تو بالکل اچھی نہیں لگو گی اپنی شادی پر۔یہ بے رونقی ختم کرو اپنے چہرے سے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ گلاس میں پانی انڈھیلتی رک گئی۔"اس سے کیا ہو گا۔میری شادی نہیں ہو گی۔"امائرہ کے لہجے میں بیزاریت واضح تھی۔

یاسمین نے مزید کچھ نہیں کہا تھا۔وہ امائرہ کو کچھ بھی سمجھانا اپنا فرض نہیں سمجھتی تھی اور نہ ہی امائرہ نے انہیں اتنا حق دیا تھا کہ وہ اسے لیکچرز دیتی پھرے۔

اس نے ناشتے کی ٹرے اٹھائی اور حلیمہ بیگم کے سامنے لا کر رکھ دی تھی۔حلیمہ بیگم نے اس کا حال احوال پوچھنے کے بعد کھانا کھانا شروع کیا تھا۔امائرہ ان کے ساتھ بیٹھی وقفے وقفے سے روٹی کا ایک نوالہ توڑتی اور چائے میں ڈبو کر کھاتی۔

اپنا کھانا ختم کرنے کے بعد حلیمہ بیگم کچھ لمحے یونہی امائرہ کو دیکھتی رہیں۔"تم چلی جاؤ گی تو میری دوائیوں کا خیال کون رکھے گا۔کون مجھے ہسپتال لے کر جایا کرے گا۔کون مجھے میٹھا کھانے سے روکے گا۔"یہ پہلی بار تھا جب وہ اس سے کوئی جذباتی بات کہہ رہی تھیں ورنہ عموماً وہ اس سے بدگمان ہی رہتی تھیں۔

امائرہ کا نوالہ حلق میں اٹک گیا۔"اف یہ ایمو شنل باتیں۔"اس نے گہری سانس خارج کی۔"جو میرے آنے سے پہلے رکھتے تھے وہی اب بھی رکھیں گے۔"اس کا لہجہ عام تھا۔کہیں کوئی جذبات کی زیادتی نہیں تھی۔

"یہ تمہارا گھر ہے اور یاد رکھنا اس گھر کے دروازے ہمیشہ تم پر کھلے رہیں گے۔وہ کمرا ہمیشہ تمہارا رہے گا اور تم جب مرضی یہاں آکر رہ سکتی ہو۔"طاہر کی آواز امائرہ کی سماعت سے ٹکرائی۔

امائرہ نے گردن موڑ کے پیچھے دیکھا وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔پھر چلتے ہوئے اس کے قریب آئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ طاہر ایسی کسی بات کا اظہار کریں۔امائرہ مسکرائی تھی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونے لگا تھا۔ایکدم اسے احساس ہوا وہ اس گھر کو چھوڑ کر جا رہی تھی اور اس گھر سے اس کی بہت سی یادیں جڑیں تھیں۔

"میں ایموشنل نہیں ہونا چاہ رہی لیکن آپ سب مجھے رونے پر مجبور کر رہے ہیں۔" وہ منہ بسور کر بولی تھی۔ آنسو اب آنکھوں سے گرنے لگے جنہیں اس نے فوراً ہتھیلی سے رگڑا۔

"خوش رہو۔" طاہر نرمی سے کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"میں تمہارے ساتھ شاپنگ پر جانا، گروسری کرنا بہت مس کروں گی۔" یاسمین مسکراتے ہوئے بولی اور امائرہ بھی مسکرا دی تھی۔ "تم میری وہ بیٹی تھی جس کی میں نے ہمیشہ خواہش کی۔ تم نے کبھی مجھے تنگ نہیں کیا میں نے جو کہا فوراً کر دیا۔ کبھی مجھے گھر کے کسی کام کی ٹینشن نہیں ہونے دی۔ تمہارا پتہ نہیں لیکن ہم تمہیں بہت مس کرنے والے ہیں۔" یاسمین نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

"میں بھی آپ سب کو بہت مس کروں گی اور میں اتنی جلدی آپ کی جان نہیں چھوڑوں گی۔ سپیشلی نانو کی۔" امائرہ آنکھوں میں جمع ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ گھر سے نکلی تو ڈاکٹر عائشہ کا خیال آتے ہوئے گاڑی کا رخ اس کے کلینک کی جانب موڑ لیا۔ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد ڈاکٹر عائشہ فری ہو گئیں۔وہ جھجکتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ڈاکٹر عائشہ اسے دیکھ کر مسکرائیں۔امائرہ ان کے سامنے بیٹھی۔امائرہ کے ساتھ آخری سیشن ان کے لیے کسی شاک سے کم نہیں تھا۔ کئی دن وہ اس کے بارے میں سوچتی رہی تھیں۔

امائرہ کی نظر ٹیبل پر پڑے شادی کے کارڈ پر پڑی۔وہ یقیناً ولی نے بھیجا تھا۔"تو آپ کو پتہ چل گیا؟"

www.novelsclubb.com

"تمہاری شادی کا؟"

"ہاں۔"

"کیسی وائبز آ رہی ہیں؟"

"بہت نروس ہوں۔میری زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آنے والی ہیں اور میں ان تبدیلیوں سے کیسے یوزڈ ٹو ہوں گی۔مجھے آئیڈیا نہیں ہے۔دوسرا شادی کا لفظ ہی مجھے ایک بے چینی میں مبتلا کر دیتا ہے۔مجھے ایسا لگتا ہے کہ رشتہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو ایک نہ ایک دن وہ ٹوٹ جاتا ہے۔"

"ماں باپ بچوں کے رول ماڈل ہوتے ہیں بچے ان سے انسپائر ہوتے ہیں،ان سے سیکھتے ہیں۔لیکن تم خود دیکھو تم میں اور تمہاری ماں کی عادتوں میں کتنا فرق ہے۔میری مانو تو تم میں ایک اچھی بیوی بننے کی ساری کوالیٹیز موجود ہیں۔"عائشہ نرمی سے کہہ رہی تھی اور امائرہ مکمل توجہ کے ساتھ اسے سن رہی تھی۔

"لیٹس سی واٹ ہیپنز چلتی ہوں۔"امائرہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اتنی جلدی؟"

"کوئی لیکچر سننے کا موڈ نہیں ہے میرا۔شاید اب ہو بھی نہ۔شاید میں اب آپ کے پاس آنا بھی چھوڑ دوں۔میں آپ کی ریکمنڈ کی ہوئی دوائیاں کھانا چھوڑ دوں۔مجھے اپنے آپ کو خود ٹھیک کرنا ہے آپ کا،دوائیوں کا یا کسی اور کا سہارا نہیں لینا۔"

"اوکے۔میرے کلینک اور دل کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہیں۔"

امائرہ مسکرا کر وہاں سے چل دی۔وہاں سے نکل کر گاڑی میں بیٹھی اور ناگن نامی کانٹیکٹ پر کال کی۔"آپ کہاں ہیں؟مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

"گھر پر ہوں۔کیا بات کرنی ہے تمہیں۔"عنیزہ ابھی ابھی فریش ہو کر نکلی تھی۔

"اوکے میں بیس منٹ میں آپ کو پک کرتی ہوں۔آپ باہر آجانا۔"بہت تحمل سے کہتے ہوئے اس نے فون رکھ دیا۔

"نائس کار۔"گاڑی میں بیٹھتے ساتھ عنیزہ نے تبصرہ کیا۔

امائرہ نے گاڑی سٹارٹ کی۔"آپ کو ولی سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔آپ کی جو بھی پرابلمز ہیں میرے ساتھ ہیں اسے ان سب میں انوالومت کریں۔"امائرہ نے لمبی سانس کھینچ کر گفتگو کا آغاز کیا۔

عنیزہ مسکرائی۔"محبت ہو گئی ہے ولی سے۔نہ ہونے والی کون سی بات ہے ویسے ۔وہ ہے ہی اتنا پرفیکٹ کہ کسی کو بھی اس سے محبت ہو جائے۔"

امائرہ نے رفتار بڑھائی۔"اٹس ناٹ یور ہیڈک۔"امائرہ ابرو اچکا کر کاٹ دار انداز میں بولی۔

"یو آر سٹل سیم اولڈ۔۔۔۔۔۔۔"

امائرہ نے اس کی بات کاٹی۔"یس آئی ایم دی سیم اولڈ امائرہ۔اور یہ بات بھولو مت کہ میں بدلہ لینے کے لیے اپنے آپ کو تباہ و برباد کرنے تک کی ہمت رکھتی ہوں ۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب۔شاہزیب کے لیے۔اسے خوش کرنے کے لیے۔چار دن وہ خوش ہو جائے گا۔اس کے بعد کیا ہو گا؟تم کیسے نبھاؤ گی اس رشتے کو؟کیسے اس پوری فیملی کے ساتھ ایڈجسٹ ہو گی؟"عنیزہ اب کافی حد تک سنجیدہ ہو چکی تھی۔

"یہ سب آپ کا مسئلہ نہیں ہے لیکن آپ نے مزید میری زندگی میں انٹرفیئر کیا تو میں رائد کو سب سچ بتا دوں گی۔بھاڑ میں جائے گی میری شادی۔بھاڑ میں جائیں گے ڈیڈ اور بھاڑ میں جائے گا ولی جہانزیب۔"امائرہ کی آواز بلند ہوئی۔

عنیزہ اسے خاموش نگاہوں سے دیکھتی رہی۔اسے چپ سی لگ گئی تھی۔اسے امائرہ کے کہے ہوئے ایک ایک حرف پر یقین تھا۔

"میں بورڈنگ سکول میں تھی جب میں نے پہلی دفعہ ایک لڑکی کو خودکشی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔اس نے بلڈنگ سے چھلانگ لگائی تھی اور وہ بالکل میرے پیروں

کے پاس گری تھی اور مجھے اب تک وہ منظر نہیں بھولا۔" رفتار مزید بڑھ گئی تھی۔امائرہ کا لہجہ اور تاثرات سرد تھے۔

عنیزہ نے اس کی طرف دیکھا پھر آس پاس گاڑیاں دیکھیں۔وہ کسی بھی وقت ان سے ٹکرا سکتی تھی۔"امائرہ گاڑی روکو۔"عنیزہ کو اپنا حلق خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"رائد جانتا ہے آپ نے مجھے کس حد تک ٹارچر کیا ہے اور اسے اسی بات کا گلٹ بھی ہے۔اس نے اس رات مجھے بے سدھ پڑا دیکھا تھا اور وہ آج تک اس چیز کو اوور کم نہیں کر پایا۔کوئی اور یقین کرے نہ کرے رائد میر ا یقین کرے گا اور اس کے بعد وہ آپ جیسی عورت کو ماں کہنا تو دور آپ پر لعنت بھیجنا بھی پسند نہیں کرے گا۔"امائرہ کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔

عنیزہ پھٹی کی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔یہی تو تھا امائرہ کا پاگل پن۔یہی تو تھا اس کا جنون۔یہی تو تھی وہ امائرہ جو کوئی بھی حد پار کر سکتی تھی۔وہ بمشکل ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچے تھے۔عنیزہ کے حلق سے چیخ نکلی تھی لیکن امائرہ نے فوراً گاڑی سنبھالتے ہوئے اسے اسی رفتار سے چلانا شروع کر دیا تھا۔

"تم پاگل ہو امائرہ۔ہیو یو لاسٹ یور مائنڈ۔"عنیزہ حلق کے بل چیخ رہی تھی لیکن امائرہ نے جیسے اسے سنا ہی نہیں تھا۔

"جب ڈیڈ نے دوسری شادی کی تھی اور آپ کو پتہ چلا تھا آپ ڈیڈ کو چھوڑ سکتی تھیں لیکن آپ نے رائد کی وجہ سے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا۔وہ آپ کا بڑا بیٹا ہے اور آپ اس سے بے تحاشا محبت کرتی ہیں۔آپ مجھ سے ڈیڈ اور ولی کو چھینیں گی تو میں آپ سے رائد چھین لوں گی اور آپ جانتی ہیں مجھے یہ زندگی کتنی پیاری ہے۔اب آپ کو جو کرنا ہے کریں لیکن میں ہمیشہ کی طرح چپ نہیں بیٹھوں گی۔میں اپنے ساتھ ہونے والی ہر زیادتی کا بدلہ لوں گی۔"امائرہ کی سٹیئرنگ پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

"گاڑی روکو۔آئی پرامیس میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔تم جو مرضی کرو جس سے مرضی شادی کرو میں دخل اندازی نہیں کروں گی۔ایک بار گاڑی روک دو امائرہ۔"عنیزہ اب منتوں پر آگئی تھی۔

امائرہ طنزیہ ہنسی تھی۔"اف۔کتنی پیاری ہے آپ کو آپ کی جان۔"امائرہ نے ایکدم بریک پر پاؤں رکھا تھا۔عنیزہ کا سر ڈیش بورڈ سے لگتا لگتا رکا۔

"تمہیں مینٹل ہوسپٹل ہونا چاہیے۔"وہ درشتی سے بولی۔عنیزہ کی جان میں جان آئی۔اس کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے۔

امائرہ نے اپنے بالوں کو سیدھا کیا اور اپنا رخ عنیزہ کی جانب موڑا۔"کہہ کون رہا ہے۔"وہ تاسف سے بولی۔

"تم پاگل ہو امائرہ۔تم بہت گری ہوئی ہو۔تم انسان نہیں ہو تم شیطان ہو۔"عنیزہ کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔

"میں پاگل نہیں ہوں آپ میرے ساتھ آبسیسڈ ہیں۔یہ آپ تھیں جو مجھے کالز کیا کرتی تھیں کیا میں نے کبھی آپ کو کال کی۔یہ آپ تھیں جو مجھ سے ملنے آتی تھیں تاکہ میری ذہنی حالت کو اور بدتر بنا سکیں۔"امائرہ کا انداز سپاٹ تھا۔

"آئی فیل بیڈ فار یور مدر اینڈ شاہزیب۔انہوں نے تمہارے جیسا سائیکو پیتھ پیدا کیا۔"عنیزہ چبا چبا کر بولی تھی۔

"سائیکو پیتھ پیدا نہیں ہوتے۔وقت،حالات اور آپ جیسے لوگ انہیں ایسا بننے پر مجبور کرتے ہیں۔آئندہ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔کیونکہ جس حد تک میں جا سکتی ہوں آپ کو اس کا ابھی اندازہ نہیں ہے۔"وہ ابرو اچکا کر اسے تنبیہ کر رہی تھی۔

"گو ٹو ہیل۔"عنیزہ دانت پیس کر بولی۔

"وہیں ہوں۔"

عنیزہ گاڑی کا دروازہ کھول کر نکل گئی۔ ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ گئی۔امائرہ نے اپنا سر سٹیئرنگ وہیل پر رکھا تھا۔

ظالم اور مظلوم۔رولز سوئچ۔زید یاسر۔عنیزہ اور امائرہ اور ان کا ایک ٹاکسک رشتہ۔

اس نے فرنٹ ویو مرر میں اپنا عکس دیکھا وہ خود سے نظریں نہیں ملا پائی تھی۔ کہیں کچھ غلط تھا کہیں بہت کچھ غلط تھا۔وہ ایسی نہیں تھی یا وہ ایسی ہی تھی۔حنان صحیح کہتا تھا امائرہ کبھی نہیں بدل سکتی۔

اس کا فون بجا اس نے کانٹیکٹ کا نام پڑھا اور بہت سوچنے کے بعد کال اٹھائی۔"ہیلو امائرہ کیسی ہو؟"دوسری جانب فروا تھی۔اس رات والے واقعے کے بعد امائرہ فروا سے نہیں ملی تھی اس نے فروا سے بات کرنا بھی کم کر دیا تھا۔

"میں ٹھیک آپ کیسی ہیں؟"

"ہم ایک دفعہ مل سکتے ہیں؟"فروا اس سے پوچھ رہی تھی۔

امائرہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اسے وہ رات یاد آئی۔"اوکے۔کہاں آنا ہے؟"اس نے جگہ پوچھ کر فون رکھ دیا۔ایک دفعہ فروا سے ملنے سے کچھ نہیں ہو گا اس نے دل کو تسلی دی۔ویسے بھی اب شاہزیب یہیں تھے کچھ بھی ہو گا وہ سنبھال لیں گے امائرہ کو یقین تھا۔

وہ آدھے گھنٹے میں فروا کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچی کیونکہ راستے میں ٹریفک بہت تھی۔فروا ایک ٹیبل پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔امائرہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔فروا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

فروا نے ایک ڈبی امائرہ کی جانب بڑھائی۔امائرہ نے سوالیہ نگاہوں سے فروا کو دیکھا۔

"میری امی کی طرف سے تمہاری شادی کا تحفہ ہے۔تمہارے سٹیٹس کے مطابق تو نہیں ہے لیکن امید ہے تمہیں اچھا لگے گا۔"فروا کے لہجے میں سادگی اور چاہت تھی۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔"

فروا مسکرائی۔ "تمہیں پتہ ہے امائرہ میں کبھی کبھی سوچتی ہوں وہ کتنی اچھی گھڑی تھی جب تم نے مجھے راستے میں دیکھا، مجھے لفٹ دی، مجھے سنا۔ میں نہیں جانتی کہ تم نے کیوں میری اتنی مدد کی لیکن تمہاری وجہ سے بہت عرصے بعد میں نے اپنے گھر والوں کو اتنا خوش اور مطمئن دیکھا ہے۔ انہیں اب فرق نہیں پڑتا کہ ان مجرموں کو سزا ملے گی نہیں وہ خوش ہیں کہ ان کو سنا گیا، انہیں سمجھا گیا، ان کے لیے آواز اٹھائی گئی۔ تم نہ ہوتی تو ہماری زندگی اب بھی اسی سائیکل میں چل رہی ہوتی۔ ہم سب تمہارے بہت شکر گزار ہیں۔ تم بہت اچھی ہو امائرہ۔ تھینک یو۔"

"میں اچھی نہیں ہوں میں نے جو بھی کیا وہ کسی نیکی کی نیت سے نہیں کیا۔ میں نے جب آپ کو دیکھا مجھے برا لگا کیونکہ میں بھی ایک ایسی سچوئیشن سے گزری ہوئی ہوں۔ دیٹس اٹ؟" امائرہ کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"تم ایسی کیوں ہو؟ بہادر، سر پھری، چیلنجنگ، ٹف۔ میں کبھی تمہاری طرح کے انسان سے نہیں ملی اور شاید ملوں گی بھی نہیں۔" فروا اکیلی نہیں تھی جو اس سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکی تھی۔

امائرہ ہلکا سا ہنسی۔ "میرے ماں باپ نے بہت چھوٹی عمر میں مجھے اپنی جنگیں لڑنے کے لیے اس دنیا میں تنہا چھوڑ دیا تھا مجھے یا تو لڑنا تھا یا مرنا تھا تو میں نے لڑ کر مرنے کو ترجیح دی۔ آپ بھی ہار مت مانیے گا لڑتے رہیں جب تک جیت نہ جائیں۔" امائرہ کہہ کر اٹھی۔ وہ ڈبی اٹھا کر بیگ میں رکھی۔ "ہم نیکسٹ ٹائم تب ملیں گے جب آپ اپنا کیس جیت جائیں گی اور میں آپ کی فیملی سے بھی ملوں گی۔ اللہ حافظ۔" امائرہ نے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا اور چلی گئی۔

✡✡✡✡✡

ولی کی گیارہ بجے میٹنگ تھی اور دیر سے آنکھ کھلنے کی وجہ سے وہ جلدی سے تیار ہوا اور آفیس کے لیے نکل گیا اب اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی تو وہ آفیس کے قریب

ایک کیفے آیا۔ایک بلیک کافی پکڑی وہ جانے لگا تھا جب اس کی نظر زید پر پڑی جو لیپ ٹاپ سامنے رکھے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا جیسے کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو۔ ولی کچھ سوچتے ہوئے اس کی جانب بڑھا۔زید اسے دیکھ کر حیران ہوا۔اس کے ہاتھ ملایا اور بیٹھنے کا کہا۔زید کی توقع کے برعکس ولی بیٹھ گیا۔"کیسے آنا ہوا پاکستان؟"

"عنایا کا ایکسڈینٹ ہوا تھا اس نے ضد کی تو میں منع نہیں کر سکا۔تم بتاؤ کیسا جا رہا ہے بزنس؟"

"اللہ کا کرم ہے۔"عنایا کے ایکسڈینٹ کے بارے میں الہان نے ولی کو بتایا تھا۔

"شادی کر رہے ہو اس کے لیے آل دی بیسٹ۔"

"تھینکس۔"

"ایک بات کرنی تھی تم سے۔آئی ایم ناٹ شیور مجھے کرنی چاہیے یا نہیں۔امائرہ سے ریلٹڈ ہے۔"

"دیکھو ولی امائرہ اور میرا کبھی کوئی ریلیشن شپ نہیں رہا میں امائرہ کو پسند کرتا تھا اٹ وازون سائیڈڈ۔اس کی طرف سے کبھی کچھ نہیں تھا سوائے دوستی ہے۔ہم اچھے دوست رہے ہیں پچھلے چند سالوں تک لیکن میں نہیں چاہتا کہ اس کی زندگی میں میری وجہ سے کوئی مسئلہ ہو اس لیے اب ہم ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے۔"زید نے ولی کے سوال پوچھنے سے پہلے ایک سانس میں ساری بات سنا دی۔

ولی ہلکا سا مسکرایا۔"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ امائرہ نے آسٹریلیا کیوں چھوڑا اور کیا ریزن ہے جو وہ کبھی وہاں واپس نہیں جانا چاہتی؟"

"اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میرے پاس اس سوال کا جواب ہو گا۔"

"مجھے یقین ہے تمہارے پاس اس سوال کا جواب ضرور ہو گا۔"

"تم اسے کتنا چاہتے ہو ولی؟"

"مجھے امائرہ بہت عزیز ہے۔وہ میری بیوی ہے میری فیملی ہے۔میں چاہتا ہوں اس کی زندگی سے ہر مشکل،پریشانی دور کر دوں اور اسے خوش رکھوں۔جب وہ ہنستی مسکراتی ہے تو سارے مسئلے بھول جاتے ہیں صرف وہ یاد رہتی ہے اور اگر وہ پریشان ہوتی ہے تو سب کچھ برا لگنے لگتا ہے۔"

زید نے سر کو جنبش دی اور لیپ ٹاپ بند کر دیا۔"امائرہ سے ملنے سے پہلے میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ اگر لڑکیوں کے ساتھ زیادتی ہو،انہیں ہراساں کیا جائے تو وہ خاموش کیوں رہتی ہیں،وہ اپنے گھر والوں کو کیوں نہیں بتاتیں،وہ پولیس کے پاس کیوں نہیں جاتی۔تمہیں کیا لگتا ہے لڑکیاں ایسا کیوں کرتی ہیں؟"

"کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسے وکٹم کو وکٹم کم اور مجرم کی نظروں سے زیادہ دیکھا جاتا ہے۔"ولی نے سادہ اور مختصر جواب دیا البتہ وہ یہ ضرور سوچ رہا تھا کہ زید نے اس سے یہ سوال کیوں کیا تھا۔

"یو نو واٹ ولی۔امائرہ بھی ان لڑکیوں کی طرح اپنے ساتھ ہونے والے ظلم پر خاموش ہو جانے والی ایک وکٹم ہے۔"زید بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا چناؤ کر رہا تھا۔"اس کے ساتھ اس کے ہی گھر میں،اس کے ہی کمرے میں،اس کے ہی کسی فیملی ممبر نے زیادتی کی تھی اور یہ بات امائرہ،میرے،اس کی سوتیلی ماں اور اس لڑکے کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

ولی کی آنکھوں میں شاک اور صدمہ پھیلا۔کیفے میں ایکدم خاموشی چھا گئی۔سب کچھ پسِ منظر میں چلا گیا۔ولی نے آنکھیں چھوٹی کر کے زید کو دیکھا جس کا چہرہ ہر طرح کے تاثر سے پاک تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آدھی رات کو گھر چھوڑ کر چلی گئی،اس کا باپ اگلے دن اسے واپس لے آیا،وہ ٹینس کھیلتی تھی اس کی کوئی گیم تھی وہ ہار گئی،اس کی سوتیلی ماں نے اسے اکسایا کہ وہ مر جائے تو اس نے خودکشی کر لی۔لیکن وہ بچ گئی۔وہ اپنے باپ کو سب کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔وہ واپس اس گھر

نہیں جانا چاہتی تھی، جیسی امائرہ کی مینٹل کنڈیشن تھی اس کا باپ اسے کہیں اکیلے نہیں رہنے دے سکتا تھا اس لیے انہوں نے سارہ آنٹی سے بات کی اور امائرہ کو کینڈا بھیج دیا۔ میں نے اس کی گردن پر وہ نشان دیکھے تھے، میں نے وہ کٹ دیکھا تھا جو امائرہ نے اپنی کلائی پر لگایا تھا۔ اس واقعے کی وجہ سے وہ سہم گئی تھی۔ وہ مجھ سے، ڈیڈ سے خوفزدہ رہتی تھی۔ آنٹی نے اسے کو سکول بھیجا تو اس نے ضد کر کے آل گرلز سکول میں ایڈمیشن لیا۔ میں نے اسے اپنے ٹرامز بتائے تو اس نے اپنا دل میرے سامنے کھولا کیونکہ وہ اس وقت بہت ولنریبل تھی اسے کوئی چاہیے تھا جو اس کی سنتا جو اس سے ہمدردی کرتا۔ اسے پینک اٹیکز آتے تھے، میں بھی ایک وقت میں اس ڈسارڈر سے گزر چکا تھا تو میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ سائیکاٹرسٹ کے پاس جائے ۔پہلے اس نے منع کیا اس کے بعد وہ مان گئی۔ اب کا مجھے نہیں پتہ لیکن امائرہ مسلسل چار پانچ سال ایک ہی سائیکاٹرسٹ کے پاس گئی ہے اپنے علاج کے لیے لیکن اس نے کبھی اپنا اصل مسئلہ اپنی ڈاکٹر کو بھی نہیں بتایا۔ ڈاکٹر کو مسئلے کا پتہ نہیں ہو گا تو وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علاج کیسے کرے گی اس لیے امائرہ ابھی تک میڈیسنز لیتی ہے" امائرہ صحیح کہتی تھی کہ زید سے بہتر اسے کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے زندگی میں اس طرح کے حادثات ہو جاتے ہیں لیکن اس حادثے سے زیادہ اہم ہوتے ہیں اس کے بعد ہونے والے اثرات۔امائرہ نے کچھ غلط نہیں کیا تھا اس کے ساتھ غلط ہوا تھا لیکن چونکہ وہ ایک ایسا بچہ تھی جسے نہ کبھی سنا گیا، نہ سمجھا گیا، نہ ہی اسے وقت دیا گیا تو اسے یقین دلانا بہت آسان تھا کہ کوئی آئندہ بھی اس کی نہیں سنے گا۔امائرہ کا سب سے بڑا اٹراما اس کے ماں باپ کی ڈیوورس یا بورڈنگ سکول میں ہونے والی بلینگ یا اس کا باپ کا اسے نظر انداز کرنا نہیں بلکہ وہ ایک رات ہے جس میں اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا۔اسے بند جگہوں، اندھیرے سے، رات کو اکیلے نکلنے سے ڈر لگتا ہے۔اس کی سوتیلی ماں پچھلے کئی سالوں سے اسے اس ایک حادثے کی وجہ سے بلیک میل کر رہی ہے وہ کہتی ہے کہ وہ اس کے باپ کو بتائے گی کہ امائرہ بد کردار ہے۔میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے آج تک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ کے کردار میں ایک بھی جھول نہیں دیکھا۔میں نے اسے نکاح سے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ تمہیں اس بارے میں بتادے لیکن اس وقت تم دونوں میں کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں تھی۔میں نے نکاح کے بعد بھی کہا لیکن تب تک اس کے دل میں تمہارے لیے فیلنگز پیدا ہونے لگیں تھیں۔اب مجھے نہیں پتہ تم یہ سب سننے کے بعد کیسے ری ایکٹ کروگے لیکن مجھے لگتا ہے تمہیں یہ سب پتہ ہونا چاہیے۔"زید نے اپنا لیپ ٹاپ پکڑا اور چلا گیا۔

ولی نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی لیکن یہاں پرواکسے تھی۔"تمہیں نہیں لگتا تم نے غلط کیا ہے مجھے یہ سب بتا کر یقیناً وہ نہیں چاہتی ہو گی۔"

زید کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ پھیلی۔"مجھے یقین ہے ایک دن وہ عورت تمہارے پورے خاندان کے سامنے امائرہ کو ذلیل کرے گی اور امائرہ خود کو ڈیفینڈ نہیں کر پائے گی۔ڈیفینڈ تو دور وہ اپنے حق میں صفائی تک نہیں دے پائے گی۔میں

چاہتا ہوں اس دن تم اس کے ساتھ کھڑے ہو اور اگر اس دن تم اس کے برابر نہ کھڑے ہو پائے تو میں تمہیں لکھ کر دیتا ہوں امائرہ کبھی تمہارے ساتھ نہیں رہے گی۔زید یاسر کبھی امائرہ کا برا نہیں چاہ سکتا میں اس کے لیے آسانیاں پیدا کر رہا ہوں۔چلتا ہوں۔"زید نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور چلا گیا۔

ولی اپنی سوچوں کے ساتھ وہاں اکیلا رہ گیا۔کیا ایک حادثہ انسان کو بدلنے کے لیے کافی ہوتا ہے اسے اس سوال کا جواب مل چکا تھا۔

✡✡✡✡✡

ٹی وی دیکھتے ہوئے امائرہ کی آنکھ لگ گئی تھی۔فون کی تھرتھراہٹ سے اس کی آنکھ کھلی۔اس نے نام پڑھا اور فون کان سے لگایا۔"حکم کریں؟"اس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ریموٹ سے ٹی وی بند کیا۔

"پورے آٹھ بجے ڈنر کے لیے پہنچ جانا لوکیشن میں نے بھیج دی ہے۔"

"کس خوشی میں؟"

"تمہارے باس کی شادی کی خوشی میں تو نہیں ہو گا یقیناً۔ ہنزہ پراجیکٹ مکمل ہونے کی خوشی میں ٹیم نے ڈنر رکھا ہے اور تم کسی حال میں اسے مس نہیں کر رہی۔" گوہر تحکمانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔ امائرہ کو اندازہ تھا ان کی ٹیم کے واٹس ایپ گروپ میں کافی دنوں سے اس ڈنر کا تذکرہ ہو رہا تھا۔

"اوکے آجاؤں گی۔" اس نے فون رکھ دیا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ اب کی بار اس کی آنکھ مغرب کی اذان کی آواز سے کھلی۔ اس نے حمزہ کو میسج کیا اور اٹھ کر تیار ہوئی۔

حمزہ نے اسے اس ریستورانت ڈراپ کر دیا۔ امائرہ نے فون پر وقت دیکھا وہ دس منٹ دیر سے آئی تھی۔ تقریباً سب لوگ آچکے تھے۔ اس نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں ولی کہیں نہیں تھا مطلب وہ ابھی نہیں آیا تھا۔ گوہر کے دائیں طرف ایک کرسی خالی تھی امائرہ وہیں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر تک ولی بھی آگیا۔ جینز کے ساتھ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس وہ رف سے حلیے میں بھی اچھا لگ رہا تھا۔

ان کی شادی کی خبر پورے سوشل میڈیا پر پھیل چکی تھی۔سب ولی کو مبارک دے رہے تھے اور اس کے ساتھ امائرہ کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے ساتھ بیٹھے کولیگز کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔اس بار امائرہ غیر آرام دہ نہیں ہوئی۔وہ ولی کی بیوی تھی اس میں بری بات کیا تھی۔اس نے یہی سوچ کر دل کو تسلی دی۔

کھانا کھایا جا چکا تھا اور اب وہ سب بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے ان سب سے بے نیاز گوہر امائرہ کو کچھ بتا رہے تھے جب اس کا فون وائبریٹ ہوا۔اس نے تیوری چڑھائے وہ میسج دیکھا پھر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھے ولی کو۔

جواب ٹائپ کر کے بھیجا۔ولی نے فوراً اپنا فون دیکھا۔امائرہ ایکسکیوز کرتی ہوئی اٹھ گئی اور باہر نکل آئی۔پانچ منٹ بعد سفید گاڑی اس کے سامنے رکی۔امائرہ اندر بیٹھی۔

"جب سے اسلام آباد سے واپس آیا ہوں بزی تھا اس لیے ٹائم نہیں ملا تم سے ملنے کا۔"ولی سنجیدہ انداز میں گویا ہوا۔

"اٹس اوکے میں سمجھ سکتی ہوں۔"

"لیکن مجھے لگتا ہے ہمیں بیٹھ کر بات کرنی چاہیے۔" امائرہ کو سمجھ نہیں آئی وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا۔ ولی نے ایک پارک کے سامنے گاڑی روکی اور باہر نکل گیا امائرہ نے اس کی پیروی کی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ایکسائٹڈ ہو؟"

"نروس ہوں۔"

ولی مسکرا دیا۔ "آئی تھنک ہمیں شادی سے پہلے کچھ معاملات ڈیسائڈ کر لینے چاہیئں تاکہ کل کو مسئلہ نہ ہو۔ پہلی بات تم اپنی سٹڈیز نہیں چھوڑ رہی۔ تم اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو گی اور تم لاہور رہو گی۔ اس کے بعد تم مستقل طور پر اسلام آباد شفٹ ہو سکتی ہو اگر تم چاہو۔"

"اور اگر میں مزید نہ پڑھنا چاہوں تو؟" امائرہ نے ولی کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"تمہاری مرضی۔ لیکن میں چاہوں گا تم پڑھو، کام کرو، آگے بڑھو۔ تمہیں میرے لیے، میری فیملی کے لیے خود کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔ جیسی ہو ویسی رہو۔ گارنٹی نہیں دے سکتا لیکن یقین ضرور ہے کہ میرے گھر والے تمہارے ساتھ ٹیپیکل ساس بہو والا سلوک نہیں کریں گے۔"

"آنسٹلی مجھے شادی کا سوچ کر گھٹن محسوس ہوتی ہے، دل عجیب بے چین ہو جاتا ہے، آنے والے دنوں کا سوچ کر گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے کہ میں اچھی بیوی بن پاؤں گی یا نہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن مجھے یقین ہے اگر آپ میرے ساتھ ہوں گے تو سب آسان ہو جائے گا۔" اس کے لہجے میں مان تھا۔ ولی نے اسے دیکھا اور دیکھتا رہ گیا۔

"تھینک یو فار ٹرسٹنگ می۔" ولی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ "میرے بہت دوست ہیں لیکن میں ہر کسی کے ساتھ اپنی پرابلمز شیئر نہیں کرتا حتیٰ کہ میں نے آج تک کبھی تمہارے ساتھ اپنا کوئی مسئلہ ڈسکس نہیں کیا لیکن میں چاہتا ہوں ہم

اپنے مسئلے سب سے پہلے ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کریں۔چاہے میں کتنا مصروف ہوں، کتنی دور بیٹھا ہوں تم مجھے کال کرو اور پورے رعب سے مجھے تمہارے لئے وقت نکالنے کا کہو۔میں کبھی تم سے ایک ٹیپیکل وائف بننا ایکسپیکٹ نہیں کروں گا۔ تمہیں جو کرنا ہے میں تمہیں سپورٹ کروں گا اینڈ آئی پرامیس میں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔"

"مشکل میں پڑ جائیں گے آپ۔"امائرہ کی آنکھوں میں نمی اتری۔

"امائرہ شاہزیب سے محبت کرنے والے انسان کو مشکلوں سے نہیں گھبرانا چاہیے۔"ولی نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلایا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔امائرہ نے اپنا سر ولی کے کندھے پر رکھا۔

"تھینک یو۔تھینک یو سو مچ ولی۔"اسے اپنا ہر خدشہ ختم ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔وہ کل کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔وہ ان لمحات میں جینا چاہتی تھی۔

ولی مسکرا دیا۔خاموش پارک،تاریک رات،اپنے محبوب کے کندھے پر سر رکھے ،اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ دونوں ایک ساتھ چاند کو دیکھ رہے تھے۔سب کچھ اتنا مکمل لگ رہا تھا وہ دونوں بتا نہیں سکتے تھے۔

✡✡✡✡✡

شایان کے ساتھ دو گھنٹے ویڈیو گیمز کھیلنے کے بعد زید کچھ کھانے کی نیت سے کچن میں آیا۔سارہ اپنے لیے کافی بنانے لگی تھی،اس نے زید سے پوچھا تو وہ ہاں میں جواب دے کر وہیں بیٹھ گیا۔"آپ نے شاپنگ کر لی۔"

"شادی کی؟"

www.novelsclubb.com

زید نے سر کو جنبش دی۔

"میں امائرہ کی شادی پر نہیں جا رہی۔"سارہ نے کافی کا مگ اس کی جانب بڑھایا جو اس نے حیرت سے ملے جلے تاثرات لیے تھام لیا۔

زید نے کافی کا ایک گھونٹ بھرا۔"آئی تھنک آپ کو جانا چاہیے امائرہ کے لیے۔"

سارہ نے نفی میں سر ہلایا اور اس کے سامنے بیٹھی۔"جو جو تماشے اس نے نکاح پر کیے تھے میں ابھی تک وہ نہیں بھولی۔ ویسے بھی اس نے ایک بار بھی مجھ سے نہیں کہا کہ میں اس کی خوشی میں شامل ہوں۔ تمہاری بات ہوئی اس سے۔"

زید نے ابرو اچکا کر سارہ کو دیکھا۔"ہمم۔ جب حلیمہ دادو کے گھر گیا تھا تب ملی تھی۔"

"آئی نو تمہیں میں سیلفش لگ رہی ہوں گی لیکن مجھے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ امائرہ کو اپنی ماں کی ضرورت ہے یا اسے مجھ سے محبت ہے۔ وہ اس سات آٹھ سالہ بچی سے بہت مختلف ہے جسے میں نے پالا تھا۔ لیکن ہر بیٹی کو اپنے باپ سے بہت محبت ہوتی ہے اسے بھی ہے اور یہ واحد بات ہے جو امائرہ میں نہیں بدلی۔ اگر سب کو یہ لگتا ہے کہ امائرہ اس لیے شادی کر رہی ہے کہ اسے ولی پسند ہے تو سب کو غلط لگتا ہے۔ وہ کہیں نہ کہیں صرف اپنے باپ کی بات مان رہی ہے۔"

"آپ شاید ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن آپ اتنے سال آپ اس کی زندگی میں نہیں تھیں اس کا باپ تھا۔امائرہ کی کہانی میں اس کا باپ بہت جگہ قصوروار ہے لیکن آنسٹلی مجھے کبھی نہیں لگا کہ انہیں اپنی بیٹی کی پروا نہیں۔اس کے باپ نے ہمیشہ اسے سپورٹ کیا ہے،اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔"

"مے بی۔میں کبھی کبھی اس کے بارے میں سوچتی ہوں تو مجھے فکر ہوتی ہے۔آئی ڈونٹ نو وہ کیسے ایڈجسٹ ہو گی اس گھر میں،اس فیملی میں،وہ اپنے آپ کو بدلے گی یا نہیں۔"

"امائرہ کو خود کو بدلنے کی ضرورت بھی نہیں اور اگر وہ ایسا کرے گی تو وہ سب سے زیادہ اپنا نقصان کرے گی۔وہ جیسی ہے ویسی رہے۔کسی کے ساتھ زیادہ اچھا نہ بنے تاکہ لوگوں کی اس سے امیدیں نہ بڑھیں۔"

"تم تو اس کا ہی ساتھ دو گے۔کھانا بنا دوں بھوک لگی ہے تو؟"

"او نہوں۔"زید نے نفی میں سر ہلایا۔"میں خود بنالوں گا۔آپ ریسٹ کریں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

✡✡✡✡✡

زلیخا اپنے کمرے میں لیٹی کوئی نئ کتاب پڑھ رہی تھی جب اس کے فون کی بیل بجی ۔اس نے نظر انداز کیا لیکن بار بار کال آنے پر اس نے فون پکڑا اور دیکھا رائد کے کافی میسج آئے ہوئے تھے۔اس نے انہیں پڑھا اور گہری سانس کھینچی۔وہ اسے امائرہ اور ولی کے مہندی کے ایونٹ میں آنے کا کہہ رہا تھا۔آج صبح اسے شاہزیب اور عنیزہ نے بھی کال کی تھی۔

زلیخا کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی ماں سے کس طرح بات کرے اور اس نے یہی پریشانی رائد کو بتائی۔"تم کہو امائرہ میری دوست ہے اور اس کی مہندی پر تم نے جانا ہے۔"

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں تمہاری بہن کی میری امی کے سامنے میرے بھائی سے لڑائی ہوئی تھی اور وہ تو تمہاری فیملی کو بھی اچھا نہیں سمجھتے وہ نہیں مانیں گی۔"

رائد نے اپنی کنپٹی مسلی اور اسے نیا حل بتایا۔

زلیخا نے اپنا فون ایک طرف رکھا اور اپنی امی کے پاس کچن میں آئی۔"امی میری ایک دوست کی مہندی ہے مجھے وہاں جانا ہے آج شام۔"

"کون سی دوست؟"

"سڈنی میں ملی تھی اس سے۔وہیں دوستی ہوئی ایک دو دفعہ اس کے گھر بھی گئی ہوں اس کی امی بھی بہت اصرار کر رہی تھیں۔"

"نام، پتہ ہے کوئی تمہاری دوست کا۔"

"امائرہ۔"

"کیا؟"کاشف جو زلیخا کے پیچھے کھڑا ساری گفتگو سن رہا تھا فوراً بولا۔

زلیخا نے گردن پیچھے موڑ کر اسے گھورا تو وہ خاموش ہو گیا۔امی کو منانے کے بعد وہ کچن سے نکلی تو کاشف نے اس کی پیروی۔"آپ امائرہ شاہزیب کی بات نہیں کر رہیں؟"

زلیخا نے سر کھجایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ کب آسٹریلیا گئی۔آپ کی اس سے دوستی کب ہوئی؟"

"وہ۔۔۔"

"کیا؟"

"میں اس کے بھائی کو جانتی ہوں اس نے کافی دفعہ میری مدد کی ہے۔اس کے پیرنٹس کو بھی میں پرسنلی جانتی ہوں۔"

"ایسی باتیں مت کریں میری غیرت جاگ جائے گی۔ہمارے گھر کی لڑکیاں لڑکوں سے دوستی کریں گی نہ بابا نہ۔"

"تمہاری فی میل فرینڈز نہیں ہیں یونیورسٹی میں۔اپنی غیرت اپنے تک رکھو شاباش۔"زلیخا اسے سناتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

امائرہ کے سارے کاموں کی ذمہ داری شاہزیب نے رائد کو سونپی تھی اب اسے امائرہ کو سیلون لے کر جانا تھا۔اس نے بیگ ہاؤس سے امائرہ کو پک کیا جو ابھی ابھی سوئی اٹھی تھی۔"یہ تمہارا سلیپ سائیکل کچھ زیادہ ہلا ہوا نہیں۔"

"میرا کوئی سلیپ سائیکل ہی نہیں ہفتے میں کوئی پندرہ بیس گھنٹے سوتی ہوں جہاں آنکھ لگ جائے۔"

"ایک فیور چاہیے تم سے؟"

"کیا؟"

"وہ لڑکی ہے نہ زلیخا میری دوست۔اس کو اس کے گھر سے پک کرنا بس تمہیں اس کی دوست بننا ہے اور اس کے گھر والوں سے بات کرنی ہے۔"

امائرہ کے ماتھے پر بل پڑے۔"رائد تمہارا اور اس کا کوئی چکر چل رہا ہے۔"

رائد نے امائرہ کی جانب دیکھا۔"میں نہیں بھولا میرا اپچھلا ریلشن شپ تمہاری وجہ سے خراب ہوا۔""

"مطلب کچھ تو ہے۔"

"ایکچوئلی۔۔۔"اور رائد نے اسے شروع سے لے کر آخر تک سارا واقعہ سنایا۔امائرہ طنزیہ ہنسی۔"وہ لڑکی پاگل ہے۔"

"واٹ ڈو یو مین؟"

"آئی جسٹ مین ٹو سے کہ ڈیڈ اس دنیا کے سب سے بڑے مینوپلیٹر ہیں اور مجھے پتہ ہے تمہیں میری بات نہیں سمجھ آئے گی۔" امائرہ کو اپنے برابر بیٹھے مرد کی ذہنی حالت پر شک ہونے لگا۔

رائد نے زلیخا کے گھر کے باہر گاڑی روکی اور زلیخا کو کال کی۔ امائرہ ہونٹ چباتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی۔ توقع کے خلاف کاشف نے گیٹ کھولا اور اتنی بڑی گاڑی دیکھی۔

امائرہ نے رائد کو گھورا اور گاڑی سے اتری۔ "ہائے زلیخا کہاں ہے؟"

"آپی۔" کاشف نے زلیخا کو آواز دی۔

زلیخا اپنی امی کو بتاتی ہوئی ان کے پاس آئی۔ "کانگریچولیشنز۔" کاشف نے امائرہ کو مخاطب کیا۔

"تھینک یو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے تو رائد نے گاڑی سٹارٹ کی۔

فنکشن کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو نکل گئے اب وہاں صرف فیملی ممبرز رہ گئے تھے۔ولی کو کسی کزن نے بلایا تو وہ اٹھ کر چلا گیا امائرہ کی گھومتی ہوئی نظر زلیخا پر گئی۔شاہزیب اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس کی بات سن رہے تھے۔بات مکمل ہونے کے بعد اب وہ ہنس رہے تھے۔امائرہ سب کو نظر انداز کرتی ہوئی انہیں دیکھتی رہی۔وہ ایسے باتیں کر رہے تھے جیسے پتہ نہیں کب سے جانتے ہوں۔ان کے درمیان اتنی بے تکلفی کیسے ہوئی۔ گردن میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"شی از دی ڈاٹر شاہزیب نیور ہیڈ۔"عنیزہ اس کے کان کے پاس جھکی اور سرگوشی کے انداز میں بولی۔

امائرہ نے عنیزہ کو دیکھا۔اسے لگا ایکدم اسے اپنے سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہوں۔امائرہ کو وہ لڑکی اچھی اس لیے لگی کیونکہ شاہزیب نے اس کی تعریف کی تھی،شاہزیب یونہی کسی کی تعریف نہیں کرتے تھے۔امائرہ کو اسے اپنے باپ سے

اس طرح بیٹھ کر باتیں کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ انسکیور محسوس کر رہی تھی۔ کیا اس میں کچھ غلط تھا۔

"رائد کی دوست ہے شاہزیب بہت تعریف کرتے ہیں اس کی۔ جیسے ان کی اپنی بیٹی ہو۔ جانتی ہو کیوں؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔ اسے عنیزہ کی زہریلی گفتگو میں دلچسپی نہیں تھی۔

"اس میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو ایک لڑکی میں ہونی چاہئیں، عقلمند، معصوم، سمجھدار، بہادر، تمیز دار۔ وہ تمہارا الٹا ورژن ہے۔ کسی بھی باپ کو ایسی بیٹی نہیں چاہیے ہوتی جس کی زبان قینچی کی طرح چلے۔ خیر میں نے سنا ہے تمہاری ماما نہیں آ رہی شادی پر۔"

"اگر رائد آپ سے پوچھے بغیر شادی کر لے آپ کا کیا ری ایکشن ہو گا۔" امائرہ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ ایک فاتحانہ مسکراہٹ۔

"میرا بیٹا ایسا کبھی نہیں کرے گا۔" عنیزہ مغرور انداز میں کہتی ہوئی اٹھ گئی کیونکہ ولی امائرہ کی طرف آرہا تھا۔ "تھک گئی ہو؟"

"بہت۔" امائرہ نے ہولے سے سر ہلایا۔

✡✡✡✡✡

بہت دھوم دھام کے ساتھ آخر کار ولی اور امائرہ کی شادی ہو چکی تھی۔ دو ہفتے ٹرینڈ نگ پر رہنے کے بعد اب انٹرنیٹ پر ان کی شادی کی تصویریں کم ہونے لگی تھیں۔ سارہ نے شادی میں شرکت نہیں کی تھی۔ حمزہ آسٹریلیا ٹور پر چلا گیا تھا۔ آہستہ آہستہ سب کچھ نارمل روٹین پر واپس آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ سو کر اٹھی تو ولی کمرے میں نہیں تھا۔ امائرہ نے کمبل پرے ہٹایا تو اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے نوٹ پر پڑی۔ "میری ایک میٹنگ تھی۔ اس لیے جانا پڑا۔" امائرہ مسکرادی۔ نوٹ سائیڈ ٹیبل میں رکھ دیا۔ فریش ہو کر نیچے آئی۔ شاہزیب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے امائرہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"آپ نے کب جانا ہے واپس؟"

شاہزیب کا نوالہ وہیں اٹک گیا پوری گردن گھما کر اپنی بیٹی کو دیکھا جس نے خاصے سنجیدہ انداز میں سوال کیا تھا۔"میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا تمہارے باپ کا گھر ہے۔"

"باپ کے گھر کا پتہ نہیں البتہ میرا سسرال ضرور ہے۔لوگ بیٹی کے سسرال کا نمک نہیں کھاتے آپ کیسے پراٹھے اور آملیٹ کھا رہے ہیں۔"

"وہ کیا ہے نہ ہم ایسے تکیانوسی رواجوں پر یقین نہیں رکھتے۔ہم ماڈرن لوگ ہیں۔"

"اتنی جلدی

گرگٹ بھی رنگ نہیں بدلتا۔"

"باپ ہوں تمہارا۔"

"آپ کو لگتا ہے کہ میں بھول جاتی ہوں آپ میرے بابا ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے کہ تمہیں یاد نہیں رہتا کہ میں تمہارا سگا باپ ہوں۔" شاہزیب نے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے سگے پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ اپنے پراٹھے سے آدھا پراٹھا امائرہ کو دیا جو اس نے پکڑ لیا۔

شاہزیب نے اپنی پلیٹ اس کی جانب کھسکائی۔ "کھانا کھالو صبح صبح میرا خون مت چوسو میری بیٹی۔ ویسے بھی تمہارے آدھے سسرال کو یہی لگتا ہے کہ تم بہت معصوم ہو۔"

"معصوم ہوں تو لگتی ہوں۔" امائرہ شاہزیب کو گھورتے ہوئے بولی۔

"استغفراللہ۔" شاہزیب نے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"کون سی باتیں چل رہی ہیں باپ بیٹی میں ذرا ہمیں بھی بتائیں۔" عنیزہ کی آواز ان دونوں کی سماعت میں پڑی۔ امائرہ نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔

"اٹس پرسنل۔" شاہزیب کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میں نے آپ کی چیزیں پیک کر دی ہیں اب ٹائم سے تیار ہو جایئے گا۔" عنیزہ شاہزیب سے مخاطب ہوئی۔

شاہزیب نے ہولے سے سر کو جنبش دی اور امائرہ کو دیکھا جو بہت اطمینان سے ان کی پلیٹ سے کھانا کھا رہی تھی۔ "آپ کہیں جا رہے ہیں؟" عنیزہ کے جانے کے بعد امائرہ نے فوراً سوال کیا۔

"اس کے مائیکے جانا ہے۔ اسلام آباد۔"

"واپس بھی آئیں گے۔"

شاہزیب نے آنکھیں چھوٹی کر کے امائرہ کو دیکھا۔ "اب مجھے اپنے گھر میں آنے جانے کے لیے تمہیں بتانا پڑے گا۔"

"آپ نہ اوپر اوپر سے کہتے ہیں آپ کو پاکستان پسند نہیں۔"

"لوگ تو پسند ہیں نہ۔ میرا واقعی یہاں آنے کے بعد واپس جانے کا دل نہیں کرتا۔ لیکن تم پریشان مت ہو میری پرسوں کی فلائٹ ہے۔"

امائرہ نے جوس کا ایک گھونٹ پیا تبھی انعم ان کے پاس آئی۔"امائرہ ایکچوئلی آج رات ایک ایوینٹ ہے تو میرے ساتھ چلو گی؟"

شاہزیب نے انعم کو دیکھا پھر امائرہ کو۔انہیں یقین تھا امائرہ منع کر دے گی۔

"اوکے آنٹی۔"شاہزیب کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"ولی تو شاید لیٹ آئے گا تو تم تیار ہو جانا۔"انعم اپنی بات کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"مجھے لگا تھا تم منع کر دو گی۔"انعم کے جانے کے فوراً بعد شاہزیب بولے۔

امائرہ نے لب آپس میں پیوست کیے اور شاہزیب کو دیکھا۔"انہیں منع کرنا مشکل لگتا ہے مجھے۔"وہ تھوڑی دیر بعد بولی۔

"ایک بات بتاؤں۔"شاہزیب اس کی جانب جھک کر سرگوشی کرنے والے انداز میں بولے۔

"جی کہیں۔"

"روز روز انہیں ہاں کہو گی تو ان کی امیدیں تم سے بڑھ جائیں گی۔ وہ یقیناً تمہیں کسی پارٹی میں لے کر جا رہی ہیں اور تم اس طرح کی گیدرنگز میں غیر آرام دہ ہو جاتی ہو۔ آج ہاں کہہ دیا تو چلی جاؤ لیکن اگلی دفعہ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اور دوسری بات زیادہ نیک پروین بننے کی ضرورت نہیں ہے سسرال والوں کے سامنے۔ یہاں کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو اگر کسی نے فورس کیا تو مجھے بتا دینا میں دیکھ لوں گا سب کو۔"

"اور وہ جو شادی سے پہلے صبر و تحمل کا سبق پڑھایا تھا آپ نے۔" امائرہ نے شاہزیب کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری ماں تو تمہیں سمجھانے سے رہی تو مجھے ہی تمہیں بیسک چیزیں بتانی پڑھیں گی نہ کامیاب شادی کے لیے۔" شاہزیب نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"میں نے آپ سے بڑھا ہپوکریٹ آج تک نہیں دیکھا۔" امائرہ سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے تاسف بھرے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھے سے دیکھ لو ویسے بھی جا رہا ہوں میں۔" شاہزیب نے نیپکن سے چہرہ صاف کیا۔

امائرہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ شاہزیب نے سکون کی سانس لی۔ سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ امائرہ خوش تھی، ان کے سامنے تھی اور وہ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس طرح شاہزیب کو اپنی آدھی پریشانیاں ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"آپ نے رائد اور زلیخا سے جھوٹ بولا۔"

www.novelsclubb.com

"کیسا جھوٹ؟" شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے۔

"کچھ دن پہلے میں نے اس واقعے کو سرچ کیا جس کی وجہ سے زلیخا پر کیس ہوا وہاں کسی کورٹ کیس یا کسی اکیلے شخص کا نام نہیں تھا وہاں پوری ٹیم کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ کیسے ایک غلط رپورٹ کی وجہ سے اتنا بڑا حادثہ ہوا۔"

"تو؟"

"تو یہ کہ زلیخا پر اتنا بڑا کیس نہیں تھا۔آپ نے اسے استعمال کیا۔"امائرہ پورے اعتماد سے بولی۔

شاہزیب کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے۔"تم یہ سب اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو۔"وہ ذرا آگے ہو کر بیٹھے۔

"جہانزیب انکل کہتے ہیں میں آپ پر گئی ہوں۔اس لیے اندازہ لگا سکتی ہوں آپ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے کس حد تک جا سکتے ہیں۔"

"وہ اچھی لڑکی ہے رائد کے لیے۔"شاہزیب کو ہارماننا پڑی۔

امائرہ کو شاہزیب کے منہ سے یہ الفاظ سن کر مایوسی ہوئی تھی۔"لیکن آپ کو کوئی حق نہیں کسی کی زندگی میں اس طرح مداخلت کرنے کا۔"

"میں نے جو کیا ٹھیک کیا تم بھی میری جگہ ہوتی تو یہی کرتی۔ڈونٹ وری میں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔میں سب فکس کرلوں گا۔"شاہزیب پر امائرہ کی باتوں کا اثر ضرور ہوا تھا لیکن انہوں نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"وہ تو آپ کریں گے اپنے بیٹے کے لیے۔"امائرہ کہہ کر اٹھ گئی۔

✡✡✡✡✡

ولی بے چینی سے لان میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔شاہزیب نے اپنے کمرے کی بالکونی سے اسے دیکھا تو وہیں سے واپس مڑ گئے۔"کوئی پریشانی ہے ولی؟"

ولی اپنے عقب سے شاہزیب کی آواز سن کر چونکا۔"نہیں سب ٹھیک ہے۔بس ایک چھوٹا سا مسئلہ ہو گیا ہے میں دیکھ لوں گا۔"

"اس لیے کہا تھا سیاست میں سوچ سمجھ کر حصہ لینا۔"شاہزیب لان میں پڑی کرسی پر بیٹھ گئے۔ملازمہ نے دو کپ کافی ان کے سامنے رکھی اور چلی گئی۔

ولی نے گہری سانس کھینچی اور شاہزیب کے سامنے بیٹھا۔"کب پتہ چلا آپ کو؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ ہی دیر پہلے۔" شاہزیب نے اطمینان سے کپ اٹھایا اور کافی کا گھونٹ بھرا۔

"اور کسی کو تو نہیں پتہ ابھی گھر پر۔" ولی یقین دہانی کرنا چاہ رہا تھا۔

"اور کوئی تم پر اتنی کڑی نظر بھی نہیں رکھتا نہ۔"

ولی تکان بھرے انداز میں ہنس دیا۔ "اس سے پہلے بابا اور بھائی کو پتہ چلے میں نے یہاں سے نکل جانا ہے۔ ورنہ بابا نے میری وہ بے عزتی کرنی ہے۔"

"گڈ آئیڈیا ایکچوئلی۔ زیادہ سریس کیس تو نہیں بس ایف آئی آر ہی ہے نہ۔"

ولی نے سر ہلایا۔

"مجھے لگتا ہے پولیس کو تم سے اور تمہیں پولیس سے بہت محبت ہے کسی نہ کسی طریقے سے تم ان کے چکروں میں پڑ ہی جاتے ہو۔" شاہزیب اب اسے لتاڑ رہے تھے۔

"آپ پر ہوا ہے کبھی کوئی کرمنل کیس؟"

شاہزیب نے نفی میں سر ہلایا۔"چاہے اپنے باپ سے پوچھ لو۔اپنے خاندان کا واحد بیٹا ہوں جس پر ایک بھی ایف آئی آر نہیں، جس نے کبھی تھانے کا چکر نہیں لگایا۔"شاہزیب نے فرضی کالر جھاڑے۔

"امیزنگ ایکچوئلی۔"ولی نے شاہزیب کو سراہا۔

"میں نے اسی لیے تمہیں وارن کیا تھا پالیٹکس ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔بہت گندی گیم ہے اور تم بہت معصوم ہو، تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کسی پر جھوٹے بہتان باندھے، کسی کی جان، مال یا عزت پر وار کرو۔تمہاری پارٹی کا آئیڈیا اچھا تھا لیکن سیاست آئیڈیلزم پر نہیں چلتی ولی۔نہ ہی پاکستان میں نہ ہی دنیا کے کسی اور کونے میں۔ہم سب ایک پریولیجڈ کلاس سے بی لانگ کرتے ہیں، ہم نے وہ سٹرگل نہیں دیکھی جو ایک عام مڈل کلاس پاکستانی دیکھتا ہے، ہم سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہونے والے لوگ ہیں۔لیکن میں نے اپنی زندگی میں بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جن کے بہت بڑے بڑے خواب تھے کہ پاکستان میں تبدیلی

لائیں گے،لوگوں کو انصاف دلائیں گے اینڈ بلا بلا۔یو نو واٹ جس جس کو کرسی ملی ،پوزیشن ملی،پیسہ ملا سب نے کرپشن کی۔کل کیا ہونا ہے مجھے بھی نہیں پتہ اور تمہیں بھی نہیں لیکن تمہارا چاچو اور ایک اچھا دوست ہونے کی حیثیت سے ایک نصیحت کروں گا۔کچھ بھی ایسا مت کرنا کہ تمہارا ضمیر تمہیں سونے نہ دے۔جہاں تمہیں لگے کہ تم غلط ڈائریکشن میں جا رہے ہو پیچھے ہٹ جانا۔"شاہزیب کا انداز بے حد سنجیدہ تھا۔

ولی نے توجہ سے شاہزیب کی بات سنی اور بولا۔"میں نیکسٹ ٹائم خیال رکھوں گا اینڈ آئی ایم سوری میں نے آپ کو مایوس کیا۔"

"ایسی بات نہیں ہے اور اگر تم امائرہ کے حوالے سے کہہ رہے ہو تب بھی مجھے تم پہ پورا یقین ہے تم اسے ہرٹ نہیں کرو گے نہ ہی اسے ہرٹ ہونے دو گے۔"شاہزیب کے لہجے میں ایک مان تھا۔

✡✡✡✡✡

انعم امائرہ کو اپنی دوست کے گھر لے کر گئی تھی جہاں اس کی دوست نے پارٹی رکھی تھی۔ایلیٹ کلاس کی عورتیں، لڑکیاں سب اس پارٹی کا حصہ تھیں اور وہاں پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ شاہزیب ٹھیک کہہ رہے تھے اسے انعم کو نہ کہہ دینا چاہیے تھا۔

پارٹی دیر رات تک چلی۔وہ گھر واپس آئی تو سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے اس کی نظر ولی پر پڑی جو لیپ ٹاپ سامنے رکھے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

"کافی لیٹ ہو گئی۔"ولی نے کلائی پر پہنی گھڑی پر وقت دیکھا۔

امائرہ گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھی۔کانوں سے ایئر رنگز اتارے اور ایک ایک کر کے ساری جیولری اتار کر ڈریسنگ پر رکھی۔"کوئی پرابلم ہے۔آپ ابھی تک کام کر رہے ہیں؟"

ولی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے انہیں پیچھا کیا۔"ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"

"کیسا مسئلہ؟"

"اسے چھوڑو مجھے بتاؤ تمہارا پاسپورٹ ہے؟"

امائرہ نے سر کو جنبش دی۔

"میں کل دبئی جا رہا ہوں تو ساتھ چلو گی۔"

امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔"آلریڈی بہت کلاسز مس ہو گئی ہیں اس لیے کل سے میں یونیورسٹی جا رہی ہوں۔آپ خیریت سے جائیں۔"

"بندہ دل ہی رکھ لیتا ہے۔"ولی نے لیپ ٹاپ بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

امائرہ نے کپڑے تبدیل کیے اور منہ ہاتھ دھو کر واشروم سے نکلی۔ولی سوٹ کیس میں اپنے کپڑے ڈال رہا تھا۔"میں کر دوں پیکنگ۔"

"او نہوں انسان کو اپنے چھوٹے موٹے کام خود کرنے چاہئیں۔میں کر لوں گا تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو ریسٹ کرو۔"

"بہت عجیب عجیب لوگ تھے پارٹی پر۔انہیں ابزرو کرتے ہوئے تھک گئی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ویلکم ٹو آر فیملی۔آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔خیر تم نے یونیورسٹی جانا ہے تو میری گاڑی کی چابی وہ پڑی ہے اور اگر ڈرائیور کے ساتھ جانا ہو تو چلی جانا۔لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو۔میری گاڑی کو ایک سکریچ تک نہیں آنا چاہیے۔" امائرہ مسکرادی۔"گاڑی سے آبسیسڈ آدمی۔"

✡✡✡✡✡

زلیخا رائد سے بات کر رہی تھی جب اس کے فون پر اس کی خالہ کی کال آئی۔اس نے ہونٹ چباتے ہوئے فون کو دیکھا،اٹھی اور نگینہ بیگم کے کمرے کی طرف بھاگی اپنا فون انہیں پکڑایا اور خالہ سے بات کرنے کا کہا۔اسے اندازہ تھا یہ فون کال اب لمبی چلنے والی تھی۔اس لیے کچھ کھانے کی نیت سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

فریج سے فروٹس نکال کر انہیں ایک باؤل میں کاٹا اور ایک چمچ پکڑے اس نے دوبارہ نگینہ بیگم کے کمرے کا رخ کیا لیکن اس بار اس کے قدم دہلیز تک رک گئے۔

www.novelsclubb.com

اس کا فون اس کے بڑے بھائی کے ہاتھ میں تھا، نگینہ بیگم کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے، جنید کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"یہ سب کیا ہے؟" جنید نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔

زلیخا کو لگا ایکدم پورا آسمان اس کے سر پر گر گیا ہو۔ کیا انہیں سب کچھ پتہ چل گیا تھا؟ کیا جھوٹ کے واقعی پاؤں نہیں ہوتے؟ اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئے؟" جنید اشتعال میں زلیخا کی جانب بڑھا جب نگینہ بیگم نے اسے روکا۔ زلیخا سہم کر پیچھے ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ کیا اسے اپنی صفائی دینے کا موقع ملے گا۔ چھٹی کی وجہ سے آج سب لوگ گھر پر ہی تھے ان کا شور سن کر سب وہاں جمع ہو گئے۔

عباس نے جنید سے زلیخا پر چیخنے کی وجہ پوچھی۔ "آپ نے پڑھنے بھیجا تھا اسے۔ وہاں چھپ کر نکاح کیا ہے اس نے پوچھیں اس سے کیوں کیا اس نے یہ سب؟"

عباس نے زلیخا کی جانب دیکھا۔زلیخا نے نفی میں سر ہلایا۔"میری بیٹی ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔"عباس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔زلیخا جانتی تھی اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا۔

"ابو میری بات سنیں۔"وہ کچھ کہنے والی تھی جب جنید کا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑا ۔الفاظ نے حلق میں ہی دم توڑ دیا۔

"اس لیے بھیجا تھا تمہیں پڑھنے کہ تم جا کر ہمارے خاندان کو بدنام کرواؤ۔تمہیں اجازت دینی ہی نہیں چاہیے تھی۔تم نے ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔"جنید اسے طرح طرح کی باتیں سنا رہا تھا اور زلیخا سر جھکائے سنتی جا رہی تھی۔اس میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ کسی کی طرف نظریں ملا کر دیکھ سکے۔

جنید اس پر دوبارہ ہاتھ اٹھانے والا تھا جب کاشف آگے بڑھا۔"آپ ایک دفعہ آپی کی بات سن لیں۔"وہ جنید اور زلیخا کے درمیان کھڑا ہو گیا تھا۔

"اسے بولو میرے سامنے سے دفعہ ہو جائے ورنہ میں اس کی جان لے لوں گا۔"

جنید دھاڑا۔

"آپی اپنے کمرے میں چلیں۔" کاشف نے اسے کندھوں سے تھاما اور اس کے کمرے میں لے آیا۔ زلیخا اس کے ساتھ لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ "میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔" وہ مسلسل ایک ہی لائن بولے جا رہی تھی۔

کاشف نے اسے پانی پلایا اور اس کے سامنے بیٹھا۔ "آپی۔" نرمی سے اسے پکارا۔ زلیخا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا وہ لڑکا امائرہ کا بھائی ہے؟"

زلیخا نے شرمندگی سے سر ہلایا۔

"میں کچھ کرتا ہوں۔"

"ابو، امی، بھائی مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔" زلیخا بے حد ڈری ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کاشف اسے وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

✡✡✡✡✡

ولی اگلے دن دبئی چلا گیا تھا اور اس نے کب واپس آنا تھا امائرہ نہیں جانتی تھی۔ وہ پہلے دن یونیورسٹی آئی تو اس کی پوری کلاس اسے عجیب نظروں سے گھور رہی تھی۔ وہ سب کو نظر انداز کرتی ہوئی ایمان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ "مزے کی بات بتاؤں وہ جو پروفیسر اکثر تمہیں باتیں لگاتے ہیں؟" ایمان نے اپنا پورا رخ اس کی جانب موڑا اور پرجوش انداز میں بولی۔

"ہاں۔"

www.novelsclubb.com

"وہ اس سمیسٹر بھی ہمیں پڑھا رہے ہیں اور آج ان کی کلاس ہے۔" ایمان نے امائرہ کے سر پر بم پھوڑا۔

امائرہ نے سرد آہ بھری۔ "کبھی تم نے کوئی اچھی خبر بھی سنائی ہے مجھے۔"

"وہ تو تم سناؤ۔ بہت پیاری لگ رہی تھی تم شادی پر اور ولی اف کیا ہی کہوں اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا۔"

"کچھ بھی نہیں کہو کیونکہ وہ میرا شوہر ہے۔"

"کوئی پوزیسو ہو رہا ہے۔" ایمان شرارتی انداز میں بولی۔

تبھی پروفیسر کلاس میں آگیا اور سارے سٹوڈنٹس اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ پروفیسر کی نظر پوری کلاس سے ہوتی ہوئی امائرہ پر رک گئی۔ "مجھے لگا تھا ہم آپ کو دوبارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔"

"آپ کو مایوس کرنے کے لیے معذرت۔ لیکن ڈگری تو پوری کر کے ہی جاؤں گی میں اس یونیورسٹی سے۔" امائرہ ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کی ہمت کو داد دیتا ہوں۔"

"شکریہ۔" اس کی مسکراہٹ قائم رہی۔

یونیورسٹی سے فارغ ہو کر اس نے بیگ ہاؤس کا رخ کیا۔وہ کافی دنوں سے حلیمہ بیگم سے ملنے جانے کا سوچ رہی تھی لیکن مصروف ہونے کی وجہ سے اسے وقت نہیں مل رہا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ساتھ اسے عنایا اور شایان کی آواز آئی اور وہ اکیلے نہیں تھے ان کے ساتھ ان کے کزنز بھی تھے اور وہ مل کر لان میں کوئی گیم کھیل رہے تھے۔شاید گھر پر مہمان آئے ہوئے تھے اس نے گھر کے باہر کھڑی گاڑیوں کو دیکھ کر اندازہ لگایا۔

ہال میں سارہ کے سسرال کے کچھ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔امائرہ کو احساس ہوا اسے آنے سے پہلے کسی کو کال کر کے پوچھ لینا چاہیے تھا۔"اسلام علیکم۔"اس نے مجموعی طور پر سب کو سلام کیا اور سیدھا کچن کی جانب بڑھ گئی جہاں یاسمین کام کر رہی تھی۔امائرہ کو دیکھ کر چہرے پر خوشگوار حیرت پھیلی۔

"تم آنے سے پہلے ایک دفعہ کال کر دیتی۔"

"میں نے سوچا یونیورسٹی سے واپس جاتے ہوئے آپ سے مل لوں لیکن یہاں تو خاصا رش لگا ہوا ہے۔" امائرہ کا اشارہ مہمانوں کے ہجوم کی طرف تھا۔

"ماں جی نے کہا تھا ان سب کو کھانے پر بلانے کے لیے۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔" یاسمین نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

"اور ماں جی خود بھی یقیناً ان کے ساتھ بیٹھ کر طرح طرح کے کھانے نوش فرما رہی ہوں گی۔"

یاسمین مسکرائی۔ "میں امائرہ تھوڑی ہوں جس کی وہ سن لیں۔ تم خود ہی سمجھا لینا یہ سب جائیں گے تو اور بتاؤ سسرال میں سب ٹھیک ہے۔"

"جی سب ٹھیک ہے۔ میں ہیلپ کر دیتی ہوں آپ کی۔" امائرہ فروٹ ٹرائفل کو سجا رہی تھی جب سارہ کچن میں داخل ہوئی۔ "کیسی ہو امائرہ؟"

"میں ٹھیک ہوں۔" امائرہ نے باؤل کو شیلف پر رکھ دیا اور کچن سے چلی گئی۔ سارہ اس کی شادی پر نہیں آئی تھی وہ اوپر اوپر سے کتنا بھی کہتی کہ اسے فرق نہیں پڑتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن اسے فرق پڑتا تھا۔وہ کچن سے نکل کر سیدھا اوپر ٹیرس پر آئی تو وہاں پہلے سے کوئی موجود تھا۔

زید نے گردن موڑ کر امائرہ کو دیکھا۔اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھا۔زید نے اس کا ایک کش لگایا اور اسے پرے پھینک دیا۔

"مجھے لگا تھا تم اب تک کینڈا واپس چلے گئے ہو گے۔"امائرہ کے چہرے پر خوشگوار حیرت تھی۔

"فارغ تھا اس لیے رک گیا۔آؤ بیٹھو۔"زید نے اسے وہیں دہلیز پر کھڑے دیکھ کر بیٹھنے کا کہا۔امائرہ وہاں پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔زید بھی اس کے سامنے بیٹھا۔دونوں کے درمیان بالکل خاموشی تھی جیسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کیا بات کریں۔

"کیسا ہے پھر شادی کا ایکسپرینس۔ازاٹ ورتھ اٹ؟"

امائرہ مسکرائی۔سر کو جنبش دی۔

"اکیلی آئی ہو ولی نہیں آیا ساتھ۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں وہ دبئی چلا گیا ہے۔ کھانا کھالیا تم نے۔ کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں میں۔"

"تم بیٹھو میں لے آتا ہوں۔" زید کہہ کر اٹھ گیا امائرہ نے اسے دور جاتے دیکھا۔ ان دونوں نے بیٹھ کر کھانا کھایا اور ڈھیر ساری باتیں کیں۔ جن کا نہ کوئی سر تھا نہ کوئی پیر لیکن وہ دونوں مسلسل ہنس رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں نہ وقت کے ساتھ بہت سے زخم بھر جاتے ہیں، زید کہیں نہ کہیں یہ حقیقت قبول کر چکا تھا کہ امائرہ اس کا نصیب نہیں تھی۔

"سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کرس کا کچھ بنا۔"

"ایکچوئلی ماما کی شاپ پر ایک لڑکی کام کرتی تھی میں نے اور کرس نے مل کر ان کی شاپ کو رینوویٹ کیا۔ تمہیں پتہ ہے اس بندے نے ایک پیسہ نہیں لیا صرف اس لڑکی کو امپریس کرنے کے لیے اور اتنے مہینوں سے اس کے ساتھ ہینگ آؤٹ کر رہا ہے لیکن اتنے گٹس نہیں کہ اسے پرپوز کر دے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ کی ہنسی چھوٹی۔"بے چارا ریجیکٹ ہونے سے ڈرتا ہے نہ۔"

"ایک نمبر کا کمینہ ہے۔"

"کہہ کون رہا ہے۔"

"زید یاسر۔آپس کی بات ہے آج میں بہت دیر بعد اتنا ہنسا ہوں ورنہ جس دن سے پاکستان آیا ہوں بہت بور ہو رہا ہوں۔پہلے آتا تھا ہم دونوں اتنا گھومتے تھے،مزہ آتا تھا۔اب تو کوئی مجھے کمپنی دینے والا بھی نہیں۔"

"ایگو بہت بڑی ہے نہ میری نہیں تو میں تمہیں گھمانے پھرانے کی آفر دے ہی دیتی۔"

www.novelsclubb.com

"تم اپنا فوکس اپنی شادی پر رکھو میں جا رہا ہوں واپس۔مجھے نہیں لگا تھا ہم کبھی اس طرح بیٹھ کر بات کر پائیں گے۔"

"مجھے بھی۔"

"آئی فیل کسی نہ کسی طرح زندگی نہ ہمیں اسی موڑ پر لا کر کھڑا کر دیتی ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ ہم تو کبھی اس راستے کو نہیں جائیں گے اور پھر ہمیں حقارت سے دیکھتی ہے اور ہماری بے بسی پر ہنستی ہے۔"

"تم بھی شادی کر لو اور سیٹل ہو جاؤ۔"

رائد نے جوس کا گھونٹ بھرا اور ابرو اچکائے امائرہ کو دیکھا۔"دو سال۔تم دو سال بعد مجھے کال کرنا اور یہ بات کہنا جو آج کہہ رہی ہو کہ شادی کرنا ور تھ اٹ ہے۔"

امائرہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"تمہیں پتہ ہے جب بھی میری کوئی گرل فرینڈ بنتی ہے تو شروع شروع کے دن وہ مجھے اور میں اسے بہت اچھا لگتا ہوں۔رات جاگ جاگ کر بات کرنا، گفٹز دینا، ڈیٹس پر جانا میں سب انجوائے کرتا ہوں پھر میں اکتا جاتا ہوں کیونکہ وہ مجھ سے ایکسپیکٹ کرنے لگتی ہے کہ میں ہر وقت اس کا خیال رکھوں، اس کی پرواکروں اور مجھے یہ سب چیزیں تھکا دیتی ہیں اور میں کسی نہ کسی بہانے بریک اپ کر دیتا ہوں۔

شادی کے بعد بریک اپ نہیں ڈیورس ہوتا ہے اس لیے میں رسک نہیں لے سکتا۔ ہم دونوں کی بہت سی عادتیں، باتیں ایک جیسی ہیں اگر تمہاری شادی دو سال چل گئی تو آئی پرامیس میں شادی کرلوں گا۔"

"میں اسے بددعا سمجھوں۔" امائرہ نے پلکیں جھپکتے ہوئے پوچھا۔

"کم آن امائرہ۔ میری تو دعا نہیں لگتی بددعا کیا لگنی ہے اور میں تمہارا برا سوچ سکتا ہوں۔"

"تم پاکستان آتے رہو گے۔"

"ہاں شاید۔" زید نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ "ایک بات کا خیال رکھنا کہیں ہمارے راستے ٹکرائیں تو اپنے بچوں سے یہ مت کہنا یہ تمہارا ماموں لگتا ہے۔"

امائرہ بہت زور سے ہنسی۔ "گڈ آئیڈیا ایکچوئلی۔" یاسمین نے اسے آواز دی تو وہ اٹھ گئی۔ زید وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ حلیمہ بیگم کے گھر سے واپس اپنے سسرال جارہی تھی جب اس کا فون بجا ۔اوپر ان نون نمبر کالنگ لکھا آرہا تھا۔امائرہ نے گاڑی کی رفتار آہستہ کی اور فون کان سے لگایا۔"میں کاشف بات کررہا ہوں۔"

"ہاں بولو۔"

"تمہارا بھائی کہاں ہے؟"کاشف نے سنجیدہ انداز میں استفسار کیا۔

"کون سا بھائی؟"

"میرے گھر والوں کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے وہ پتہ نہیں آپی کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے تم اپنے بھائی سے کہو اپنے پیرنٹس کو لے کر ہمارے گھر آئے۔"کاشف دوٹوک انداز میں بولا۔

امائرہ کا ایکدم منہ کھلا۔"واٹ؟"

"ڈیڈ اور رائد تو اسلام آباد ہیں۔میں تمہارے پیرنٹس سے بات کروں۔"امائرہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے نہیں پتہ، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے صرف اتنا پتہ ہے میرے بڑے بھائی غصے کے تیز ہیں۔اتنی بڑی بات کو وہ یونہی نہیں جانے دیں گے۔"زلیخا کے لیے فکر مندی کاشف کے لہجے میں جھلک رہی تھی۔

"تم میری زلیخا سے بات کروا سکتے ہو۔"

"نہیں ان کا فون بھائی نے لے لیا ہے اور مجھے بھائی سے اپنی پٹائی بھی نہیں کروانی۔ تم پلیز جلدی کچھ کرو اس سے پہلے میرا بھائی کچھ کر دے۔"کاشف نے پوری بات کر کے کال کاٹ دی۔

امائرہ نے گاڑی ایک طرف روکی۔رائد کو کال کی لیکن اس کا نمبر بند تھا، شاہزیب کا نمبر ملایا۔"اس لڑکی کے گھر پتہ چل گیا ہے کہ اس نے کہیں چھپ کر نکاح کیا ہے۔"

"واٹ؟ کیسے؟ تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ ٹھیک ہے؟ کسی نے اسے کچھ کہا تو نہیں۔"

"اس کا بھائی میرا کلاس فیلو ہے اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں پتہ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ وہ اس مسئلے میں اس حد صرف اور صرف آپ کی وجہ سے انوالو ہوئی ہے اور اب آپ کو اس کو فکس کرنا ہو گا۔ وہ معصوم سی لڑکی ہے وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی۔ آپ کو اسے پروٹیکٹ کرنا ہو گا ڈیڈ۔"

"ولی لاہور میں ہے؟"

"نہیں۔"

"رائد سے بات کی ہے؟"

"نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے میں کچھ کرتا ہوں۔" شاہزیب نے فون رکھ دیا۔

ماضی:

آسمان سیاہ بادلوں سے بھرا ہوا تھا وہ تیز تیز چلتی ہوئی گھر کی جانب بڑھ رہی تھی اسے بارش آنے سے پہلے گھر پہنچنا تھا۔ دروازہ کھلا وہ اندر داخل ہوئی۔ سب سے پہلے اس کا رائد سے سامنا ہوا۔ "کانگریٹس گرل۔ یونیلڈاٹ۔"

"تھینکس۔" امائرہ داد وصول کرتی ہوئی سیڑھیوں کے زینے چڑھنے لگی۔ پہلی نظر دیوار پر بنے ریکز پر پڑی۔ اس نے کرسی کھینچی اور اپنی ٹرافی کو ریک پر رکھا۔ "آہ۔" اس نے اس ٹرافی کے لیے بہت محنت کی تھی۔ دل میں سوچا۔ سالوں اور مہینوں کے ساتھ اس کی ٹرافیز، میڈلز میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا ۔وہ مشہور سے مشہور تر ہوتی جا رہی تھی۔

اس نے کپڑے تبدیل کیے اور کچھ دیر کے لیے سو گئی۔ آنکھ کھلی تو سب سے پہلے وقت دیکھا۔ فوراً اپنی جیکٹ پکڑی اور گھر سے نکل گئی۔ اسے کلب جانا تھا۔ اسے ولیم سے ملنا تھا۔ چھے ماہ پہلے ایک میچ کے دوران ولیم کا گھٹنا ٹوٹ گیا تھا۔ ڈاکٹر نے

اسے سرجری کروانے کا کہا تھا سرجری کے بعد ڈاکٹر نے اسے کچھ ماہ ریسٹ کرنے کا کہا تھا اب وہ صحت یاب ہو گیا تھا۔

امائرہ سست روی سے چل رہی تھی جب اس کی نظر سٹینڈز میں بیٹھے ولیم پر پڑی۔ وہ کھلاڑیوں کو پریکٹس کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ امائرہ اپنا راستہ بناتی اس کے پاس پہنچی۔ "ہائے۔ ویلکم بیک میٹ۔"

"کانگریٹس۔ پچھلے چھے ماہ میں چھے ٹرافیز جیت چکی ہو۔ سچ پوچھو تو میں تم سے بہت جیلس ہوں۔ اس انجری کی وجہ سے میرا اتنا وقت ضائع ہو گیا نہیں تو ہم دونوں ساتھ ہوتے۔"

www.novelsclubb.com

"ہم اب بھی ساتھ ہیں۔ تم ریکور کر لو گے آئی نو۔"

"تم کلب چھوڑ رہی ہو؟ زیرک تمہیں کوچ کرنے کی آفر کر رہا ہے؟ کچھ سوچا ہے تم نے؟" یہ بات امائرہ نے اسے کچھ مہینے پہلے بتائی تھی اور آج پھر وہ اس موضوع پر بات کر رہے تھے۔

"اونہوں۔زیرک چاہتا ہے میں اولمپکز کے ٹرائل دوں اور اینڈریو نے مجھے کہا ہے کہ اپنا فوکس چیمپئن شپز پر رکھو۔میں چانس لینا چاہتی ہوں۔تم بتاؤ میں کیا کروں؟"

"تم کوشش کرو۔چانس لو لیکن ابھی کسی کو مت بتاؤ۔کیپ اِٹ پرائیویٹ اَنٹل اِٹس پرمنینٹ۔"

"گڈ آئیڈیا۔ایکچوئلی۔"

"ایک گیم ہو جائے؟"

www.novelsclubb.com

"تم گھٹنا نہیں پکڑو گے۔"

"باقی باتیں کورٹ میں۔"اس نے امائرہ کو آنکھیں دکھائیں امائرہ مسکرا دی۔اسے اتنے دنوں بعد تروتازہ دیکھ کر امائرہ کو اچھا لگ رہا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کا ایک میچ تھا اور اس بار رائد اپنی مرضی سے امائرہ کے ساتھ گیا تھا یہ اب ان دونوں کا معمول بن گیا تھا امائرہ کو کہیں دور جانا ہوتا تو رائد خود بخود اس کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو جاتا۔ رائد کی توقع کے خلاف امائرہ ہار گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اسے چپ لگ گئی تھی۔ وہ دونوں سڑک کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ رائد فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا جبکہ امائرہ اپنے جوتوں پر نظریں ٹکائے آگے بڑھ رہی تھی۔

"ٹیکسی لے لیں۔ تھک گیا ہوں میں کب سے پیدل چل رہے ہیں۔" رائد نے اپنی نظریں فون سے ہٹائیں اور امائرہ کو دیکھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہاں سے آگے ایک بیچ ہے وہاں سن سیٹ کا بہت اچھا ویو ہوتا ہے وہ دیکھنے چلتے ہیں۔"

"لیٹ ہو جائیں گے رات ہونے والی ہے۔"

"میں ہوں نہ تمہارے ساتھ ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رائد نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔"ایکسکیوزمی۔"

سمندر میں پانی کی لہریں دوڑ رہی تھیں، گیلی ریت، ہلکی ہلکی سرد ہوائیں اور آسمان کا ذرر نگ۔ سورج غروب ہو رہا تھا بہت سے لوگ اس نظارے کو دیکھ رہے تھے ۔رائد یہاں پہلی دفعہ آیا تھا۔امائرہ کے ساتھ گھومنے کے بعد اسے احساس ہو گیا تھا کہ امائرہ سڈنی کے ایسے ایسے سپاٹز کو جانتی تھی جن کا رائد نے کبھی نام تک نہیں سنا تھا۔

اس نے فون جیب میں رکھ

دیا۔"تمہیں شاہد آفریدی کا پتہ ہے؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔"کون ہے وہ؟"

"پاکستان کا بہت مشہور کرکٹر وہ ایک چیرٹی میچ کھیلنے آرہا ہے ایس سی جی اور مجھے وہ بہت پسند ہے۔ لیکن ایک مسئلہ ہے؟"

"کیا؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میچ سکول ٹائمنگ کے دوران ہے مامانے چھٹی نہیں کرنے دینی۔"

"تو بنک کر لینا۔"

رائد نے اس کا مشورہ سن کر سرد آہ بھری۔"ٹکٹز لے لینا۔ باقی دیکھ لیں گے۔"

امائرہ اطمینان سے بولی۔

"تم بھی چلو گی؟"

"وائے ناٹ۔ تم سکول بنک کرو گے تو میں بھی نہیں جاؤں گی ایک کام کریں گے حنان کو بھی ساتھ لے جائیں گے اسے بھی تو کرکٹ دیکھنا پسند ہے۔"

رائد مسکرایا۔"تم میچ دیکھنے جاؤ گی حالانکہ تمہیں کرکٹ کا سی بھی نہیں پتہ۔"

"باؤلر بال پھینکتا ہے اس کو بیٹ سے ہٹ کرنا ہوتا ہے جیسے ہم ریکٹ سے ٹینس بال کو ہٹ کرتے ہیں۔اس میں مشکل کیا ہے؟"

"کرکٹ۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ کہنے والا تھا پھر وہ رک گیا۔"تم نہیں سمجھو گی ایکچوئلی۔"اس نے امائرہ سے بحث کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب تم بنک کرو نہ کرو میں چلی جاؤں گی دیکھنے۔"

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔ایگزامز آرہے ہیں تمہارے فیل ہو جاؤ گی اگر سٹڈیز کو اتنا اوائڈ کرو گی۔"

"ٹیکسی روکو گھر پہنچیں۔"امائرہ خفا خفا انداز میں بولی۔

"تم پاکستان جارہے ہو اس سمر بریک میں۔"

رائد نے نفی میں سر ہلایا۔"دو ماہ پہلے تو گیا تھا پاکستان بابا کے ساتھ۔اب نہیں جاؤں گا۔میرے پروفیسرز نے کچھ کورسز سجیسٹ کیے ہیں وہ کروں گا۔ماما بھی نہیں جارہی شاید۔تم چلی جانا حنان کے ساتھ۔"

"یا تو وہ زندہ واپس آئے گا یا میں۔"

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔"رائد کو واقعی اپنی عقل پر افسوس ہوا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کلب آتے ساتھ ہی سب سے پہلے اس بورڈ کی جانب بڑھی کیونکہ آج اٹلی چیمپئن شپ کی ٹیم کا اعلان ہونا تھا۔ ویلیم پہلے ہی اس کے سامنے کھڑا تھا امائرہ کو دیکھ کر اس کی جانب گردن موڑی اور پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے مبارکباد دے کر وہ وہاں سے چلا گیا۔ امائرہ نے سامنے لکھے ہوئے سارے نام پڑھے وہاں ویلیم کا نام نہیں تھا۔ وہ حیران نہیں ہوئی تھی، اس کی انجری کے بعد وہ اس طرح سے پرفارم نہیں کر رہا تھا کہ اسے اتنے بڑے ٹور پر بھیجا جائے۔ کہیں نہ کہیں امائرہ کو اس کے لیے برا لگ رہا تھا لیکن اپنے سلیکٹ ہونے کی خوشی زیادہ تھی۔

ان کے کلب سے صرف ایک ہی بچہ سلیکٹ ہوا تھا تو اس کا خوش ہونا بنتا تھا۔ اب اسے شاہزیب کو اٹلی جانے کے بارے میں بتانا تھا۔ وہ کورٹ کی طرف آئی تو سب پریکٹس میں مصروف تھے۔ امائرہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اینڈریو کہیں نظر نہیں آیا۔

ویلیم نے ریکٹ اس کی جانب بڑھایا اور نیٹ کے دوسری جانب جانے کا اشارہ کیا

امائرہ مسکرا کر اس جانب بڑھ گئی۔

معمول کے مطابق ویلیم اور امائرہ اکٹھے کلب سے نکلے۔"کل زیرک موریسن آرہا

ہے ہمارے کلب۔"

"رئیلی۔"

ویلیم نے سر ہلایا۔

اگلے دن کلب میں الگ ہلچل مچی ہوئی تھی۔زیرک باری باری سب بچوں سے مل

رہا تھا۔اس نے مسکراتے ہوئے امائرہ کی جانب ہاتھ بڑھایا امائرہ نے اس سے ہاتھ

ملایا۔"اٹس آلویز گڈ ٹو سی یو۔"اس کا اشارہ امائرہ کی سلیکشن کی طرف تھا۔

"تھینک یو۔"امائرہ نے سر کو خم دیا۔

جانے سے پہلے وہ امائرہ سے ملنے آیا۔ایک ڈبہ امائرہ کی جانب بڑھایا۔"مجھے لگتا ہے

کسی بھی سپورٹس پرسن کے لیے اس کے جوتے سب سے اہم ہوتے ہیں۔کیونکہ

انہی جوتوں کے ساتھ اس کی بہت سی اچھی اور بری یادیں جڑی ہوتی ہیں اور وہی جوتے اسے دنیا کے مختلف کونوں لے کر جاتے ہیں۔یہ میری طرف سے ایک چھوٹا سے گفٹ ہے تمہارے لیے۔"

"آئی ایم سوری لیکن میں یہ نہیں لے سکتی۔"

"تمہارا کوچ نہیں لیکن مینٹار تو ہوں نہ اس لیے رکھ لو۔ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔"

امائرہ نے وہ ڈبہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔اینڈریوان سے کچھ فاصلے پر کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔زیرک چند ماہ میں ریٹائر ہو رہا تھا اور وہ اپنا کلب بنا رہا تھا یقیناً وہ امائرہ کو اپنی کوچنگ میں لینا چاہتا تھا کیونکہ امائرہ ایک ابھرتا ستارا تھی۔ٹینس سمجھنے والے ہر شخص جانتا تھا کہ امائرہ کی کامیابی یقینی تھی۔وہ امائرہ کو ایک کھلاڑی کی طرح نہیں اپنے برینڈ کی طرح دیکھ رہا تھا اور اینڈریو امائرہ کو ان سب سے دور رکھنا چاہتا تھا۔وہ ابھی کم عمر تھی اور بہت کم عمری میں اسے ضرورت سے زیادہ شہرت مل گئی تھی

۔اس کا مغرور ہونا بنتا تھا لیکن اس غرور میں وہ اپنا نقصان کر بیٹھے یہ اینڈریو بالکل نہیں چاہتا تھا۔

✡✡✡✡✡

پچھلے مہینے ان کے جو ایگزامز ہوئے تھے آج ان کا رزلٹ آنا تھا۔امائرہ اور حنان ایک ساتھ سکول وین سے نکلے۔حنان تیز رفتاری سے قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ امائرہ سست روی سے چلتی رہی۔وہ ڈسپلے بورڈ کے پاس پہنچی تو رش تقریباً ختم ہو چکا تھا۔حنان اپنا رزلٹ دیکھ چکا تھا لیکن وہ اپنے ایک اہم مقصد کے تحت وہیں رک گیا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ایک نظر بورڈ پر لگی لسٹ کو دیکھا۔اپنا نام ڈھونڈا۔سب سے آخری نام اس کا تھا اور سب سے پہلا حنان کا۔اسے اپنا رزلٹ دیکھ کر ذرا مایوسی نہیں ہوئی تھی۔اس نے بورڈ سے نظریں ہٹا کر حنان کو دیکھا جو لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیلائے اسے دیکھ رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لوزر۔" سرگوشی کے انداز میں کہتا ہوا وہ کلاس میں داخل ہو گیا۔ امائرہ نے گہری سانس کھینچی۔ اسے یقین تھا کل شاہزیب کو سکول بلایا جانا تھا اور اسے بتایا جانا تھا کہ امائرہ کی شاندار تعلیمی ریکارڈ کی وجہ سے وہ اسے اس سکول نہیں رکھ سکتے۔ اس سے پہلے ہی اس نے کلاس کی جگہ پلے گراؤنڈ کا رخ کیا۔ ہر جگہ سپورٹس ٹیچر کو ڈھونڈنے کے بعد آخر کار وہ اسے مل ہی گیا۔

امائرہ کا اس سکول میں رکنے کا واحد ذریعہ سپورٹس تھا۔ "سر ایک ریکوئیسٹ کرنی ہے آپ سے؟" اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

پیٹرک نے اپنی گھڑی کی جانب دیکھا۔ اشارہ واضح تھا اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔

"مجھے سکول گیمز میں ان رول ہونا ہے۔"

"نائنتھ اور ٹینتھ گریڈ میں صرف دو گیمز ہیں فٹ بال اور باسکٹ بال۔دونوں ٹیم گیمز ہیں اور دونوں میں تم کہیں ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی۔" خالصتاً آسٹریلین لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میں ایڈجسٹ ہو جاؤں گی۔میں ابھی سکول چینج کرنا افورڈ نہیں کر سکتی۔"

"دیٹس ناٹ مائے ہیڈک۔" پیٹرک نے شانے اچکائے۔"باسکٹ بال ٹیم میں ایک سلاٹ ہے لیکن۔۔۔۔یو نو تم بہت بری باسکٹ بال پلیئر ہو۔اپنا فوکس ٹینس پر رکھو۔گڈ لک۔" پیٹرک اپنے لاپرواہ انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

"میں وکیشنز میں سیکھ لوں گی۔آئی پرامیس۔" امائرہ پورے اعتماد سے بول رہی تھی۔

"فائن تبھی فیصلہ کریں گے۔" پیٹرک کو اس کے زبانی کلامی وعدوں پر یقین نہیں تھا۔امائرہ قدرے مایوس ہو کر واپس مڑ گئی۔

امائرہ سکول کے بعد کلب چلی گئی وہاں سے واپس آئی تو گھر میں عجیب افراتفری مچی ہوئی تھی۔عنیزہ میڈ زپر چلا رہی تھی اور وہ ادھر ادھر بھاگتے ہوئے کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔"اگر مجھے پتہ چلا کہ تم میں سے کسی نے میرا ڈائمنڈ سیٹ چوری کیا ہے ایسا حال کروں گی کہ ساری زندگی کوئی تمہیں نوکری پر نہیں رکھے گا۔"

شاہزیب اطمینان سے بیٹھے پانی پی رہے تھے۔امائرہ ان سب کو نظرانداز کرتی ہوئی سیڑھیوں کی جانب بڑھی جب میڈ نے ایک رسید عنیزہ کو تھمائی جو کہ امائرہ کے کمرے سے ملی تھی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اس حد تک گر سکتی ہو صرف اور صرف مجھے نیچا دکھانے کے لئے۔"

امائرہ نے تعجب سے پہلے عنیزہ کو دیکھا پھر شاہزیب کو۔"اب کیا کیا ہے میں نے؟"امائرہ اپنے مخصوص لاپرواہ انداز میں بولی۔

عنیزہ نے وہ رسید شاہزیب کو تھمائی۔شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے۔"تم نے کوئی شوز خریدے ہیں؟"

امائرہ نے آنکھیں دائیں بائیں گھمائیں۔زیرک نے جو شوز اسے دیے تھے ان کی رسید بھی اسی ڈبے میں رہ گئی تھی۔"آپ کو لگتا ہے میں نے عنیزہ آنٹی کا سیٹ چرایا ہے۔اوہ گاڈ۔آر یو سریس ڈیڈ؟"اسے شاہزیب کے تاثر پر حیرت ہوئی تھی۔

"تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے؟"شاہزیب نے اپنا رخ امائرہ کی جانب موڑا۔

"ابھی مجھے ریسٹ کرنا ہے جب آپ کے پاس میرے لیے وقت ہو گا میں حساب دینے آجاؤں گی۔"وہ واقعی تھکی ہوئی تھی اس وقت اسے کسی سے کوئی بحث نہیں کرنی تھی۔کل تک شاہزیب کو سکول سے کال آجانی تھی اور وہ خود کو اس کے لیے تیار کر رہی تھی اور یہاں عنیزہ نے نیا باب کھول دیا تھا۔وہ شدید کوفت میں مبتلا نظر آرہی تھی۔

"آئی ایم سیریس امائرہ؟" شاہزیب زور دے کر بولے۔

"کیا مطلب ہے ڈیڈ۔ وہ جو مرضی کہیں گی آپ ان کا یقین کر لیں گے۔"

"تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے میں یہ پوچھ رہا ہوں۔" شاہزیب نے دو ٹوک انداز میں سوال کیا۔

"میں ٹینس کھیلتی ہوں مجھے میچ فی ملتی ہے، مجھے جیتنے کے پیسے ملتے ہیں میں نے وہ شوز خریدنے کے لیے پیسے جمع کیے تھے۔ اگر آپ کو نہیں یقین تو نہ کریں۔ خود کہیں بیچ دیا ہو گا اپنا سیٹ اور نام میرا لگا رہی ہیں۔" امائرہ غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔

"اس کو نکالیں یہاں سے شاہزیب میں بتا رہی ہوں کسی دن یہ کوئی ایسا ویسا کام کر دے گی اور آپ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔" عنیزہ دانت پیس کر رہ گئی۔

شاہزیب اسے نظر انداز کرتے ہوئے امائرہ کے پیچھے لپکے۔ امائرہ بیڈ پر بیٹھی شوز اتار چکی تھی اب وہ پاؤں سے جرابیں اتار کر چپل پہن رہی تھی۔ "ڈونٹ ٹیل می آپ

واقعی مجھے چور سمجھ رہے ہیں۔"اس نے سامنے کھڑے شاہزیب کی طرف دیکھا اور قدرے مایوسی سے بولی۔

شاہزیب نے ایک تادیبی نظر اس کے کمرے پر ڈالی۔ سادہ سا کمرا لیکن ایک چیز تھی جو اس کمرے کو خاص بنا رہی تھی اس میں سجی ہوئی ٹرافیز اور میڈلز۔ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر اس کی ایک تصویر تھی۔ شاہزیب نے ایک گہری سانس کھینچی اور اس کے پاس بیٹھے۔

"وہ بہت مہنگے شوز ہیں امائرہ۔"شاہزیب کے لہجے میں نہ نرمی تھی نہ ہی سختی۔ وہ امائرہ سے سوال کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے گردن موڑ کر شاہزیب کی طرف دیکھا۔"میں نے وہ شوز نہیں خریدے۔ مجھے وہ میرے کوچ نے گفٹ دیے ہیں۔"

شاہزیب نے ہولے سے سر کو جنبش دی۔"تمہیں یوں کسی سے بھی اتنے مہنگے گفٹز نہیں لینے چاہئیں۔"

امائرہ نے گردن موڑ کر شاہزیب کی طرف دیکھا۔"کیوں؟"

"تمہیں جو کرنا ہے کرو میں تمہیں کبھی نہیں روکوں گا۔میں تمہارے سارے خواب پورے کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن بدلے میں تمہیں بھی ایک اچھی بیٹی بننا پڑے گا۔"

امائرہ سانس روکے شاہزیب کو سن رہی تھی۔"تم کبھی ایسا کوئی کام نہیں کرو گی جس سے میرا سر جھکے۔ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔"شاہزیب بے حد سنجیدہ انداز میں بولے اور اپنی بات مکمل کر کے چلے گئے۔

امائرہ اتنی بھولی نہیں تھی کہ شاہزیب کی بات کا مطلب نہ سمجھے۔وہ اسے تنبیہ کر رہے تھے کہ وہ کوئی غلط کام نہ کرے۔

رائد اپنے دوستوں کے ساتھ ٹرپ پر گیا ہوا تھا اور دیر سے واپس آیا۔وہ داخلی دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس کی نظر امائرہ پر پڑی جو سومنگ پول میں اپنی

ٹانگیں لٹکائے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔رائد نے اپنا سامان ہیلی کو دیا اور امائرہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"واٹ ہیپنڈ؟"اس نے اپنے شوز اتار کر ایک طرف رکھے۔پینٹ فولڈ کر کے گھٹنوں تک چڑھائی اور امائرہ کی طرح سومنگ پول میں ٹانگیں لٹکائیں۔

امائرہ چونکہ بھری پڑی تھی تو اس نے رات کو ہونے والا سارا واقعہ رائد کو سنایا۔"تم اس لیے اتنی پریشان ہو؟"امائرہ اور عنیزہ کی نوک جوک ان کے گھر میں ایک عام سی بات تھی۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا اور صبح ہونے والی ٹریجڈی اسے سنائی۔رائد مسکرایا۔

شاہزیب امائرہ کی سب سے بڑی کمزوری تھے رائد کو امائرہ کے ساتھ رہ کے یہ بات بہت اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔وہ شاہزیب نے نہیں ڈرتی تھی وہ شاہزیب سے محبت کرتی تھی ٹینس کے علاوہ اگر رائد نے امائرہ کو کسی کو اتنی عقیدت سے چاہتے دیکھا تھا تو وہ اس کا باپ تھا۔

"پیٹ سے میں بات کرلوں گا۔" پیٹرک اس کا باسکٹ بال کوچ رہ چکا تھا اس لیے اس نے فوراً امائرہ کو حل بتایا۔

"خالی باتوں سے وہ ماننے سے رہا۔"

"میں پاکستان نہیں جارہا تو میں تمہیں باسکٹ بال کھیلنا سکھادوں گا۔"

امائرہ نے اپنا پورا کا پورا رخ رائد کی جانب موڑا۔ "آر یو سریس؟" اس نے پرجوش انداز میں یقین دہانی کرنی چاہی۔ رائد سے اچھا باسکٹ بال پلیئر اس نے اپنے پورے سکول میں نہیں دیکھا تھا۔

"یس آئی ایم۔" رائد نے اس کے بال بگاڑے اور اٹھ گیا۔ "سو جاؤ اب۔" وہ کہہ کر چلا گیا۔ امائرہ کو ایکدم اپنے کندھوں سے سارا بوجھ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔

✡✡✡✡✡

سکول سے چھٹیاں ہونے پر حنان پاکستان چلا گیا تھا جبکہ رائد نے کوئی نیا کورس جوائن کیا ہوا تھا۔ امائرہ گھر واپس آئی تو لاؤنج میں اجنبی لوگوں کو دیکھ کر اپنے

کمرے کی جانب بڑھ گئی۔"یہ ہے شاہزیب کی بیٹی۔"عنیزہ کی بہن نے امائرہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

عنیزہ نے سر ہلایا۔رائد عاقب کے ساتھ بیٹھا کوئی نئی ویڈیو گیم ڈسکس کر رہا تھا۔عنیزہ کی بہن جو ساؤتھ ویلز رہتی تھی ان کی فیملی ایک مہینے کے لیے امریکہ جا رہی تھی۔عاقب کے ویزے کے مسئلے کی وجہ سے وہ ایک مہینہ ان کے گھر رہنے والا تھا۔

رائد اور عاقب ہم عمر تھے اور بہت اچھے دوست بھی تھے اس لیے دونوں خوش بھی تھے کہ چھٹیاں ایک ساتھ گزاریں گے۔رات تک عنیزہ کی بہن واپس چلی گئی تھی۔امائرہ کچھ کھانے کی نیت سے اپنے کمرے سے نکلی تو رائد اور عاقب کہیں جانے کی تیاری میں تھے۔

"باسکٹ بال کھیلنے چلیں؟"رائد نے امائرہ کو مخاطب کیا۔

"تم جا کہاں رہے ہو؟"امائرہ نے رک کر اس سے پوچھا۔

"یونہی گھومنے پھرنے۔وہاں سے واپسی پر باسکٹ بال گراؤنڈ جائیں گے۔" رائد نے اس کے سوال کا جواب دیا۔

"اس وقت مجھے شدید بھوک لگی ہوئی ہے کھیلنے کودنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔کل سے جایا کریں گے ابھی تم انجوائے کرو۔" امائرہ شانے اچکاتی ہوئی کچن میں چلی گئی اور رائد عاقب کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

اگلے دن سے امائرہ نے باسکٹ بال سیکھنا شروع کر دیا۔وہ تینوں رات کو گھر سے نکل جاتے، سڈنی کی سڑکوں پر گھومتے اور باسکٹ بال کھیلتے۔امائرہ اور رائد کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ سوتیلے بہن بھائی ہیں جبکہ عاقب کے ساتھ امائرہ ہمیشہ ریزروڈ رہتی۔اسے اس لڑکے سے عجیب وائب محسوس ہوتی تھی۔

رائد کا فون بجا تو وہ ایکسکیوز کرتا ہوا ایک سائیڈ پر چلا گیا۔امائرہ نے گہری سانس کھینچی۔اسے یقین تھا وہ سیم کی کال تھی۔عاقب نے پانی کی بوتل امائرہ کی جانب بڑھائی۔امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"تم پروفیشنل ٹینس پلیئر ہو رائٹ؟"

امائرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

"رائد نے مجھے بتایا ہے اور مجھے ٹینس بہت پسند ہے بہت شوق سے فولو کرتا ہوں میں ساری گیمز کو۔"

امائرہ نے محض سر کو جنبش دی اسے اس کی پسند اور ناپسند جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔وہ گراؤنڈ کے گرد بنے زینوں پر بیٹھ گئی۔عاقب بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"تمہیں نہیں لگتا تم بہت زیادہ ایروگینٹ ہو؟"کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد عاقب نے دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر اس لڑکے کو دیکھا۔"نہیں۔"اطمینان سے جواب دیا۔

"مجھے آسانی سے امپریس ہونے والی لڑکیاں پسند بھی نہیں۔"

امائرہ کی آنکھوں میں اچنبھا پھیلا۔وہ کچھ کہنے والی تھی جب اسے رائد واپس آتا ہوا نظر آیا۔"صبح بہت امپورٹنٹ گیم ہے میری اس لیے میں گھر جا رہی ہوں۔"امائرہ بول کر رکی نہیں۔وہ زینے چڑھتی ہوئی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

امائرہ کا میچ ختم ہوا تو اس نے سٹینڈز میں بیٹھے رائد اور عاقب کو دیکھا رائد نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا تو امائرہ نے بھی اس کی پیروی کی اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔

وہ اپنے شوز کے تسمے کھول رہی تھی جب اینڈریو اس کے پاس آیا۔"اگلے مہینے یو ایس اوپن ہے بی ریڈی۔"اینڈریو خاصا سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"مجھے اس میں حصہ نہیں لینا۔آپ میری جگہ کسی اور لڑکی کو بھیج دیں۔"

"آر یو شیور؟"اینڈریو کو امائرہ سے یہی توقع تھی لیکن اس کے باوجود اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"شیور ہوں تو بتا رہی ہوں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اینڈریو اس کے سامنے بینچ پر بیٹھا۔"ایک وقت تھا جب تم چانس کے لیے ترس رہی تھی۔"اینڈریو کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

"کیونکہ میں ڈیزرونگ تھی اور آپ نے مجھے سلیکٹ نہیں کیا تھا۔"امائرہ دوٹوک انداز میں گویا ہوئی۔

"لیکن صحیح موقع آنے پر میں نے تمہیں چانس دیا۔"اب بھی تھوڑا صبر کرو۔اتنا رش مت کرو چیزوں کو۔اولمپکز کے چکروں میں مت پڑو۔"اینڈریو کے لہجے میں سختی کی جگہ نرمی در آئی۔

"ایک کوالیفکیشن گیم ہی تو ہے کوچ؟اٹس ناٹ آ بِگ ڈیل۔"

"اگر تم ہار گئی تو بگ

ڈیل ہو گی۔"

"میں نہیں ہاروں گی آئی پرامیس یو۔کوالیفائی تو کروں گی چاہے بعد میں میڈل ملے نہ ملے۔"امائرہ اپنے حصے کی بات کر کے وہاں سے چلی گئی۔اینڈریو کو اپنے

ہاتھوں سے کچھ ریت کی طرح پھسلتا ہوا محسوس ہوا لیکن اس کے ہاتھ تو پہلے سے ہی خالی تھے۔

✡✡✡✡✡

وہ تینوں کلب سے واپس آ رہے تھے۔رائد اور عاقب اس سے آگے چل رہے تھے ۔امائرہ سست روی سے ان کے پیچھے چل رہی تھی اس کے ذہن میں مسلسل اینڈریو کی باتیں چل رہی تھیں۔اچانک نیا خیال آنے پر اس نے رائد کو مخاطب کیا۔"مجھے زیرک سے ملنا ہے۔"وہ جانتی تھی صرف وہی اس کی کنفیوژن کلیئر کر سکتا ہے۔

"اور وہ کہاں ملے گا اس وقت؟"رائد کے ماتھے پر بل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"ایس سی جی کے پاس ٹینس کورٹ ہے وہاں اس کا میچ ہے آج۔"

"پرسنل سیکرٹری نہیں تمہارا اتنا بڑا اسلیبرٹی ہے۔تمہارے لیے ٹائم نکالے گا وہ؟"

"تم میرے ساتھ چلو گے یا نہیں اتنا بتا دو۔"امائرہ وہیں رک گئی۔رائد نے اپنا رخ امائرہ کی جانب موڑا۔عاقب خاموش تماشائی بنا ہوا تھا۔

"اگر میں منع کر دوں تو؟"

"یہاں سے بس لوں گی سیدھا ولیم کے گھر جاؤں گی۔اسے ساتھ لوں گی،رات کو لیٹ ہو جاؤں گی لیکن تم دیکھ لینا۔"امائرہ نے لمحوں میں پورا پلان بنایا اور پلان بنانے کے بعد وہ رکی نہیں کیونکہ بس پوائنٹ پر رکنے والی تھی۔وہ اپنا بیگ رائد کو تھماتی ہوئی بس کی جانب بھاگی۔رائد نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا۔"ایڈیٹ۔"

"تمہیں اس کے ساتھ جانا چاہیے تھا۔"عاقب اس کے جانے کے بعد بولا۔

"امائرہ کو دنیا سے نہیں دنیا کو امائرہ سے ڈرنا چاہیے۔"رائد اطمینان سے بولا اور کندھے اچکا کر آگے بڑھ گیا۔

زیرک کے میچ ہارنے پر ولیم خاصا مایوس نظر آرہا تھا جبکہ امائرہ کا سارا فوکس چیخ چیخ کر زیرک کا نام پکارنے پر تھا۔زیرک جو ریفری اور دوسرے کھلاڑی سے ہاتھ ملا رہا تھا اس نے آخر کار اس سٹینڈ کی طرف دیکھا جہاں امائرہ تھی۔اس کے لبوں پر

مسکراہٹ پھیلی۔اس نے امائرہ کو کورٹ کے باہر انتظار کرنے کا کہا۔ولیم کو جلدی گھر جانا تھا تو وہ چلا گیا۔ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد اسے زیرک آتا دکھائی دیا۔

"انتظار کروانے کے لیے معذرت۔یہاں پاس ایک کیفے ہیں وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"زیرک نے سامنے اشارہ کیا اور اس جانب بڑھ گیا امائرہ نے اس کی پیروی کی۔امائرہ نے اپنا سارا مسئلہ اسے سنایا۔

"جب میں تم پر اتنا کانفڈینٹ ہوں تو تمہارا کوچ کیوں نہیں ہے۔"

امائرہ نے لاعلمی سے شانے اچکائے۔

"تمہیں اولمپکز میں کوالیفائی کرنے کے کرائیٹریا کا آئیڈیا ہے نہ؟"

امائرہ نے سر کو جنبش دی۔"تم آسٹریلیا کو نیشنل اور انٹرنیشنل لیول پر ریپریزینٹ بھی کر چکی ہو۔صرف ایک مسئلہ ہے تم جونیئر رینکنگ میں ٹاپ پر ہو لیکن تمہیں جونیئرز کے ساتھ کمپیٹ نہیں کرنا تمہیں اپنی رینکنگ کو امپروو کرنا پڑے گا ۔لیکن اس کے لیے بہت ٹائم ہے سب سے امپورٹنٹ ہے بلی جین کنگ کپ کے

لیے کوالیفائی کرنا۔میں ٹینس بورڈ سے خود بات کرلوں گا تمہارے بارے میں۔ پہلے تمہیں فٹنس ٹیسٹ پاس کرنا ہے اس کے بعد تمہارا مقابلہ ہوگا کسی سینئر پلیئر کے ساتھ۔ تمہیں اسے جیتنا ہے ورنہ تم کوالیفائی نہیں کرو گی اور تم اپنی زندگی کے پہلے اولمپکز کا چانس کھو دو گی۔ تمہیں کسی بھی قیمت پر اس کوالیفائر میں نہیں ہارنا امائرہ۔میرے ہاتھ میں جتنا ہوگا میں تمہیں فیور دینے کی کوشش کروں گا تمہیں صرف اس کھلاڑی کو کورٹ میں ہرانا ہوگا اور میں خود تمہارے کوچ سے بات کرلوں گا۔اوکے۔ڈونٹ وری۔تم صرف کوالیفائر کی تیاری کرو۔"اس نے ایک ٹیشو پکڑا اس پر اپنا نمبر لکھا۔"کوئی بھی ایشو ہو، کچھ بھی پوچھنا ہو تم مجھے کال کر سکتی ہو۔سٹے فٹ چیمپ۔مجھے تم پر پورا یقین ہے۔"زیرک کے الفاظ نے امائرہ میں ایک جوش اور ولولہ بھر دیا تھا۔

"تھینک یو۔"اس نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا۔"آئی ہیو ٹو لیو ناؤ۔آئی ول کال یو۔"امائرہ عجلت میں کہتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے پاس ایک مہینہ تھا اور اس مہینے میں امائرہ نے اپنی پوری جی جان لگا دی تھی ۔وہ زیادہ سے زیادہ وقت کلب میں گزارتی، پریکٹس کرتی، اس نے جتنے لوگوں کو چیلنج کیا تھا اسے ان سب کو غلط ثابت کرنا تھا۔اسے زیرک کو مایوس نہیں کرنا تھا، اسے ہر قیمت پر جیتنا تھا۔

میچ میں دو تین دن رہ گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کی محنت اور بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ایک گھنٹہ ولیم کے ساتھ پریکٹس کرنے کے بعد وہ دونوں ہانپتے ہوئے نیچے ہی بیٹھ گئے۔

امائرہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بھاری ریکٹ کو دیکھا۔ایک وقت تھا جب یہ کھیل اس کے لیے ایک اسکیپ تھا لیکن اب یہی کھیل اس کے لیے زندگی بن چکا تھا۔"کچھ کھانے چلیں؟" ولیم نے مشورہ دیا اور امائرہ فوراً مان گئی۔

ولیم اور امائرہ ایک کے ایک عام سے ریستورانت پر بیٹھے کباب کھانے میں مصروف تھے۔یہ عادت بھی ولیم کو امائرہ سے پڑی تھی۔وہ اس کے ساتھ پاکستانی

،انڈین، بنگلہ دیشی، ترکش ہر قسم کے کھانے کھا چکا تھا۔اس ریستورانت کے سٹنگ ایریا کے ساتھ بنی دیوار شیشے کی تھی اور وہاں سے بیٹھ کر سڑک پر چلتے لوگوں کو دیکھا جا سکتا تھا اور سڑک پر چلتے ہوئے لوگ آپ کو دیکھ سکتے تھے۔

"مجھے یاد ہے جب میں میلبرن میں تھی زیرک نے مجھے کہا تھا کہ ہارنا اتنی بڑی اور بری بات نہیں لیکن اب وہی زیرک دن میں پانچ دفعہ کال کر کے مجھے یاد کرواتا ہے کہ مجھے کسی قیمت پر ہارنا نہیں۔اٹس آئرونک۔"امائرہ کی نظریں سامنے تھیں۔

"اٹ از۔لیکن یہی تو کڑوی سچائی ہے یہ کہنا آسان ہے کہ فیل ہونے سے، ہارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔لیکن جب آپ ہارتے ہو تو کوئی آپ کے ساتھ نہیں کھڑا ہوتا ۔آپ کو خود اپنے آپ کو اٹھانا ہوتا ہے، مایوسی کی دلدل سے نکالنا پڑتا ہے۔باتیں کرنا دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔"

"واٹ اف آئی لوز؟"امائرہ نے ولیم کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

یہ سوال ولیم کے لیے غیر متوقع تھا۔امائرہ ہارنے پر اپ سیٹ نہیں ہوتی تھی لیکن وہ کسی گیم سے پہلے ہارنے کے بارے میں اتنا نہیں سوچتی تھی۔یہ ڈر بھی اس کے اندر زیرک کی باتوں نے پیدا کیا تھا لیکن ولیم اینڈریو کی طرح اس کے منہ پر نہیں کہہ سکتا تھا۔"ون آر لوز آئی ول بی دیئر فار یو۔"ولیم مزے سے کباب کھاتے ہوئے بولا۔

امائرہ مسکرائی۔"سو سویٹ آف یو۔"

"یونو کلب میں سب کو لگتا ہے کہ تمہارے اور میرے درمیان کچھ ہے؟"اسے ایکدم خیال آیا تو وہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"واٹ؟"امائرہ حیرت سے مسکرائی اسے برا نہیں لگا تھا۔وہ بڑے ہو رہے تھے ۔جس ماحول میں وہ رہتے تھے وہاں یہ سب بہت عام سی باتیں تھیں۔"یو اینڈ می ۔نو وے۔"امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"آئی تھنک دیئر کین بی آوے۔ لیکن ابھی نہیں۔ ہم دونوں کو اپنا فوکس ٹینس پر رکھنا چاہیے۔ شاید جب تم اٹھارہ سال کی ہو تو ہم۔۔۔۔۔۔" ولیم نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ "ایسی باتیں پھر کبھی کریں گے۔"

"میں مسلمان ہوں۔"

ولیم ہنسا۔ "جانتا ہوں اتنے سالوں سے تمہارے ساتھ حلال کھانا کھا رہا ہوں۔" وہ حلال پر زور دے کر بولا۔ امائرہ ہنس دی۔ ولیم بھی ہنسنے لگا۔ وہ دونوں اپنی مستی میں گم تھے یہ جانے بغیر کہ ان سے فاصلے پر کوئی انہیں دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں نے اپنے اپنے کباب ختم کیے اور الوداعی کلمات ادا کیے۔

امائرہ مڑی تو ایک دراز قد لڑکا اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔ امائرہ نے دونوں لب آپس میں پیوست کیے۔ "یو آر ڈیٹنگ ہم؟" عاقب کی آنکھوں میں ایک تپش تھی جو امائرہ باآسانی دیکھ سکتی۔

"نہ تم میرے بھائی ہو نہ ہی باپ۔اس لیے اپنے کام سے کام رکھو۔آئندہ تم نے میرا راستہ روکا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"امائرہ کے لہجے میں واضح تنبیہ تھی۔ وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

"تم سمجھتی کیا ہو اپنے آپ کو؟"عاقب نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

امائرہ نے دانتوں پر دانت جمائے اپنا ہاتھ چھڑایا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔"ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می اگین۔"امائرہ نے اسے پرے دھکیلے۔لوگ رک کر انہیں دیکھ رہے تھے۔عاقب کسی سے نظریں نہیں ملا سکا۔امائرہ نفرت بھری نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گئی۔عاقب دانت پیس کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

ولیم کی کوئی گیم تھی اس لیے وہ کلب نہیں آیا تھا،امائرہ اکیلی کلب سے واپس جا رہی تھی۔آخر کل وہ دن آ ہی جانا تھا جس کے لیے وہ اتنے دنوں سے محنت کر رہی تھی۔ وہ اپنی دھن میں چل رہی تھی جب اس کی نظر اس سے تھوڑا آگے چلنے والے لڑکی

اور لڑکے پر پڑی۔امائرہ ان دونوں کو جانتی تھی۔وہ سیم تھی رائد کی گرل فرینڈ اور اس کے ساتھ ان کے سکول کا ہی کوئی لڑکا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے چل رہے تھے۔

امائرہ نے اپنی رفتار آہستہ کر دی۔وہ ہمیشہ سوچتی تھی کہ رائد کو اس لڑکی میں خوبصورتی کے علاوہ کیا نظر آیا ہو گا۔اس نے اپنی جیب سے فون نکالا۔آگے گلی تھی ، سیم کا گھر اسی گلی میں تھا۔ سیم اس لڑکے کے ساتھ گلی میں چلی گئی۔امائرہ بغیر آواز پیدا کیے ایک کونے میں کھڑی ہوئی۔فون کا کیمرا آن کیا۔

وہ دونوں ملے۔امائرہ کو لگا اسے ابھی قے آجائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ سیم اپنے گھر چلی گئی اور لڑکا واپس مڑ گیا۔امائرہ فوراً وہیں سے پلٹ گئی۔وہ صبح رائد کو اس کی پیاری گرل فرینڈ کی اصلیت دکھائے گی۔وہ اپنے دوستوں کے ساتھ پارٹی کرنے گیا ہوا تھا اور اس نے دیر سے گھر آنا تھا۔

زیادہ پریکٹس کی وجہ سے وہ تھک گئی تھی اسے بھوک لگی ہوئی تھی لیکن وہ عنیزہ کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔اس لیے وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اور چینج کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

کچھ محسوس ہونے پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس کی سانسیں تھم گئی تھی۔وہ عاقب تھا وہ بالکل اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا امائرہ اپنی جگہ سے پیچھے ہوئی تھی۔"تت۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی

۔

"تم میری بات کیوں نہیں سنتی ہو امائرہ۔کتنی دفعہ بتاؤں محبت ہو گئی ہے تم سے۔"وہ امائرہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔

امائرہ نے بوکھلا کر اپنے ہاتھ چھڑوائے۔"آر یو میڈ۔لیو می اینڈ گیٹ آوٹ آف مائے روم۔۔"وہ اسے پرے دھکیلنے والی تھی جب عاقب نے مظبوط گرفت کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا۔

"میں بہت سریس ہوں اس وقت۔ یہ بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔" وہ بول رہا تھا اور امائرہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ جہاں حوس کے علاوہ اسے کچھ نظر نہیں آیا تھا۔ اس نے اپنی پوری وقت کا استعمال کرتے ہوئے اسے پرے دھکیلا تھا۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلدان اس کے سر پر مارا تھا۔ وہ وہاں سے بھاگنے والی تھی لیکن اس نے اگلے ہی لمحے پکڑ کر امائرہ کو دیوار سے لگایا تھا۔

"میں تم سے نرمی سے بات کر رہا ہوں تمہیں سمجھ نہیں آ رہا۔" وہ آنکھوں میں تپش لیے سخت لہجے میں بولا۔ "آج تمہیں کوئی مجھ سے نہیں بچا سکتا۔" وہ بول کر ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ۔" اس نے شاہزیب کو پکارا لیکن اسے پتہ تھا شاہزیب گھر پر نہیں تھے وہ اپنے بزنس کے سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ عاقب نے فوراً امائرہ کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

امائرہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے ابھی وہ اٹھ جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔اس کی آنکھ نہیں کھلی۔اسے لگتا تھا اسے لڑنا آتا تھا اسے خود کو بچانا آتا تھا وہ غلط تھی وہ اس کے جتنی طاقتور نہیں تھی۔وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور وہ اس سے ہار گئی۔

سیڑھیوں سے کچھ ہی فاصلے پر چائے کا مگ پکڑے کھڑی عنیزہ نے امائرہ کو اپنے کمرے سے نکل کر اندھوں کی طرح سیڑھیاں اترتے دیکھا۔اس کے پیچھے عاقب تھا۔امائرہ سیڑھیوں سے اترتے دو دفعہ پھسلنے لگی لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا ۔امائرہ بھاگتی ہوئی عنیزہ سے لگ گئی۔"آنٹی وہ میرے کمرے میں۔۔عاقب۔۔۔" وہ ہکلا کر بول رہی تھی۔حلق خشک ہو گیا تھا اور آواز نکلنے سے قاصر تھی۔

عاقب کے قدموں کی رفتار کم ہو گئی۔عنیزہ سے نظریں ملنے پر اس نے اپنی نظریں چرا لیں۔امائرہ عنیزہ کی ٹانگوں سے لپٹی اس کے پیچھے چھپ گئی۔

"آئی ایم سوری خالہ وہ۔۔"عاقب نے کچھ کہنا چاہا۔

"اپنے کمرے میں جاؤ۔"عنیزہ کا لہجہ سخت اور آنکھوں میں تپش تھی۔

"خالہ میری بات۔۔۔"

"میں نے کہا ہے اپنے کمرے میں جاؤ عاقب۔دفع ہو جاؤ میری نظروں سے۔"عنیزہ حلق کے بل چیخی۔

وہ ندامت سے سر جھکائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔امائرہ خوفزدہ تھی اس نے عاقب کو جاتے دیکھا اگلے پل ہی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑے فون پر گئی۔وہ ہڑبڑاہٹ میں بھاگتی ہوئی اس فون کے پاس آئی۔کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے شاہزیب کا نمبر ملایا۔"ڈیڈ۔"عنیزہ نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا۔امائرہ پتھرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ،چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں،سانسیں اتھل پتھل تھیں، گردن پر نشان تھے جیسے بری طرح نوچا گیا ہو۔

"تم شاہزیب کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔"عنیزہ اسے باور کروا رہی تھی۔اس نے جو ابھی دیکھا تھا وہ خود شاک میں تھی۔

"مجھے ڈیڈ سے بات کرنی ہے۔آپ مجھے فون دیں۔"امائرہ نے اس سے فون جھپٹنے کی کوشش کی۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔"عنیزہ کا لہجہ سرد تھا۔

"پلیز مجھے ڈیڈ سے بات کرنے دو۔مجھے یہاں نہیں رہنا ہے۔وہ میرے روم میں آیا تھا۔مجھے ان سے بات کرنے دو۔پلیز ہیلپ می۔"امائرہ رو رہی تھی۔گڑگڑا رہی تھی اور ایسا کبھی نہیں ہوا تھا پچھلے چار سالوں میں عنیزہ نے کبھی اسے روتے نہیں دیکھا تھا۔کوئی بھی تکلیف دہ بات، طعنہ ،اذیت اس کی آنکھوں میں یہ آنسو نہیں لا سکے تھے۔لیکن آج وہ بے بس ہو گئی تھی۔اس کے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا ۔اسے کوئی اور راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔اسے کسی اور پر بھروسہ نہیں تھا کسی سے امید نہیں تھی۔

عنیزہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے۔اس کی نظر امائرہ کی کلائیوں پر پڑے نیلوں پر رک گئی۔"تم شاہزیب سے ایسی کوئی بات نہیں کرو گی کیونکہ پھر میں اس کو بتاؤں گی کہ تم نے اسے خود بلایا تھا اور وہ میری بات مان لے گا۔جانتی ہو کیوں کیونکہ میں اس کی بیوی ہوں میں نے اس کی زندگی کے ہر اچھے برے وقت میں اس کا ساتھ دیا ہے میری کریڈیبیلٹی زیادہ ہے، تمہاری کسی نے تربیت نہیں کی، کوئی تم سے محبت نہیں کرتا، کسی کو تمہاری پروا نہیں اور میں ثابت کروں گی کہ یہ سب تم نے صرف اور صرف اٹینشن حاصل کرنے کے لیے کیا ہے۔کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا ۔رائد تمہاری عزت کرنا چھوڑ دے گا۔حنان تم سے نفرت کرے گا اور تمہاری زندگی اور مشکل ہو جائے گی اس لیے تم شاہزیب سے کوئی بات نہیں کرو گی ورنہ میں وہ کروں گی جس سے شاہزیب کبھی تمہاری شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گا۔"عنیزہ نے اس کے سر دہاتھ چھوڑ دیے تھے۔

امائرہ اپنی جگہ پر فریز ہو گئی۔ وہ اسے دیکھتی رہی۔ "اور اگر تمہاری بیٹی ہوتی اور وہ تم سے مدد مانگتی یا کوئی اس کے ساتھ ایسا کرتا کیا تم پھر بھی یہی سب کہتی۔" کچھ تھا جو امائرہ کے اندر ٹوٹ گیا۔ وہ اتنی بری نہیں تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب ہو۔

عنیزہ اس کے برابر جھکی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔ "تم میری بیٹی نہیں ہو۔ میں نے تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تم آج بھی اپنی ماں کا کیا بھگت رہی ہو اور تمہیں ساری زندگی یہ سب بھگتنا پڑے گا۔ میں تمہیں اپنی شادی، اپنے بیٹوں کی زندگی خراب نہیں کرنے دے سکتی۔ تم میری بیٹی ہوتی تو میں تمہارا بہت خیال رکھتی، تم سے بہت محبت کرتی، تم پہ کبھی آنچ نہ آنے دیتی لیکن تم میری سوتن کی بیٹی ہو امائرہ۔ سوتیلی اولاد سے محبت اور ہمدردی نہیں ہوتی۔ اپنے کمرے میں جاؤ اور بھول جاؤ جو کچھ بھی ہوا تھا۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔" وہ چلی گئی اور امائرہ وہاں تنہا کھڑی رہ گئی۔

امائرہ اسے جاتا دیکھتی رہی تھی۔وہ اس کی ماں نہیں تھی۔اس کی ماں اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔اس کا باپ اس کے کسی مشکل وقت میں اس کے ساتھ نہیں تھا۔ٹانگیں شل تھیں۔آنسو خشک ہو گئے۔وہ اس سرد ہال میں کھڑی رہی بے حس و حرکت۔ویران نظروں سے ایک بار دروازے کی جانب دیکھتی اور ایک بار اپنے کمرے کی طرف۔فیصلہ مشکل تھا۔ہمت ختم ہو چکی تھی۔وہ اپنا وجود گھسیٹتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی۔کمرے میں ہر چیز بکھری ہوئی تھی اس کی بہت سی ٹرافیز ٹوٹ کر نیچے گری ہوئی تھیں۔وہ وہاں نہیں رک سکتی تھی۔

کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے اپنی جیکٹ پکڑ کر وہ وہاں سے چلی گئی۔اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی عنیزہ نے اسے صدر دروازہ پار کرتے ہوئے دیکھا۔"اور اگر تمہاری بیٹی ہوتی۔"امائرہ کے آنسو،اس کے سرد ہاتھ،نیلوں کے نشان، سہمی ہوئی آنکھیں۔عنیزہ نے آنکھیں میچ لیں۔عنیزہ یہ سب نہیں چاہتی تھی۔اسے امائرہ

سے جتنی بھی نفرت سہی لیکن وہ اس کے لیے اتنا برا نہیں سوچ سکتی تھی۔یہ سب غلط تھا۔زیادتی تھی لیکن عنیزہ کی اپنی مجبوریاں تھیں۔

آدھی رات،سڈنی کی ویران سڑکیں،ہلکی ہلکی بوندا باندی اور اس میں چلتے ہوئے امائرہ بار بار گردن موڑ کر پیچھے دیکھتی،وہ ڈری ہوئی تھی،قدموں کی رفتار تیز تھی لیکن اسے نہیں پتہ تھا اسے کہاں جانا ہے۔اس نے کئی بار خود سے سوال کیا کہ اسے کہاں جانا تھا لیکن اس کا دماغ کوئی رسپانس نہیں دے رہا تھا جیسے وہ ایک ہی سوچ پر رک گیا ہو،جیسے اس کے سوچنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہو۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

رائد دیر سے گھر واپس آیا۔اسے اندازہ تھا کہ عنیزہ اس وقت تک سو چکی ہو گی۔وہ امائرہ سے اس کے کل ہونے والی گیم کا پوچھنے کی نیت سے اس کے کمرے میں گیا ۔امائرہ وہاں نہیں تھی۔وہ حیران ہوا۔وہاں ہر چیز اتنی نفاست سے رکھی گئی تھی

جیسے وہ امائرہ کا کمرہ ہی نہ ہو۔اس نے امائرہ کو پورے گھر میں دیکھا اسے وہ کہیں نہیں ملی۔اب اسے امائرہ کی فکر ہونے لگی تھی۔

اس نے عنیزہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔"ماما۔امائرہ کہاں ہے؟"

"اپنے کمرے میں ہو گی اور کہاں جانا ہے اس وقت۔"عنیزہ انجان بنتے ہوئے بولی

۔

رائد کے ماتھے پر بل پڑے۔"وہ اپنے روم میں نہیں ہے انفیکٹ پورے گھر میں کہیں نہیں ہے۔کچھ کہا تو نہیں آپ نے اسے۔"

"وہ کلب سے واپس آکر اپنے روم چلی گئی تھی۔ڈنر کے لیے بھی نہیں آئی۔"عنیزہ لب کاٹتے ہوئے بولی۔

"بابا کو بتاؤں وہ گھر پر نہیں ہے؟"رائد فکر مند اور پریشان تھا۔

"کیوں پریشان کر رہے ہو انہیں۔وہ خود آجائے گی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اس آوارہ لڑکی کی۔"عنیزہ نے اسے ٹالنا چاہا۔

"آپ سریس ہیں وہ اس وقت گھر سے غائب ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ میں فکر بھی نہ کروں۔ بابا آئیں گے آپ سے پوچھیں گے مجھ سے سوال کریں گے کیا جواب دیں گے ہم ان کو۔" رائد نے تاسف سے کہہ کر سر جھٹکا تھا اور فون پر شاہزیب کا نمبر ملاتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

"بابا امائرہ گھر پر نہیں ہے۔" رائد کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔ کہاں جانا ہے اس نے اس وقت۔" شاہزیب جو سارے دن کے تھکے ہوئے اب آرام کرنے لگے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"آئی ڈونٹ نو بابا۔"

www.novelsclubb.com

"اس کے کلب یا کسی دوست سے پوچھو۔" شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"کلب اس وقت بند ہوتا ہے اور امائرہ کا کوئی دوست نہیں ہے۔"

"وہ اس وقت کہاں جا سکتی ہے رائد۔ تم مجھے پریشان کر رہے ہو۔ تمہیں کچھ آئیڈیا تو ہو گا کہ وہ کہاں ہو سکتی ہے۔"

"ہاں۔۔۔۔۔آپ کے گھر جہاں آپ اس کی ماما کے ساتھ رہتے تھے۔وہ اکثر وہاں جاتی ہے۔میں آپ کو وہاں پہنچ کر انفارم کرتا ہوں۔"رائد نے عجلت میں گاڑی کی چابی اور جیکٹ پکڑی اور وہاں سے نکل گیا۔عنیزہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔

رائد نے گاڑی کی بریک پر پاؤں رکھا۔آس پاس تمام گھر روشن تھے لیکن اس کے سامنے والا گھر تاریک تھا۔اندھیرے میں ڈوبا ہوا۔وہ گاڑی سے اترا۔امائرہ دروازے کے ساتھ بنے زینوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔رائد کی جان میں جان آئی تھی ۔کندھوں پر بوجھ ہلکا ہوا۔شاہزیب کو میسج کیا کہ امائرہ مل گئی ہے اور آہستہ آہستہ قدم چلتا ہوا وہ امائرہ کے سر پر کھڑا ہوا۔

"تم جانتی ہو امائرہ۔کتنا پریشان کیا ہے تم نے مجھے۔کوئی اس طرح آدھی رات کو گھر چھوڑ کر آتا ہے۔کیا بچوں والی حرکت ہے۔"رائد تھکے تھکے انداز میں کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔رائد اس کے پاس سیڑھی پر بیٹھا اور وہ اس سے کچھ فاصلے پر ہو گئی۔رائد چونکا تھا اسے لگا شاید وہ کسی بات پر غصہ تھی۔شاید اس کا عنیزہ کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوا تھا۔

"تمہارے پاس چابی نہیں ہے گھر کی۔بلکہ تمہارے پاس چابی ہوتی تو تم یہاں کیوں بیٹھی ہوتی۔"رائد نے خود بات کر کے خود کو ڈپٹا۔امائرہ جیسے اسے سن ہی نہیں رہی تھی۔

"امائرہ چلیں گھر یہاں بہت سردی ہے۔جو بھی غصہ ہے گھر جا کر نکال لینا۔"رائد ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ہلکی ہلکی بارش رک چکی تھی اور اب سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔

"آئی ڈونٹ نیڈ یو۔لیو می الون۔گو فرام ہیئر۔"امائرہ لمبے توقف کے بعد بولی۔اس کا گلا رونے اور چیخنے کی وجہ سے بیٹھ چکا تھا۔

"جب تک بابا نہیں آتے میں تمہیں یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔" رائد کہہ کر اٹھا ۔اپنی گاڑی سے ہڈی لا کر امائرہ کے کندھوں پر ڈال دی اور اس کی ہڈ اس کے سر پر ٹکا دی تاکہ اسے سردی نہ لگے۔

"کل تمہارا اتنا امپورٹنٹ میچ ہے امائرہ۔ تم ریسٹ نہیں کرو گی تو ٹھیک سے نہیں کھیل پاؤ گی۔" رائد اسے منانے کی ناکام کوشش کر رہا۔

امائرہ اسی طرح سمٹی ہوئی بیٹھی رہی۔ رائد نے اسے قائل کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ شاہزیب کی سیاہ گاڑی عین اس گھر کے سامنے رکی۔ رائد اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کی جانب بڑھا اور شاہزیب اسے نظر انداز کرتے ہوئے امائرہ کے پاس آئے۔ وہ وہیں بیٹھی رہی۔

"یہ سب کیا ہے؟" شاہزیب برہم انداز میں سوال پوچھ رہے تھے۔

"میں اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔" وہ بولی تو آواز دھیمی تھی۔ کل دوپہر سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ رات کو وہ اتنی دور سے چلتی ہوئی یہاں آئی تھی اور اب اس کا جسم جواب دے چکا تھا اس میں چیخنے چلانے کی ہمت ختم ہو چکی تھی۔

"میں نے تمہاری ہر ضد پوری کی ہے مجھے یہ اکڑ دکھانے کی کوشش بھی مت کرنا۔" شاہزیب نے اس کے بازو سے پکڑ کر اسے سامنے کھڑا کیا۔

"میں اس گھر میں دوبارہ نہیں جاؤں گی۔" امائرہ نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

اگلے ہی لمحے شاہزیب کا ہاتھ اٹھا تھا اور امائرہ لڑکھڑا کر گری۔ رائد آگے بڑھا ۔"بابا۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ کی آنکھوں میں بے یقینی پھیلی۔ اسے شاہزیب سے یہ امید نہیں تھی۔ ان کے کسی انداز میں امائرہ کے لیے فکر نہیں تھیں وہاں صرف غصہ تھا۔ اس نے دانتوں کو آپس میں بھینچ کر شاہزیب کو دیکھا۔

"تمہیں اندازہ ہے میں اپنے سارے کام چھوڑ کر یہاں تمہارے لیے آیا ہوا ہوں اور تم تھوڑا سا گلٹی فیل کرنے کی بجائے مجھے یہ تیور دکھا رہی ہو۔" شاہزیب اس پر برس رہے تھے۔

امائرہ پہلے خوفزدہ تھی اب وہ اور سہم چکی تھی وہ یونہی ٹکٹکی باندھ کر شاہزیب کو دیکھے گئی۔ "میں وہاں نہیں جاؤں گی ڈیڈ۔ آپ کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔" وہ حلق کے بل چیخی۔

شاہزیب نے اسے زبردستی گاڑی میں بٹھایا۔ سارا راستہ شاہزیب اسے سناتے آئے تھے کہ اس نے امائرہ کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔ اس کی عادتیں کتنی بری تھیں اور وہ خاموشی سے انہیں سنتی رہی یہاں تک وہ وہیں پہنچ گئے جہاں وہ کل رات کے بعد کبھی نہیں آنا چاہتی تھی۔ عنیزہ سینے پر ہاتھ باندھے داخلی دروازے پر کھڑی تھی۔

"کہاں تھی امائرہ؟"عنیزہ شاہزیب سے مخاطب ہوئی۔شاہزیب وہیں رک گئے تھے امائرہ آگے بڑھ گئی۔وہ بہت عجلت میں اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی اور پہنچتے ہی اس نے دروازے کو لاک کیا۔

کمرے کی حالت ویسی نہیں تھی جیسی وہ چھوڑ کر گئی تھی۔امائرہ نے شوز اتار کر پرے پھینکے تھے اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی تھی۔وہ سونا چاہتی تھی تاکہ وہ کچھ ہی دیر کے لیے سہی لیکن سب کچھ بھول جائے۔عاقب کا اس کے کمرے میں آنا،عنیزہ کی باتیں اور شاہزیب سے پڑنے والا تھپڑ وہ انہیں کسی طرح اپنی یادداشت سے نکال دینا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

رائد کے بار بار دروازہ کھٹکھٹانے سے اس کی آنکھ کھلی۔"کون؟"

"میں ہوں رائد۔تمہیں جانا نہیں ہے کھیلنے۔تمہارا میچ ہے۔"رائد نے جواب دیا۔

امائرہ نے اپنے بازو کو دیکھا اس میں بہت درد تھا وہ اس ہاتھ کے ساتھ کھیل لے گی اس نے سوچا اور اٹھ کر دروازہ کھولا۔"تم ساتھ چلو گے؟"امائرہ نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"بابا نے منع کیا ہے تمہیں کہیں بھی آنے جانے سے بہت مشکل سے ان سے اجازت لے کر آیا ہوں۔"

"ایک منٹ۔"امائرہ نے کپڑے تبدیل کیے۔بالوں کو کھلا رہنے دیا تاکہ کوئی گردن کے نشان نہ دیکھ سکے۔اپنا بیگ پکڑا اور رائد کے ساتھ چل دی۔شاہزیب گھر پر نہیں تھے اسے گھر سے نکلتے ہوئے اندازہ ہو گیا تھا۔

"کسی میڈیکل سٹور پر رکنا۔"رائد جو گاڑی چلا رہا تھا امائرہ اس سے مخاطب ہوئی۔

رائد نے گردن اس کی جانب موڑی۔"کوئی چوٹ لگی ہے تمہیں۔"

"کل زیادہ پریکٹس کر لی تھی شاید اس کی وجہ سے بازو میں درد ہے۔ایک سپرے لینی ہے اور ایک گولی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رائد نے میڈیکل سٹور کے سامنے گاڑی روکی۔اس کے ساتھ سٹور پر گیا۔امائرہ نے اپنی مطلوبہ چیزیں لیں اور بل پے کیا۔"کوئی جھگڑا ہوا تھا تمہارا اماما کے ساتھ کل رات۔"اس نے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ پوچھا۔

"مجھے ابھی اس بارے میں بات نہیں کرنی۔"

امائرہ ڈریسنگ روم میں بیٹھی اپنے ریکٹ پر گرپ چڑھا رہی تھی جب زیرک اس کے پاس آیا۔"آر یو ریڈی؟"

امائرہ نے سر کو جنبش دی۔

"مجھے یقین ہے تم اس مقابلے کو ضرور جیتو گی اور اگلے سال اولمپکز کھیلو گی۔"اس نے امائرہ کا کندھا تھپکا۔

امائرہ کو اس کا کندھا تھپکنا اچھا نہیں لگا تھا۔لیکن وہ کچھ نہیں بولی۔اگر وہ بلینگ اور اس کے ٹراما سے نکل سکتی تھی تو وہ یہ بھی کر سکتی تھی۔اسے اپنے آپ کو مظبوط رکھنا تھا۔

رائد سپیکٹیٹرز کے درمیان بیٹھا فون پر سیم سے بات کر رہا تھا زیرک اسے کچھ سمجھا رہا تھا اور وہ بہت غور سے سن رہی تھی۔وہ نارمل نہیں تھی وہ جانتی تھی۔لیکن اسے کھیلنا تھا۔اس کا ایک ہی خواب تھا اس نے یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کی تھی اور اسے آج ہر حال میں جیتنا تھا۔

گیم سٹارٹ ہوئی۔امائرہ ادھر ادھر بھاگتی ہوئی ریکٹ کے ساتھ مقابل لڑکی کی جانب سے پھینکی جانے والی بال کو واپس نیٹ کے پار بھیج رہی تھی۔ان دونوں نے ایک ایک سکور کیا تھا۔

اگلے راؤنڈ میں گیم پلٹ گئی۔امائرہ سے شاٹ نہیں لگ رہی تھی نہ ہی وہ خود کو ڈیفینڈ کر پا رہی تھی۔زیرک آگے ہو کر بیٹھ گیا۔رائد بھی سکتے میں تھا امائرہ ایسے تو نہیں کھیلتی تھی۔

مقابل لڑکی نے بال اس کی جانب پھینکی امائرہ بال کی جانب بڑھی تھی لیکن اس سے پہلے بال زمین پر گر گئی۔وہ اس بال کو جج نہیں کر پائی تھی کیونکہ اس کا ذہن ایک

وقت پر بہت سی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔رات والا واقعہ آنکھوں کے سامنے آیا۔سارہ کا اس کو چھوڑ کر جانا، بورڈنگ سکول میں بلی ہونا، عنیزہ رائد اور حنان کی باتیں اور طعنے۔

امائرہ پلٹ گئی وہ وہاں سے سیدھا ڈریسنگ روم میں آئی۔ریکٹ کو اتنی زور سے زمین پر مارا کہ وہ ٹوٹ گیا۔بالوں میں لگا ہوا بینڈ نوچ کر پرے پھینکا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی۔وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔وہ ہار گئی تھی۔اسے نہیں پتہ تھا کہ اسے اپنی ہار پر رونا آرہا تھا یا یہ کل رات کی فرسٹیشن نکل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زیرک اس کے پیچھے ڈریسنگ روم میں آیا۔"کیا تھا یہ سب امائرہ؟"

امائرہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنی چیزیں اٹھا کر بیگ میں رکھنا شروع کیں۔"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟"زیرک کی آواز بلند ہوئی۔

امائرہ نے اسے نظر انداز کیا، بیگ کندھے پر ڈالا جب زیرک اس کے سامنے کھڑا ہوا ۔اس کی پیشانی پر بل تھے۔"تمہیں آئیڈیا بھی ہے میں نے کتنا ٹائم اور پیسہ لگایا ہے تم پہ۔تمہارے پورے کلب کو کنونس کیا اور تم اس دو ٹکے کی پلیئر سے ہار گئی۔ہاؤ کڈ یو؟"زیرک اس پر چلا رہا تھا۔

"میں نے کبھی آپ سے کوئی فیور نہیں مانگا۔جو کیا آپ نے اپنی مرضی سے کیا۔"امائرہ دوٹوک انداز میں کہتی ہوئی اس کے پہلو سے گزر گئی۔

رائد اس کا پارکنگ میں انتظار کر رہا تھا وہ سیدھا گاڑی میں بیٹھ گئی۔"اٹس اوکے ۔تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ناکامی زندگی کا حصہ ہے۔یہ چھوٹے چھوٹے سیٹ بیکز تو آتے رہیں گے۔"رائد نے اسے تسلی دی اور گاڑی سٹارٹ کی۔ امائرہ کی توجہ رائد کی باتوں کی طرف نہیں تھی وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب عنیزہ نے اس کا راستہ روکا۔"آج تم کوئی میڈل یا ٹرافی نہیں لائی۔"عنیزہ سینے پر ہاتھ باندھے پر سکون انداز میں بولی تھی۔

"میں ہار۔۔۔۔۔گئی۔۔۔۔۔۔۔آپ ڈیڈ سے کہیں وہ مجھے کہیں دور بھیج دیں۔آپ بھی یہی چاہتی ہیں اور میں بھی۔"وہ تھکے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی۔کندھے جھکے ہوئے تھے۔آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔البتہ اس نے سر سے پاؤں تک خود کو ڈھانپا ہوا تھا۔

عنیزہ مسکرائی تھی۔"میرے پاس تمہارے لیے اس سے بہتر آئیڈیا ہے لیکن اس کو کرنے کے لئے کے لیے بہت ہمت چاہیے۔"عنیزہ پراسرار انداز میں بولی۔

"کیا؟"امائرہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"تم مر جاؤ۔تم نے ایسی زندگی جی کر کیا ہی کرنا ہے جہاں تمہیں کوئی چاہنے والا ہی نہ ہو۔"عنیزہ کی آواز دھیمی اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

امائرہ نے سر جھٹک دیا اس نے آگے بڑھنے کے لیے قدم بڑھایا جب عنیزہ نے اس کے بازو سے پکڑ کر اسے سامنے کھڑا کیا۔"میری بات مانو اور خود کو اس اذیت بھری زندگی سے آزاد کر دو۔ چھت سے چھلانگ لگالو، زہر کھالو، کسی گاڑی کے آگے کود جاؤ یا اپنی نبض کاٹ لو۔ تمہیں لگتا ہے تمہاری طرح کے بروکن فیملیز کے بچے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تمہیں لگتا ہے تم محنت کر کے ایک دن بہت بڑی ٹینس پلیئر بن جاؤ گی۔ تمہیں غلط لگتا ہے یہ سب تمہارے خواب ہیں اور یہ خواب ہی رہیں گے۔ تمہارے جیسے بچے صرف فلموں، ڈراموں میں کامیاب ہوتے ہوں گے لیکن اصل زندگی میں ایسے لوگ کبھی آگے بڑھ نہیں پاتے۔ان کے کمپلیکسز انہیں آگے نکلنے ہی نہیں دیتے۔خوش فہمیوں میں جینا چھوڑ دو اور حقیقت کو فیس کرو۔"عنیزہ کہہ کر جا چکی تھی۔

تبھی عاقب اپنے کمرے سے نکلا۔دونوں کی نظریں ملیں۔امائرہ کو اس کی نظریں اپنے وجود کے اندر دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔وہ ایک ایک قدم لیتا امائرہ کی

جانب بڑھااور امائرہ ایک ایک قدم پیچھے چلتی گئی۔وہ دیوار سے ٹکرائی تو اسے احساس ہوا کہ اب وہ اور پیچھے نہیں جاسکتی تھی۔عاقب اس کے پاس آیا اس کے کان کے قریب جھکا۔سرگوشی کے انداز میں چند الفاظ ادا کیے اور چلا گیا۔

ان چند الفاظ نے امائرہ کا رنگ نچوڑ لیا۔اس نے پلکیں جھپکیں۔اسے لگا ہوائیں تھم گئی ہوں،وقت رک گیا ہو،اس کے پاؤں زمین پر نہیں۔وہ لب کاٹتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف دیکھتی رہی۔اس نے محسوس کیا تھا اس کے قدموں کا رخ بدلا تھا۔وہ کچن میں آئی۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔کوئی تم سے محبت نہیں کرتا ۔تم بڑی ہو گی تو سمجھ جاؤ گی۔"وہ الفاظ اسے پوری فضا میں گونجتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔اس نے کیبنٹ کھول کر اندر سے سارے چمچ،کانٹے اور چھریاں شلف پر بکھیریں تھیں۔پھر ان چھریوں میں سے سب سے تیز چھری کو پکڑ کر اپنی ہڈی کی جیب میں رکھا۔

ہر قدم کے ساتھ اس کے دماغ میں ہونے والا شور بڑھتا جا رہا تھا۔ماضی میں ہونے والی ایک ایک بات یاد آ رہی تھی۔ایک وحشت زدہ ماحول تھا۔کمرے میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے دروازہ لاک کیا۔

بورڈنگ سکول،اس کی عمارت سے چھلانگ لگانے والی لڑکی اور امائرہ کے قدموں میں اس کا بہتا ہوا خون۔کیا اپنی جان لینا آسان ہوتا ہے؟کیا کوئی نارمل انسان اپنی جان لے سکتا ہے۔کیا کوئی یقین کرے گا کہ وہ لڑکی جس کے اتنے بڑے بڑے خواب تھے اور جو ان خوابوں کے لیے ہر کسی سے لڑ رہی تھی وہ یوں اس طرح ہار مان جائے گی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔کمرے کی ایک ایک چیز کل سے ہانٹ کر رہی تھی۔ماتھے پر بار بار پسینے کی قطرے ابھر رہے تھے اور گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

اس نے بہت سوچنے کے بعد بیگ سے اپنی نوٹ بک نکال کر اس پر کچھ لکھنا شروع کیا۔وہ صفحہ پھاڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لائٹ آف کر کے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔اس کے کانوں میں اتنا شور تھا کہ اسے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔دل میں ہونے والی تکلیف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔اس نے لبوں کو آپس میں بھینچ کر اس چھری کو اپنی کلائی پر رکھا۔آنکھیں بند کیں۔سارہ کو چہرہ یاد آیا،سوزی یاد آئی،مسٹر وارنر یاد آئے،اپنا گھر یاد آیا،شاہزیب یاد آئے اور وہ رک گئی اس نے چھری کلائی سے ہٹالی۔

ایک دلیل اسے صرف ایک دلیل چاہیے تھی اس کا دل کہہ دے کہ وہ غلط کر رہی ہے۔شاہزیب،رائدان میں سے کوئی اسے روک لے۔وہ ان کا انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ وہ انتظار کرتے کرتے تھک گئی اور اس نے وہ چھری اپنی کلائی پر پھیر دی۔خون کا ایک فوارا کلائی سے پھوٹا تھا جس کے قطرے اس کے کپڑوں کو داغ دار کر گئے تھے لیکن روشنی نہ ہونے کے باعث وہ کچھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔کہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی تکلیف نہیں تھی اور جو تھی وہ صرف دل میں تھی۔آہستہ آہستہ وہ شور کم ہونے لگا۔آوازیں گڈ مڈ ہونے لگیں۔اس کی آنکھیں بند ہوتی گئیں۔سانس رکنے لگا اور ایکدم ہر سو اندھیرا چھا گیا۔

شاہزیب اپنے تمام کام نپٹا کر کافی دیر سے گھر واپس آئے۔عنیزہ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی جب رائد شاہزیب کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔

"امائرہ کہاں ہے؟"شاہزیب نے عام انداز میں استفسار کیا۔عاقب ان کے عین سامنے بیٹھا ہوا تھا۔امائرہ کے ذکر پر اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

"اپنے روم میں ہے کافی ڈسٹربڈ تھی گیم میں ہارنے کی وجہ سے۔میں گیا تھا اسے بلانے لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔شاید سو گئی ہے۔"رائد بھی تھکا ہوا تھا وہ کل ساری رات امائرہ کے ساتھ سردی میں بیٹھا رہا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں۔"شاہزیب اپنی نشست سے اٹھے۔

"آپ کھانا تو کھالیں۔اس نے تو یہی سب کرنا ہے۔"عنیزہ نے شاہزیب کو پیچھے سے پکارا۔

شاہزیب اس کی سنی ان سنی کرتے چلے گئے۔انہوں نے کافی دیر تک امائرہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔اب انہیں نئی پریشانی لاحق ہو گئی تھی۔

"رائد اس روم کی کوئی ڈوپلیکیٹ کی ہے۔"شاہزیب نے وہیں کھڑے کھڑے رائد کو آواز لگائی۔

"جی بابا میں لاتا ہوں۔"رائد فوراً اٹھا تھا چابی لے کر شاہزیب کے پاس آیا ۔شاہزیب نے چابی لاک میں لگائی اور دروازہ کھل گیا،سامنے اندھیرا تھا۔

شاہزیب نے دیوار پر ہاتھ ٹٹولتے ہوئے ساری روشنیاں جلائیں اور سامنے والا منظر دیکھ کر ایک ہی لمحے میں ان کے پاؤں سے زمین نکل گئی تھی۔خون کی ندی تھی جو ان کے قدموں تک بہتی ہوئی آرہی تھی۔پیچھے کھڑے رائد کی آنکھیں شاک سے

پھیلیں۔امائرہ بیڈ کے ساتھ فرش پر پڑی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ پر کٹ لگا ہوا تھا جس سے خون بہہ رہا تھا۔

شاہزیب پتھر کی مورت بنے اسے دیکھتے رہے۔جسم میں جیسے حرکت کرنے کی ہمت ختم ہو گئی۔سانس لینا دوبھر ہو گیا۔

"بابا۔"رائد کی آواز سن کر شاہزیب ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔وہ آگے بڑھے تھے امائرہ کو بانہوں میں اٹھایا اور عجلت میں وہاں سے نکل گئے۔رائد بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں گیا وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔اس میں سے پٹی نکال کر ساری چیزیں وہیں پھینکتا ہوا وہ شاہزیب کے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

عنیزہ جو کچن سے سلاد کی پلیٹ لا رہی تھی اامائرہ کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھوٹی۔عاقب اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔امائرہ کا بے جان وجود شاہزیب کی بانہوں میں جھول رہا تھا اور اس کی کلائی سے بہتے ہوئے خون کے قطرے سفید ٹائلز کو داغدار کر رہے تھے۔

شاہزیب نے اسے گاڑی میں لٹایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ان کے سارے کپڑے امائرہ کے خون سے رنگ چکے تھے۔

"بابا یہ پٹی باندھ دیں اس کے ہاتھ پر ورنہ بلیڈنگ زیادہ ہو جائے گی۔"رائد کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی۔شاہزیب کے سر ہلانے پر اس نے خود امائرہ کی کلائی پر پٹی باندھی تھی تاکہ خون رک جائے۔شاہزیب چلے گئے تھے اور وہ وہیں کھڑا رہا

۔

ایک گلٹ تھا جو اب بڑھتا جا رہا تھا۔یہ خیال کہ امائرہ کو کچھ ہو گیا تو اس کی جان لے رہا تھا۔انہوں نے جتنی اذیت امائرہ کو دی تھی وہ کسی بھی طرح جسٹیفائیڈ نہیں تھی۔وہ خود کو امائرہ کی اس حالت کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔وہ کبھی کبھی سوچتا تھا کہ امائرہ کتنی مظبوط ہے وہ کتنی ڈھیٹ ہے اسے کچھ بھی کہہ دو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ۔اسے فرق پڑتا تھا وہ باتیں،وہ جملے،وہ الفاظ،وہ طعنے اسے اندر ہی اندر رکھوکھلا کرتے گئے تھے اور وہ فرق اب نظر آ رہا تھا۔

وہ واپس پلٹا اسے شاہزیب کے پیچھے جانا تھا وہ انہیں اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ اندر گیا تو عنیزہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔

"آپ نے اسے کچھ کہا تھا ماما؟" وہ سیڑھیوں کے دہانے پر کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا۔ لہجہ مغموم تھا۔ آنکھیں بے یقین اور ویران تھیں۔

عنیزہ کے قدم وہیں تھم گئے۔ گردن موڑ کر اس نے رائد سے کچھ فاصلے پر کھڑے عاقب کو دیکھا پھر سر نفی میں ہلا دیا۔

"میں نے خود سنا ہے ماما آپ نے اسے اپنی جان لینے کا کہا تھا۔ وہ آپ ہی تھیں، آپ نے کیوں کیا ایسا؟ کیوں ہمارے دلوں میں اس کے لیے اتنی نفرت بڑھا دی کہ ہم اس کی اچھائیاں دیکھ ہی نہ پائے۔" اس کے لہجے میں کرب اور اذیت تھی۔

"رائد میری بات سنو بیٹا۔" عنیزہ نے صفائی دینے کی کوشش کی۔

"آپ اس کے کمرے میں جائیں گی اور دیکھیں گی کہ اس نے مرنے سے پہلے آپ کے خلاف کچھ نہیں لکھا اور اگر کچھ ملا تو آپ اسے چھپا دیں گی۔ رائیٹ۔"

عنیزہ اسے لاجواب نظروں سے دیکھتی رہی تھی رائد نے کبھی اس سے اس طرح بات نہیں کی تھی۔وہ رائد تھا اپنے ماں باپ کی فرمانبردار اولاد۔

"ہم نے اسے مار دیا ماما۔ہم نے اسے مار دیا۔" وہ تاسف سے کہہ کر عنیزہ کے پاس سے گزر گیا۔وہ امائرہ کے کمرے میں آیا۔سائیڈ ٹیبل پر پڑا صفحہ پکڑ کر جیب میں رکھا اور واپس پلٹ گیا۔اب اسے ہوسپٹل جانا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کی حالت تشویش ناک تھی۔ڈاکٹر کے مطابق اس کا اتنا خون بہہ چکا تھا کہ اب اس کا بچنا بے حد مشکل تھا۔ہوسپٹل والے پولیس کو بلانے پر مصر تھے تو شاہزیب کو پیسے دے کر ان کا منہ بند کروانا پڑا تھا۔امائرہ کو ارجنٹ او نیگٹو بلڈ کی ضرورت تھی جو اس وقت ملنا مشکل تھا۔

شاہزیب اور اس کا بلڈ گروپ ایک ہی تھا سو شاہزیب نے اسے بلڈ ڈونیٹ کیا تھا۔امائرہ اندر وارڈ میں تھی وہ وارڈ کے باہر اکیلے بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔فون ان

www.novelsclubb.com

کے ہاتھ میں تھا وہ بار بار کانٹیکٹ لسٹ میں ایک نمبر نکالتے جیسے اس نمبر پر کال کرنا چاہتے ہوں لیکن خود کو روک رہے ہوں۔رائدان کے برابر بیٹھا۔اس نے شاہزیب کو تسلی دینے کے لیے الفاظ تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام ہو گیا ۔اس نے وہ نوٹ جیب سے نکال کر شاہزیب کی جانب بڑھایا تھا۔شاہزیب نے گہری سانس کھینچ کر اسے پڑھا۔

"میں نے صرف دو چیزوں سے محبت کی ایک آپ اور دوسرا ٹینس۔دونوں نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ڈیڈ۔مر شاید بہت پہلے چکی تھی اب بس دفنا دیجئے گا۔"شاہزیب نے آنکھیں میچ لیں تھیں۔ایک گلٹی ابھر ہو کر معدوم ہوئی تھی۔ان کا دل چاہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

"میں ہمیشہ چاہتا تھا کہ اللہ مجھے ایک بیٹی دے۔حنان کے چھے ماہ بعد امائرہ پیدا ہوئی تھی۔میں اس دن بہت خوش تھا جب نرس نے اسے میرے ہاتھوں میں دیا

تھا۔میں اس کا خیال نہیں رکھ سکا۔میں اچھا باپ نہیں بن سکا۔"شاہزیب اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولے جو خون آلود تھے۔

رائد کا سر مزید جھکتا چلا گیا۔وہ شاہزیب کو نہیں بتا سکا کہ اس نے عنیزہ کو امائرہ کو مر جانے کا کہتے ہوئے سنا تھا۔

ڈاکٹر نے امائرہ کے ہاتھ پر پٹی باندھتے ہوئے اس نیل کو دیکھا تو وہ چونک گئی۔فوراً امائرہ کا دوسرا ہاتھ دیکھا اس پر بھی ایسا ہی نشان تھا۔اس نے ساتھ والے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔ڈاکٹر نے سر کو جنبش دی۔

وہ وارڈ سے باہر نکلی۔"ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔آپ دعا کریں کہ اسے جلدی ہوش آجائے۔"وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔اس کے ساتھ نرس تھی۔"رپورٹس کب تک آئیں گی۔"

"کل تک۔"نرس نے جواب دیا۔

وہ رپورٹس کے آنے سے پہلے کسی نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہتی تھی۔

امائرہ کو اگلے دن ہوش آئی۔ڈاکٹر کے مطابق وہ اب خطرے سے باہر ہے۔کئی گھنٹے وہ خاموشی سے لیٹی رہی شاہزیب نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا،کچھ یاد نہیں آ رہا تھا،ذہن کچھ پراسیس نہیں کر پا رہا تھا۔شاید یہ سب دوائیوں کا اثر تھا۔

امائرہ کی رپورٹس آ چکی تھیں۔عنیزہ بھی ہوسپٹل میں تھی۔ڈاکٹر نے اسے اپنے وارڈ میں بلایا۔"آپ اس بچی کی ماں ہیں؟"ڈاکٹر نے عنیزہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس سے سوال کیا۔

"ہاں۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے وہ رپورٹس عنیزہ کی جانب بڑھائیں۔عنیزہ نے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے رپورٹس اس کے ہاتھ سے لیں اور انہیں پڑھنا شروع کیا۔امائرہ کے لیے نفرت اپنی جگہ لیکن وہ سب پڑھ کر اسے اذیت ہو رہی تھی۔ڈاکٹر کو پتہ تھا امائرہ کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی اور اس نے یقیناً شاہزیب کو بتا دینا تھا عنیزہ کو ہر

حال میں اسے روکنا تھا۔اس کا ذہن بہت تیزی سے نیا لائحہ عمل ترتیب دے رہا تھا

۔

عنیزہ نے گہری سانس کھینچی۔آنکھوں میں آنسو جمع کیے۔ڈاکٹر کا کہانی سنائی اور اسے کنونس کیا کہ شاہزیب کو اس بارے میں کچھ نہیں پتہ چلنا چاہیے اور ڈاکٹر کو خاموش ہونا پڑا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کی آنکھ کھلی تو اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔شاہزیب کاؤچ پر بیٹھے بیٹھے سو رہے تھے۔اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا تو وہ بچ گئی۔وہ اٹھ کر بیٹھی۔حرکت کی آواز سن کر شاہزیب فوراً ہڑبڑا کر اٹھے۔دونوں کی نظریں ملیں اور کئی لمحے دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے۔"تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے امائرہ؟"

"آپ نے بھی۔"

www.novelsclubb.com

"کون ایک گیم ہارنے پر اپنا ہاتھ کاٹتا ہے۔" اپنی بھرپور کوشش کے باوجود شاہزیب اپنے لہجے میں نرمی برقرار نہ رکھ پائے۔

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور نظروں کا رخ پھیر لیا۔

"میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتا ہوں کہ تم نے کب ڈسچارج ہونا ہے۔ اتنے کام پڑے ہیں کرنے والے۔" شاہزیب اپنی جگہ سے اٹھے۔

"اور میں کہاں جاؤں گی؟" شاہزیب جانے لگے جب امائرہ نے پوچھا۔

"گھر۔"

"کون سے گھر؟" شاہزیب اس کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھے۔

"جہاں تم رہتی ہو اور کہاں جانا ہے؟" شاہزیب کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔

"آئی ٹولڈ یو مجھے وہاں نہیں رہنا۔آپ مجھے زبردستی لے کر گئے تھے اگر آپ دوبارہ مجھے مجبور کریں گے تو میں اس طرح کا فلاپ سوسائیڈ دوبارہ نہیں کروں گی ۔"امائرہ نے اپنی کلائی کو دیکھا تھا جہاں پٹی لگی ہوئی تھی۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب؟ کیوں مجھے اور خود کو تکلیف دے رہی ہو۔میں نے تمہاری ہر خواہش پوری کی ہے کبھی تم پر روک ٹوک نہیں کی۔جو زندگی تم جی رہی ہو لوگ اس طرح کا لائف سٹائل افورڈ کرنے کے لیے مر جاتے ہیں۔"

"آپ اسے زندگی جینا کہتے ہیں۔صرف میں جانتی ہوں میں کس طرح سفر کر رہی ہوں۔میں نے آپ سے کبھی شکایت نہیں کی۔آپ کی ہر بات سر جھکا کر مانی ۔لیکن آپ نے ہمیشہ مجھے مایوس کیا۔آپ مجھے اس جہنم جیسے بورڈنگ سکول میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔آپ نے کبھی مجھ سے پوچھا وہاں میرے ساتھ کیا کیا ہوا ،میں کس کس اذیت سے گزری،میں نے کیسے اس ماحول میں سروائیو کیا۔ایک دن آپ آئے اور مجھے ایک جہنم سے نکال کر دوسری جہنم میں لے گئے۔ایک جلاد

سے آزاد کروا کے ایک اور درندے کے آگے کر دیا۔ میں انسان نہیں ہوں، میں پتھر ہوں، مجھے تکلیف نہیں ہوتی جب وہ میری ذات کا مزاق اڑاتے ہیں، جب وہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں، جب وہ مجھے بار بار احساس دلاتے ہیں کہ میرے ماں باپ کو میری پروا نہیں۔ ایک دفعہ مجھے یاد کروا دیں کہ آپ نے میری سائیڈ لی ہو اور آپ اسے جینا کہتے ہیں۔ مرنے دیتے مجھے ختم کر دیتے یہ قصہ۔ میں آپ کی اولاد نہیں صرف ایک بوجھ ہوں ختم ہونے دیتے اس بوجھ کو۔" امائرہ کے لیے بولنا مشکل تھا لیکن وہ بولتی گئی، آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

شاہزیب خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔ "اتنا برا باپ ہوں میں؟"

"آپ بہت اچھے ہیں لیکن صرف اپنے بیٹوں کے لیے۔ میرے لیے آپ اس سے بھی برے باپ ہیں۔ میرے پاس آپ کے علاوہ کوئی اور ہے ہی نہیں اس لیے میں تو آپ سے نفرت بھی نہیں کر سکتی۔"

شاہزیب اٹھے اور چپ چاپ وارڈ سے نکل گئے۔

✡✡✡✡✡

شاہزیب نے بہت سوچنے کے بعد سارہ سے بات کی تھی۔انہیں لگا تھا کہ امائرہ سارہ سے ملے گی تو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔سارہ نے یہی کہا تھا کہ وہ اسے یہاں کینڈا بھیج دیں اور شاہزیب نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ کچھ ماہ تک امائرہ کو وہاں رہنے دیں گے اور اس کے بعد واپس بلا لیں گے۔

شاہزیب واپس آئے تو ڈاکٹر امائرہ کا چیک اپ کر رہی تھی۔اس کے جانے کے بعد شاہزیب نے امائرہ سے بات کی۔

"نو وے ڈیڈ مجھے ماما کے پاس نہیں جانا۔"

www.novelsclubb.com

"میں مزید ایک بات نہیں سنوں گا تمہاری۔میں تمہیں کہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ جو حرکت تم نے کی ہے میرا تم سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔تمہیں وہاں جانا پڑے گا۔آج رات تمہاری فلائٹ ہے۔"

"آپ صرف مجھے خود سے دور بھیجنا چاہتے ہیں۔ مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں ۔جس عورت کو اتنے سال پہلے میرا خیال نہیں آیا تھا وہ آج کیوں پروا کرے گی۔ مجھے تو یہ بھی نہیں یاد ماما دکھتی کیسی تھیں اور آپ مجھے ان کے پاس بھیج رہے ہیں۔" امائرہ نے شاہزیب سے سوال کیا۔

"کچھ عرصے کی بات ہے امائرہ۔" شاہزیب نرمی سے اسے سمجھا رہے تھے۔

"میں اکیلے رہ سکتی ہوں ڈیڈ۔"

"میں کچھ نہیں سن رہا۔ تم آج رات جا رہی ہو۔ دیٹس اٹ۔" شاہزیب اپنا فیصلہ سنا کر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

اسے وہ گھر چھوڑنا تھا لیکن آسٹریلیا اور سڈنی چھوڑنے کا اس نے کبھی خوابوں خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اس کی پوری زندگی یہاں گزری تھی۔ اس کے سارے خواب اس شہر سے جڑے تھے۔

شاہزیب نے اپنا فیصلہ نہیں بدلا تھا۔رات کو وہ خود اسے ایئرپورٹ پر چھوڑنے آئے تھے۔ان کے ساتھ ان کے بھائی کا بیٹا الہان تھا اسے کینڈا سے نیویارک جانا تھا ۔الہان نے پہلی دفعہ شاہزیب کی اکلوتی بیٹی کو دیکھا تھا جو کبھی ان کے ساتھ پاکستان نہیں آتی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا اور دوبارہ ایسی کوئی حرکت مت کرنا۔" شاہزیب اسے سمجھا رہے تھے۔لہجے میں نرمی بھی تھی اور تنبیہ بھی۔الہان ایک طرف کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

امائرہ نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا۔"رائد نہیں آیا۔" امائرہ جانتی تھی اس کا سامان وہی لے کر آیا تھا۔وہ اتنے دنوں سے ہوسپٹل میں تھا لیکن وہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔

"گاڑی میں بیٹھا ہے میں نے کہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا۔تم جاؤ مل لو اس سے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔"مجھے کسی سے نہیں ملنا۔"

شاہزیب واپس چلے گئے۔ان کی فلائٹ میں ایک گھنٹہ تھا۔الہان بہت دیر سے اس بچی کو نوٹس کر رہا تھا جو جب سے آئی تھی بالکل خاموش تھی۔امائرہ نے لمبا کوٹ اور سر پر پی کیپ پہنی ہوئی تھی۔اس کی کلائی کوٹ کے بازو میں چھپ گئی تھی۔

الہان نے گھڑی پر وقت دیکھا۔اسے بھوک کا احساس ہوا تو وہ امائرہ کو دوسری طرف لے آیا۔مینیو دیکھا اس میں کچھ بھی اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔"یہ حلال ہو گا؟"اس نے امائرہ کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو مجھے کیا کھانا چاہیے۔"الہان نے سر کھجاتے ہوئے پوچھا۔

امائرہ نے اپنی دونوں آنکھیں تاسف سے گھمائیں۔مینیو اس کے ہاتھ سے لیا۔غور سے اسے دیکھا اور ویٹر کو بلا کر وہ ڈش آرڈر کی۔"آپ کچھ نہیں کھاؤ گے؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔وہ وہاں بیٹھے لوگوں کو ناخن چباتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

ویٹر نے وہ ڈش الہان کے سامنے رکھ دی۔الہان غور سے سامنے پڑی ڈش کو دیکھ رہا تھا۔امائرہ نے ویٹر کو ساتھ ڈرنک لانے کا کہا۔

"کھاتے کیسے ہیں اسے؟"الہان نے امائرہ کی طرف دیکھا۔

امائرہ کو اپنے سامنے بیٹھے آدمی کی دماغی حالت پر شک ہوا۔"چاپ سٹکز کے ساتھ۔"امائرہ نے سامنے پڑی چاپ سٹکز کی جانب اشارہ کیا۔

"مجھے نہیں آتا اس طرح کھانا۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ اپنی جگہ سے اٹھی اس کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھی۔چاپ سٹکز پکڑ کر الہان کو دکھایا اور بہت آسانی کے ساتھ الہان کو سمجھایا۔الہان نے چاپ سٹکز اس کے ہاتھ سے لیں۔امائرہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کھانے کا نوالہ لیا پہلی بار تو وہ پلیٹ

میں ہی گر گیا لیکن دوسری دفعہ الہان اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا۔امائرہ اپنی جگہ پر واپس چلی گئی۔

"تم پاکستان کیوں نہیں آتی؟"وہ دونوں بورڈنگ کے لیے جا رہے تھے جب الہان نے اس سے پوچھا۔

"میں کیوں جاؤں گی پاکستان؟"امائرہ نے جواب دینے کی بجائے الہان سے سوال کیا۔

"تم جانتی ہو وہاں تمہارے اتنے زیادہ کزنز ہیں تمہیں بھی حنان اور رائد کے ساتھ پاکستان آنا چاہیے تم بہت انجوائے کرو گی۔"

"مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔"اس نے سر جھٹک کر اپنے بیگ کی زپ کھولی اس میں روبسکو پزل باکس تھا۔اسے نکال کر اس کے سارے ٹکڑے الگ کیے اور انہیں جوڑنا شروع کیا۔

جہاز ہواؤں میں اڑتا ہوا سڈنی سے ٹورونٹو کی جانب بڑھ رہا تھا۔الہان اپنے فون پر آئی کچھ میلز پڑھ رہا تھا اور امائرہ اس پزل باکس کو سولو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

الہان کچھ دیر دلچسپی سے دیکھتا رہا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے دوستانہ انداز میں بولا ۔"لاؤ میں کر کے دکھاؤں۔تم سے نہیں ہو گا۔"

امائرہ نے اسے سر اٹھا کر گھورا۔اسے الہان کی بات اچھی نہیں لگی تھی اور اس کے انداز سے الہان کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ کتنی سٹریٹ فارورڈ تھی۔"مجھے آتا ہے۔"اس نے کچھ ہی دیر میں اسے سیدھا کر دیا۔الہان مسکرایا۔اسے یہ پندرہ سولہ سال کی بچی بہت دلچسپ اور مختلف لگی تھی۔

امائرہ کی نظر الہان کے فون پر پڑی وہ کسی بچے کی ویڈیو دیکھ رہا تھا۔"یہ کون ہے؟"

"میرا بیٹا۔"

امائرہ نے پوری آنکھیں کھول کر الہان کو دیکھا۔"آپ کا بیٹا بھی ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرے دو بیٹے ہیں۔"

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔الہان کو دیکھ کر اسے بالکل نہیں لگا تھا کہ وہ بندہ شادی شدہ بھی ہے۔

"آپ نے اپنی وین کاٹی ہے؟"الہان نے اتنی اچانک پوچھا تھا کہ امائرہ خود چونک گئی۔اس نے فوراً اپنے ہاتھ کو کوٹ کے بازو سے کور کیا تھا۔

"چوٹ لگ گئی تھی۔"اس کے لہجے میں ناگواری واضح تھی۔

"پہلے بھی ملنے جاتی ہو ماما سے۔"الہان نے یونہی سوال کیا۔

"نہیں۔ان کی ڈیوورس کے بعد پہلی دفعہ جا رہی ہوں۔"امائرہ نے وہ پزل باکس الہان کو تھما دیا اور آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا لی۔

جہاز ٹورونٹو ایئرپورٹ پر لینڈ ہوا۔بورڈنگ کے بعد وہ دونوں ویٹنگ ایریا کی جانب بڑھے۔اس نے دور سے سارہ کو سامنے کھڑے دیکھا۔وہ اس کی ماں تھی۔وہ اس کی ماں ہی تھی۔تھوڑا قریب آنے پر اسے یقین آیا۔سارہ کی اس پہ نظر پڑی آنکھو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ں میں اچنبھا پھیلا۔امائرہ کے چلتے قدم ایکدم رک گئے۔الہان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"ہم واپس جا سکتے ہیں۔مجھے واپس جانا ہے۔"اسے ایکدم احساس ہوا اس سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی تھی اسے شاہزیب کی بات نہیں ماننی چاہیے تھی۔اسے کم از کم اس حالت میں سارہ سے نہیں ملنا تھا۔

"آپ یہاں کچھ دیر کے لیے ہو اس کے بعد آپ اپنے گھر چلے جاؤ گے۔آپ کی ماما آپ کا ویٹ کر رہی ہیں۔"الہان نے اسے بہلانے کی کوشش کی۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا۔"مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

الہان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔"آپ کی ماما آپ کا ویٹ کر رہی ہیں امائرہ۔"

امائرہ نے غائب دماغی سے الہان کو دیکھا پھر سارہ کو۔اسے لگتا تھا وہ اتنے سالوں میں سارہ کا چہرہ بھول چکی ہے لیکن وہ اسے یاد تھی۔ماؤں کو کون بھولتا ہے۔

سارہ امائرہ کو دیکھتی رہ گئی۔جب وہ اسے چھوڑ کر گئی تھی وہ سات آٹھ سال کی تھی لیکن آج وہ پورے قد کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔اس امائرہ سے بہت مختلف۔امائرہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی سارہ کی جانب بڑھی۔اسے نہیں پتہ تھا اسے سارہ کے پاس پہنچ کر کیا کرنا ہے۔

الہان ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا امائرہ اور اس کی ماں کو دیکھ رہا تھا۔یہ پہلی دفعہ تھا جب اس نے اپنے چاچو کی دوسری بیوی کو دیکھا تھا اور اسے اپنے چاچو کی چوائس اچھی لگی تھی۔سارہ آج بھی دکھنے میں اتنی ہی خوبصورت لگی تھی جتنی پہلے تھی۔

"ہائے۔"امائرہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔سارہ نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے لگایا۔"کیسی ہو؟"

"سی یو اگین امائرہ شاہزیب۔نائس ٹو میٹ یو۔"الہان نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔

امائرہ نے جھجھکتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔الہان چلا گیا تھا۔امائرہ سارہ کی جانب بڑھ گئی۔

ایئرپورٹ کے باہر زید آنکھوں پر سیاہ گلاسز لگائے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔سارہ کو آتے دیکھ کر اس نے فون جیب میں ڈالا اور ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھتا امائرہ کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔

سیاہ جینز ہائی نیک شرٹ کے اوپر آف وائٹ رنگ کا کوٹ اور جو گرز میں ملبوس، کمر تک آتے سیاہ بال جو پونی میں مقید تھے۔وہ ہر چیز میں سارہ سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سارا راستہ امائرہ خاموشی سے کھڑکی کے پار دیکھتی رہی۔سارہ نے ایک دو دفعہ اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی جس کا اس نے کوئی خاص جواب نہیں دیا تھا۔

✡✡✡✡✡

پہلا دن بالکل نارمل تھا۔عنایا اور شایان کو دیکھ کر اسے حیرت ضرور ہوئی تھی لیکن یہاں فرق کس کو پڑتا تھا۔وہ ابھی تک آسٹریلیا سے یہاں آنے کے صدمے میں تھی اور یہ سوگ کچھ دن چلنا تھا۔

اگلے دن اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جسم میں عجیب درد تھی اور ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس میں جان رہی نہ ہو۔سارہ کو اس کی حالت دیکھ کر آفیس سے چھٹی کرنی پڑی۔اس کا گمان تھا کہ جگہ اور موسم کی تبدیلی کے باعث وہ بیمار پڑی تھی لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا تھا جب گزرتے دنوں کے ساتھ امائرہ کے لیے بستر سے اٹھنا مشکل ہو گیا۔وہ پورا ہفتہ یونہی بستر سے لگی رہی۔سارہ امائرہ کے پاس بیٹھی دوائیاں دیکھ رہی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔کانٹیکٹ دیکھ کر اس نے فون امائرہ کی جانب بڑھایا۔

امائرہ نے نمبر دیکھا تو منہ کمبل میں دے لیا۔"مجھے نہیں بات کرنی کسی سے بھی۔"

"دن میں دس دفعہ کال کرتا ہے مجھے تمہارا پوچھنے کے لیے۔کر لو بات اسے تسلی ہو جائے گی۔"

"آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔"اس بار امائرہ کی آواز میں سختی تھی۔سارہ کو غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کر کے اٹھ گئی۔

اس کے لئے اس نئے ماحول میں آکر ایڈجسٹ ہو جانا آسان نہیں تھا۔وہ جگہ جہاں وہ پلی بڑھی تھی اپنی ساری زندگی گزاری تھی وہ اسے پیچھے چھوڑ آئی تھی۔اسے اپنا گھر، سکول، کلب، رائد اور حنان، شاہزیب یاد آتے تھے۔وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بستر پر لیٹے گہری نیند میں تھی جب اچانک شور سے اس کی آنکھ کھلی۔وہ اٹھ کر بیٹھی۔کمرے کے باہر سے کسی کے لڑنے کی آواز آرہی تھی۔امائرہ منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے نکلی تو سامنے لاؤنج میں ایک عورت کھڑی غصے سے کچھ کہہ رہی تھی

،سارہ ایک طرف خاموش کھڑی تھی جبکہ یاسر اس عورت سے کچھ کہہ رہا تھا۔امائرہ کمرے کی دہلیز پر ہی رک گئی۔

"اس لڑکے کو ضرور پتہ ہو گا میری بیٹی کہاں ہے؟ دو دن سے وہ گھر نہیں آئی۔"

اس عورت کا اشارہ زید کی طرف تھا جو ساری دنیا سے بے نیاز فروٹ ٹرائفل کھانے میں مصروف تھا۔

"وہ تم سے کچھ پوچھ رہی ہیں۔" یاسر کی گھمبیر آواز لاؤنج میں گونجی۔

"کم آن ڈیڈ۔اب اس کمیونٹی کی جتنی لڑکیاں آگے پیچھے ہوں گی ان کی فیملیز منہ اٹھا کر ہمارے گھر آجائیں گی۔میں ان کا گارڈین تھوڑی ہوں۔"

"تم دونوں ایک دوسرے کو ڈیٹ کر رہے تھے مجھے سب پتہ ہے۔" وہ عورت غصے سے بولی۔

"استغفر اللہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آنٹی۔میں ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں۔آپ کی بیٹی میرے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔میں نے گھاس نہیں ڈالی تو کسی اور کے ساتھ نکل گئی

ہو گی۔آپ کو میرے گھر آنے کی بجائے پولیس کے پاس جانا چاہیے تھا۔"زید کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"تمہیں آئیڈیا بھی ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"اب کی بار یاسر بولا۔

"بالکل میں ان کی بیٹی کی طرح نشہ تھوڑی کرتا ہوں۔"زید نے اطمینان سے جواب دیا۔اپنی پلیٹ اور چمچ پکڑا اور سب کو نظر انداز کرتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔یاسر اس عورت سے معذرت خواہانہ انداز میں کچھ کہہ رہا تھا۔وہ عورت چلی گئی تو یاسر نے سکون کی سانس لی۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

سارہ کے کہنے پر امائرہ نے سکول جانا شروع کر دیا۔سارہ ہی اسے سکول پک اور ڈراپ کرتی۔وہ امائرہ کے ساتھ کوئی بھی بات کرتی تو وہ ہاں اور نہیں میں جواب دے کر چپ ہو جاتی۔آج اتوار تھا اور سارہ کو کچھ چیزیں لینی تھیں تو وہ امائرہ کو بھی اپنے ساتھ لے آئی۔"کل میں نے تمہارا بیگ دیکھا تھا اس میں ٹورونٹو کے سیزن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

والے کپڑے تھے ہی نہیں تھے اسی لیے میں نے سوچا تمہیں شاپنگ کروا دیتی ہوں۔"

امائرہ نے گردن موڑ کر سارہ کو دیکھا۔"مجھے آپ اور آپ کے ہزبنڈ کے پیسوں سے کچھ نہیں خریدنا۔"امائرہ نے اسے کہتے ہوئے دو تین شرٹز اور سویٹر لیے اور کاونٹر پر دے دیئے۔سارہ نے باری باری ان سب کے پرائس ٹیگ دیکھے۔اپنا کارڈ کاؤنٹر والے کو دیا۔شاپنگ سے فارغ ہونے کے بعد سارہ اسے ایک کیفے لے آئی۔

"ہمیں بات کرنی چاہیے۔"سارہ اس کے سامنے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"کس بارے میں؟"امائرہ نے ماتھے پر تیوری چڑھائے پوچھا۔

"تمہارے بارے میں۔کیا کیا میرے جانے کے بعد۔"سارہ نے کہنیاں میز پر رکھے دلچسپی سے پوچھا۔

امائرہ نے سوچنے کے لیے وقت لیا اور بولی۔"ایک ڈیڑھ سال سوزی کے ساتھ رہی۔وہ واپس چلی گئی تو ڈیڈ نے ایک دو میڈ رکھوائی لیکن میری ان کے ساتھ بنتی

نہیں تھی اور نہ ہی ڈیڈ کے پاس اتنا ٹائم ہوتا تھا تو وہ مجھے۔ پھر ڈیڈ مجھے بورڈنگ سکول چھوڑ آئے۔"

"کیوں؟" سارہ کے ماتھے پر شکنیں پڑی۔

"ان کی اپنی فیملی تھی بزنس تھا وہ مجھے اس طرح وقت نہیں دے سکتے تھے ۔" امائرہ کا انداز سادہ تھا۔

"وہ تمہیں اپنے گھر لے کر جا سکتا تھا۔ تم اس کی بیٹی۔۔۔۔۔۔"

امائرہ نے سارہ کی بات کاٹی۔ "میں آپ کی بھی بیٹی ہوں۔ آپ ڈس اون کر سکتی ہیں تو وہ بھی بورڈنگ سکول چھوڑ کر اپنی زندگی انجوائے کرنے کا حق رکھتے تھے۔" امائرہ کے لہجے میں تلخ واضح تھی۔

سارہ کچھ چونکی۔ اسے یہ امائرہ بہت مختلف لگی تھی جس بچی کو وہ چھوڑ کر گئی وہ تو بہت معصوم، کم گو اور فرمانبردار تھی لیکن اسے سمجھنا چاہیے تھا کہ اتنے سال گزر چکے تھے اور وقت کے ساتھ امائرہ کی فطرت میں بدلاؤ تو آنے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کے بعد؟"

"دو سال وہاں رہی پھر انہوں نے مجھے ایکسپیل کر دیا۔" امائرہ نے جیسے یاد کر کے بتایا۔

"وجہ۔" سارہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"میں بہت وائیلنٹ ہوں اور میرے بہت اینگر ایشوز ہیں اس لیے۔ اس کے بعد ڈیڈ مجھے اپنے گھر لے گئے اور اتنے سالوں سے میں اسی گھر میں رہ رہی تھی۔" امائرہ بظاہر پر سکون تھی لیکن وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیسی ہے اس کی پہلی بیوی آئی مین کیسا رویہ تھا اس کا تمہارے ساتھ۔" سارہ نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

"جیسا میں ڈیزرو کرتی تھی۔" امائرہ بہت آرام سے بولی۔ "وہ مجھ سے نفرت کرتی ہیں بہت نفرت۔ خیر ان کا حق ہے ڈیڈ نے ان کے ہوتے ہوئے آپ سے شادی کی

۔جب میری اپنی ماں کو میری پروا نہیں ہو گی تو میری سوتیلی ماں میرے لاڈ اور ناز اٹھانے سے رہی۔"

"تم زیادہ طنز نہیں کرنے لگ گئی۔"

"آپ نے کہا تھا ہمیں بات کرنی چاہیے میں تو آپ کے سوالوں کے جواب دے رہی ہوں۔" سارہ اس کی حاضر جوابی کو سلام دینا چاہتی تھی لیکن کچھ نہ بولی۔اسے لگتا تھا کہ امائرہ اس سے ناراض تھی اور یہ ناراضگی وقتی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ صبح صبح کچن کاؤنٹر کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔سارہ اسے ناشتہ دے کر اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی تھی۔ڈھیلی ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس زید جو ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا اس نے سیڑھیوں کے دہانے پر کھڑے ہو کر امائرہ کو دیکھا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ اوپن کچن کی جانب بڑھا۔فریج سے جوس

www.novelsclubb.com

نکال کر گلاس میں انڈھیلا، دو بریڈ پکڑ کر ان پر مکھن لگایا امائرہ کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔

وہ بریڈ کے نوالے لیتے ہوئے امائرہ کو دیکھ رہا تھا جس کی مکمل توجہ کا مرکز سامنے پڑی پلیٹ تھی۔ زید کی نظر اس کی گردن کے نشان پر اٹک گئی۔ عموماً اس نے اپنی گردن کو کور کیا ہوتا تھا۔ اس کی نظر گردن سے ہوتی ہوئی امائرہ کے ہاتھ پر گئی۔ اس کے بائیں ہاتھ پر اب بھی پٹی لگی ہوئی تھی لیکن دائیں اور بائیں ہاتھوں میں ایک جیسے نشان تھے جیسے کسی نے بہت زور سے اسے کلائیوں سے پکڑا ہو۔

"ہائے آئی ایم زید۔" لبوں پر ایک سادہ سی مسکراہٹ سجائے زید نے جوس کا ایک گھونٹ پی کر اپنے آپ کو متعارف کروایا۔

امائرہ نے سر اٹھایا دونوں کی نظریں ملیں۔ امائرہ نے پلیٹ آگے کو کھسکائی اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔ زید کو ٹھیک ٹھاک اپنی بے عزتی محسوس ہوئی۔ کیا کوئی زید یاسر کو اس طرح نظرانداز کر سکتا تھا۔ اس نے سوچتے ہوئے سر جھٹک دیا۔

اس کے بعد زید پورا ہفتہ امائرہ کے سامنے نہیں آیا۔اگر ان کا سامنا ہو بھی جاتا تو زید بغیر اس کی طرف دیکھے آگے بڑھ جاتا۔ایسے تو ایسے ہی سہی۔

سارہ کو کوئی کام تھا اس لیے اس نے زید کو امائرہ کو اس کے سکول سے پک کرنے کا کہہ دیا۔پہلے تو زید کا دل کیا وہ سارہ کو منع کر دے لیکن سارہ کو انکار کرنا اسے اچھا نہیں لگا تو وہ گاڑی لے کر نکل گیا۔

امائرہ سکول گیٹ سے باہر نکلی۔سست روی سے چلتے ہوئے اس نے سڑک پر چلتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھا تھا۔ذہن میں ایک خیال آیا۔وہ اسی سست رفتار سے چلتی ہوئی سڑک پر چلنے لگی تھی۔سڑک کے دوسری پار زید کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے امائرہ کو ایکدم رکتے دیکھا تھا۔اس کی نظر امائرہ سے ہوتی ہوئی اس کی جانب آتی ہوئی گاڑی پر پڑی۔وہ تیزی سے اس طرف بھاگا تھا۔

امائرہ غائب دماغی سے عین سڑک کے درمیان کھڑی تھی وہ گاڑی بہت تیزی سے اس کے قریب آ رہی تھی اور وہ بت بنی کھڑی اسے آتا دیکھ رہی تھی۔ تبھی کسی نے

اسے پکڑ کر دوسری طرف کیا تھا۔وہ گاڑی اسی رفتار سے آگے بڑھ گئی تھی۔امائرہ نے پلکیں جھپکتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا یا اس پر چلا رہا تھا لیکن امائرہ صرف اسے دیکھ رہی تھی۔ذہن کے پردوں میں وہی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"آر یو میڈ۔تمہارا دماغ ٹھیک ہے تمہیں اندازہ ہے تم کیا کرنے جا رہی تھی۔"زید حلق کے بل چیخا تھا۔

امائرہ کسی ٹرانس سی کیفیت سے نکلی تھی۔فوراً اپنا ہاتھ چھڑوایا۔"لیو می۔"

زید اسے دیکھتا رہا تھا۔وہ اسے وہیں چھوڑ کر گاڑی اس طرف لے کر آیا۔"سارہ آنٹی نے تمہیں پک کرنے بھیجا ہے۔"اس نے سنجیدہ انداز میں وضاحت پیش کی تھی۔

امائرہ پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولنے لگی تھی زید نے اسے روکا۔"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے؟"زید کو ایکدم اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ نے ایک نظر زید پر ڈالی۔"اپنی آنٹی سے کہہ دینا میں گھر آجاؤں گی۔"اس نے پیچھے سکول وین کو آتے ہوئے دیکھا۔وین رکی تو امائرہ زید کو وہیں چھوڑتی ہوئی اس میں سوار ہو گئی۔

زید شانے اچکا کر واپس اپنی گاڑی میں بیٹھا۔وہ اس وین کو فولو کرتا رہا یہاں تک کہ وہ ان کے گھر کے قریب سٹاپ پر رکی۔امائرہ وین سے اتری۔ گردن موڑ کر زید کو دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔کچھ تھا جو اسے بہت برا لگ رہا تھا۔

✡✡✡✡✡

حنان پاکستان سے واپس آیا تو عنیزہ اور رائد سے مل کر امائرہ کے کمرے کی جانب بڑھا۔اس کا کمرہ خالی تھا۔"کب تک واپس آتی ہے یہ کلب سے؟"اس نے رائد سے پوچھا جو اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔

"امائرہ۔۔۔کینڈا چلی گئی ہے اپنی ماما کے پاس۔"

"واٹ اس کی ماما کہاں سے آ گئیں؟"حنان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

www.novelsclubb.com

"اس کی ماما زندہ سلامت ہیں۔"

"زندہ سلامت ہے تو اس سے ملنے کیوں نہیں آتی؟" حنان دونوں ہاتھ کمر پر رکھے رائد سے سوال ایسے پوچھ رہا تھا جیسے وہ امائرہ کی ماما کو جانتا ہو۔

"اب چلی گئی ہے نہ امائرہ۔" رائد کو حنان کے سوالوں سے کوفت ہو رہی تھی۔ جس دن سے امائرہ کینڈا گئی تھی رائد نے اس سے بات نہیں کی تھی۔ وہ بہت بھولنے کی کوشش کرتا لیکن امائرہ کی خودکشی کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے نہیں جاتا تھا۔

"وہ کیوں گئی ہے وہاں۔ نیکسٹ ویک سے سکول سٹارٹ ہو جانا ہے اس سے پہلے وہ واپس آ جائے گی؟"

"خود پوچھ لینا حنان۔ مجھے ریسٹ کرنا ہے۔ لیو می الون۔" رائد اکتاہٹ بھرے انداز میں بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ حنان وہاں اکیلا رہ گیا۔

ایک دو دن گزرنے کے بعد اسے امائرہ کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگی۔وہ امائرہ کو چڑانا،اس کا مزاق اڑانا،اس کے ساتھ لڑائی کرنے کو مس کر رہا تھا۔لیکن وہ امائرہ سے بات کر کے اسے یہ احساس بھی نہیں دلانا چاہتا تھا کہ اسے امائرہ کی یاد آ رہی ہے۔

اس نے سکول جانا شروع کیا۔کلاس میں گیا تو امائرہ کی کرسی خالی پڑی تھی۔بریک میں وہ کلاس سے نکلنے لگا تو بچوں کو اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے سن کر رک گیا۔"بہت بری طرح ہاری تھی امائرہ اس گیم میں۔میگ نے اسے پوری طرح ڈومینیٹ کیا تھا اور اس کے بعد زیرک نے جو سٹیٹمنٹ دی تھی امائرہ کے بارے میں وہ سنی تھی۔"

حنان گھر واپس آتے ساتھ شاہزیب کے پاس آیا امائرہ کا نمبر لیا اور اسے کال کی۔کال فوراً اٹھالی گئی۔"سکول سٹارٹ ہو گیا ہے کب واپس آنا ہے تم نے؟"

امائرہ حنان کی آواز سن کر حیران ہوئی اس نمبر سے اکثر اسے عنیزہ کال کرتی تھی اسے لگا ابھی بھی وہی ہو گی۔ رائد جو ابھی بھی کہیں سے واپس آیا تھا حنان کو امائرہ کے ساتھ بات کرتے دیکھ کر رک گیا۔ حنان کی اس کی جانب پشت تھی تو اسے رائد کی موجودگی کا علم نہیں ہوا۔

"تم کب واپس آئے پاکستان سے؟"

"کچھ دن پہلے۔ تم جلدی سے واپس آجاؤ زیادہ کلاسز مس کرو گی تو فیل ہو جاؤ گی۔"

"کتنا اچھا ہو گا نہ؟ تمہاری سب سے بڑی خواہش پوری ہو جائے گی۔" امائرہ کے لہجے میں تلخی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آف کورس۔" حنان نے گہری سانس کھینچی۔ "کلاس میں سب بات کر رہے تھے کہ تم کسی گیم میں بہت بری طرح ہاری ہو؟"

امائرہ کو اپنی آنکھوں میں نمی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔اب لوگ اس طرح کی باتیں کریں گے اس کے بارے میں۔"میں ایسے ہاری ہوں حنان کہ اب لگتا ہے کہ کبھی جیت ہی نہیں پاؤں گی۔تم صحیح کہتے تھے میں لوزر ہوں۔"

حنان کو کچھ عجیب لگا تھا امائرہ پہلے کبھی ایسی باتیں نہیں کرتی تھی۔"تم اپنی ماما کے پاس کیوں چلی گئی؟جب انہیں اتنے سال تمہاری یاد نہیں آئی تو تم کیوں منہ اٹھا کر وہاں چلی گئی۔"

"ڈیڈ نے بھیجا ہے۔"

"واٹ ایور تم واپس آجاؤ اپنے گھر۔"حنان اس کی باتوں سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ ڈسٹربڈ تھی لیکن کیوں؟وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔

"میں وہاں کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔نیور۔"امائرہ نے کہتے ساتھ فون رکھ دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔حنان نے بند فون کو دیکھا۔رائد آگے بڑھ گیا۔وہ بھی امائرہ کو اتنا ہی مس کرتا تھا جتنا حنان یا شاید اس سے بھی

زیادہ۔ لیکن اس کے اندر امائرہ سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی اور یہ ہمت حنان میں بھی نہ ہوتی اگر وہ اس دن امائرہ کو اس کے کمرے میں بے سدھ پڑا ہوا دیکھ لیتا۔ اس نے طے کر لیا تھا وہ حنان کو امائرہ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا۔

حنان نے فوراً رائد کے کمرے کا رخ کیا اسے رائد سے پوچھنا تھا کہ اس کے جانے کے بعد ایسا کیا ہوا تھا کہ امائرہ کو کینیڈا جانا پڑا اور وہ کیوں کہہ رہی تھی وہ گھر واپس نہیں آئے گی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کینٹین سے سینڈوچ لے کر وہاں سے نکل رہی تھی جب اس کا کندھا ایک لڑکے سے ٹکرایا۔ "دیکھ کے۔" اس کے لبوں سے نکلا تھا۔ امائرہ سوری کہتی اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئی۔ اس لڑکے کی نظروں نے امائرہ کا پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

"یہ کون ہے۔" اس نے اپنے ساتھ کھڑے لڑکے سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نیو کمر۔نائنتھ گریڈ میں ہے۔کچھ ہفتے پہلے جوائن کیا ہے۔" جارج نے کیمرن کو بتایا۔

"میں آتا ہوں۔" وہ اسے کہہ کر چلا گیا۔جارج نے گہری سانس کھینچ کر سر جھٹکا۔

امائرہ گراؤنڈ میں کھڑی بچوں کو فٹ بال کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ایک ہاتھ میں فون تھا دوسرے ہاتھ میں سینڈوچ۔

"ہائے۔آئی ایم کیمرن۔"

"میں نے نہیں پوچھا۔" امائرہ نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔وہ فون پر ٹائپنگ پر مصروف تھی۔

"تم مجھے اس طرح اگنور نہیں کر سکتی۔" وہ عین اس کے مقابل کھڑا ہوا۔

امائرہ نے فون سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔"مائنڈ یور بزنس۔" امائرہ ابرو اچکا کر بولی تھی۔اسے ایک بار عاقب اور وہ رات یاد آئی تھی۔وہ اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا جارج ہنسا تھا۔"نو وے ڈوڈ۔نیو کمر کے ہاتھوں ذلیل ہو گئے تم۔کلاس میں پتہ چلا تو تمہاری خیر نہیں۔"

"آئی ول سی ہر۔"وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے باور کرواتا کینٹین کی جانب بڑھ گیا۔

اگلے دن امائرہ کلاس میں بیٹھی بک سے دیکھ کر نوٹ بک پر کچھ لکھی رہی تھی۔ابھی ٹیچر کے کلاس میں آنے میں وقت تھا۔کسی نے اس کے ٹیبل پر ناک کیا تھا۔امائرہ نے سر اٹھایا۔چہرے پر کڑواہٹ پھیل گئی۔

باقی سٹوڈنٹس انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔وہ سب کیمرن کو جانتے تھے وہ ہائی سکول میں تھا اور ان کا معروف و مشہور سینئر تھا۔اس کا ان سب پر اچھا خاصا رعب تھا۔

کیمرن جیبوں میں ہاتھ ڈالے مطمئن انداز میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

امائرہ نے اپنی توجہ واپس نوٹ بک کی جانب مبذول کر لی تھی۔کیمرن نے اس کی نوٹ بک بند کی۔امائرہ نے مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی

تھی۔"آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ ان یو۔ کین یو پلیز لیو۔"امائرہ بہت تحمل سے بولی۔

"میں انٹرسٹڈ ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا تھا۔

عاقب کا چہرہ،وہ جملے،عنیزہ کی باتیں،سر درات،شاہزیب سے پڑنے والا تھپڑ ایک بار سب کچھ آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔امائرہ اٹھی تھی اس نے اسے پرے دھکیلا تھا تاکہ وہ اس کے سامنے سے ہٹے اور وہ یہاں سے چلی جائے۔

"کیمرن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔"لسن۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا امائرہ نے اپنے ٹیبل پر پڑی پانی کی بوتل پکڑی تھی اور اس کے سر پر دے ماری تھی۔پوری کلاس دھنگ رہ گئی تھی۔کیمرن نے اپنا سر پکڑا تھا جس سے خون نکل رہا تھا۔

ان دونوں نے اچھا خاصا جھگڑا کیا تھا جس کے نتیجے میں دونوں کو چوٹیں بھی آئی تھیں۔سکول والوں نے سارہ کا کال کر کے بلایا تھا لیکن اسے وہاں آکر پتہ چلا تھا کہ امائرہ تو وہاں تھی ہی نہیں۔

سارہ نے تنگ آکر شاہزیب کو کال کی تھی۔"پاگل ہے تمہاری بیٹی شاہزیب۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اسے سکول آئے ہوئے اور اس کی شکایتیں بھی آنے لگی ہیں۔"

شاہزیب جو ابھی میٹنگ سے نکلے تھے ایکدم چونکے تھے۔"کیا کیا ہے امائرہ نے؟" "سکول میں جھگڑا کیا ہے کسی لڑکے کے ساتھ اور اب پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے ۔فون بھی نہیں اٹھا رہی۔"سارہ بے حد چڑی ہوئی تھی۔

شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔"تم اسے جلدی ڈھونڈو سارہ۔وہ کہیں خود کو نقصان نہ پہنچا لے۔"شاہزیب کو وہی خدشے لاحق ہو گئے تھے۔

"کیسے کنٹرول کرتے ہو تم اس لڑکی کو۔"

"کنٹرول ہی تو نہیں کر سکا اور مجھے تو لگتا ہے تم پر گئی ہے۔ تمہیں تمہاری ماں کیسے قابو کرتی تھی۔"

سارہ کا دل کیا فون کے اندر سے شاہزیب کا منہ توڑ دے۔"میں نے کب سکول

میں کسی کو زخمی کیا تھا۔"

"اسے ڈھونڈو اور اگر تم اس کی ذمہ داری نہیں لے سکتی تو میں خود دیکھ لوں گا ۔"شاہزیب سنجیدہ ہوئے۔

سارہ نے کال کاٹ دی۔اس سے زید کو کال کی جو اپنے کمرے میں بیٹھا اپنا کوئی پراجیکٹ بنا رہا تھا۔

"امائرہ کا سکول میں کسی کے ساتھ جھگڑا ہوا ہے اور وہ پتہ نہیں کہاں چلی گئی تم اسے ڈھونڈنے میں میری مدد کر سکتے ہو۔"

"فون ہے اس کے پاس؟"

"ہاں۔"

"اس کا نمبر بھیجیں مجھے۔"

سارہ نے فوراً اسے امائرہ کا نمبر بھیجا۔زید نے اس نمبر پر کال کی۔پہلی ہی بیل پر کال اٹھا لی گئی۔"کون؟"

www.novelsclubb.com

"کہاں ہو تم؟"

امائرہ نے فوراً کال کاٹ دی۔ سامنے لمبی عمارت کو دیکھا۔ کچھ دیر یونہی اسے دیکھنے کے بعد اس میں داخل ہوئی۔ اس عمارت کے دس گیارہ فلورز تھے۔ وہ لفٹ میں داخل ہوئی۔ لفٹ آخری فلور پر رکی۔ اس سے اوپر بھی سیڑھیاں جاتی تھیں۔ امائرہ ان سیڑھیوں پر چڑھی۔ وہ جگہ بالکل ویران تھی لیکن سامنے ایک دروازہ تھا امائرہ نے زور سے اس دروازے کو کھولا تو وہ کھل گیا۔ ٹورونٹو کی ٹھنڈی ہواؤں نے اس کا استقبال کیا۔

زید اسے ڈھونڈتا ہوا اس عمارت کے پاس پہنچا اس نے اوپر دیکھا۔ امائرہ اس عمارت کی ریلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ کیا وہ لڑکی واقعی مرنا چاہتی تھی؟ زید نے دل میں سوچا۔

اس کے قدموں میں تیزی آئی اور وہ لفٹ کی طرف بھاگا۔ لفٹ ابھی چھٹے فلور پر تھی۔ زید نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ "میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں؟" اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے خود سے سوال کیا۔

اور اگلے ہی لمحے اس نے تیزی سے سیڑھیاں چڑھنا شروع کیا۔آخری فلور تک پہنچتے ہوئے اس کی ٹانگیں تھک چکی تھیں۔وہ اتنی سردی میں پسینے سے نڈھال ہو گیا تھا۔دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اس نے امائرہ کو دیکھا ۔وہ سکول یونیفارم میں تھی جس پر کہیں کہیں خون کے دھبے تھے۔

وہ سست روی سے چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔"میں نے کہیں پڑھا ہے کہ اگر انسان کو لگتا ہے کہ وہ مرنا چاہتا ہے اور وہ سمندر میں چھلانگ لگائے تو وہ اس پانی سے نکلنے کی کوشش کرتا ہوا نظر آئے گا۔تم اگر واقعی مرنا چاہتی ہو تو یہاں سے کچھ ہی دور پر نائیگارا فالز ہیں۔نام تو سنا ہی ہو گا۔"

امائرہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا۔زید نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔امائرہ نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا اور ریلنگ سے چھلانگ لگائی۔"میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے مجھے اب مرنے ڈر نہیں لگتا۔"

"ہر انسان مرنے سے ڈرتا ہے۔جو نہیں ڈرتے وہ جھوٹ بولتے ہیں۔"

امائرہ خاموشی سے اس کے پہلو سے گزر گئی۔زید نے اسے دور جاتا دیکھا اور اس کے پیچھے لپکا۔وہ دونوں اس عمارت سے باہر نکل آئے۔"مجھے ابھی گھر واپس نہیں جانا۔تم چلے جاؤ جب میرا دل کرے گا میں گھر چلی جاؤں گی۔"زید اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔

ایکدم امائرہ کو اس کے قدموں کی چاپ آنا بند ہو گئی اس نے لب کاٹتے ہوئے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ رک کر سڑک کے اس پار بیکری کو دیکھ رہا تھا۔نہیں وہ بیکری کو نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ کاؤنٹر پر کھڑی عورت کو دیکھ رہا تھا۔کسٹمر اپنی کوئی چیز کاؤنٹر پر چھوڑ گیا تو ڈیزی اس کے پیچھے آئی۔تب امائرہ نے اسے غور سے دیکھا ،اس نے ڈیزی سے نگاہیں پھیر کر زید کو دیکھا۔ایک جیسی آنکھیں،ایک جیسے بال ،ایک جیسے نقوش وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔"وہ عورت۔۔۔"امائرہ کے منہ سے خود بخود الفاظ نکلے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری ماں ہے۔" زید نے گہری سانس کھینچی۔ ڈیزی کی نظر زید پر پڑی تو وہ فوراً آگے بڑھ گیا۔ امائرہ نے بھی اس کی پیروی کی اب زید آگے چل رہا تھا اور امائرہ اس کے پیچھے۔ دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی اور وہ گھر پہنچ گئے۔

سارہ جس کے ذہن سے تھوڑی دیر کے لیے امائرہ کا خیال نکلا تھا امائرہ کو دیکھ کر اسے نئے سرے سے غصہ آیا۔ سارہ نے اس کا حلیہ دیکھا۔ امائرہ ایسی تو نہیں تھی یہ وہ پہلا خیال تھا جو سارہ کے ذہن میں آیا۔ "کیا مسئلہ ہوا تھا سکول میں؟"

"مجھے اس سکول نہیں جانا اور مجھے کسی ایسے سکول نہیں جانا جہاں لڑکے ساتھ پڑھتے ہوں۔" وہ دوٹوک انداز میں بولی۔ زید جو اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا اس نے ایک دفعہ رک کر امائرہ کو دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔

"میں روز روز تمہارے سکول چینج کرواتی رہوں میرے دو اور بچے بھی ہیں امائرہ۔" سارہ کا دل کیا اس کے کان کے نیچے دو لگا دے لیکن وہ غصہ ضبط کر گئی۔ "اپنے باپ کی دفعہ بھی یہی کرتی تھی یا مجھ سے کوئی خاص بدلہ لے رہی ہو؟"

"انہیں کال کر کے پوچھ لیں۔" وہ کہہ کر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ وہ کبھی کبھی یونہی سوچتے سوچتے سارہ اور عنیزہ کو موازنہ کرتی۔ عنیزہ اس کی سوتیلی ماں تھی وہ ہر وقت اسے دھتکارتی لیکن امائرہ کو اتنا برا نہیں لگتا تھا جتنا برا اسے سارہ کی بات سننے کے بعد محسوس ہوتا تھا۔ عنیزہ اپنے دونوں بیٹوں کی بہت اچھی ماں تھی اور سارہ عنایا اور شایان کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی۔ یہ ناانصافی اس کے ہی حصے میں کیوں آئی تھی۔

✡✡✡✡✡

کچھ دنوں سے امائرہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی اور چونکہ اتنے دن ٹینس کے بغیر اس کا گزارا نہیں تھا تو اس نے سوچا کہ وہ آج باہر نکلے گی اور کسی کلب میں ایڈمیشن لے گی۔ زید لاؤنج میں نیچے کارپیٹ پر بیٹھا اپنی نئی گرل فرینڈ کے ساتھ چیٹنگ میں مصروف تھا جب اس کی نظر امائرہ پر پڑی جو ٹریک سوٹ میں ملبوس، بالوں کی ٹائٹ پونی کیے کہیں جانے کے لیے تیار تھی۔ "خودکشی کے لیے کون اتنا تیار ہوتا

ہے۔"زید وہیں بیٹھے اطمینان سے بولا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر ایک نظر اس نوجوان پر ڈالی اور ناگواری سے سر جھٹک دیا۔"تمہیں کسی سپورٹس کلب کا پتہ ہے جو یہاں سے قریب ہو۔"فون پر کچھ سرچ کرتے ہوئے اس نے زید کو مخاطب کیا۔

زید نے آنکھیں چھوٹی کر کے کچھ لمحوں کے لیے سوچا۔"ہاں ایک ہے۔"

"کہاں؟"

"گوگل کر لو اور لوکیشن سے دیکھ لینا۔"زید نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔وہ اسے زیادہ لفٹ نہیں کروائے گا کہ ایک بار پھر وہ اسے نظرانداز کرے۔

"اوکے۔"امائرہ رسان سے بولی اور دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"میں تمہیں لے کر جا سکتا ہوں۔"زید اپنی جگہ سے اٹھا۔

"کیوں؟"

"میں کہیں جا رہا ہوں راستے میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا اور تم پیسنجر سیٹ پر ہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھنا۔"زید نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور اس کے پہلو سے گزر کر آگے نکل گیا۔امائرہ کچھ لمحے وہیں کھڑی کچھ سوچتی رہی۔

پانچ منٹ میں زید نے اسے سپورٹس کلب پہنچا دیا۔امائرہ گاڑی سے نکلی اور بغیر اس کی جانب دیکھے آگے بڑھ گئی۔زید اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔

امائرہ نے باہر لگے بینر سے کلب کا نام پڑھا۔سامنے دس سے پندرہ سیڑھیاں تھیں امائرہ نے ایک ایک کر کے زینے چڑھنا شروع کیے۔وہ دو مہینے بعد ٹینس کھیلے گی ریکٹ پکڑے گی۔اس کے دماغ میں طرح طرح کی سوچیں چل رہی تھیں۔اسے بار بار اپنی آخری گیم یاد آ رہی تھی وہی گیم جس کے لیے اس نے اتنی محنت کی تھی وہ کتنی آسانی سے ایک عام سی کھلاڑی سے ہار گئی تھی۔اسے زیرک کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔وہ انہیں ذہن سے جھٹکنا چاہتی تھی لیکن ناکام رہی۔

اندر داخل ہونے پر اس نے سب سے پہلے ٹینس کورٹ میں کھیلتے ہوئے لوگوں کو دیکھا۔وہ ایک جنرل سپورٹس کلب تھا جہاں ہر قسم کے سپورٹس کھیلے جاتے تھے۔

اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو آفیس پر نظر پڑی۔

اس کے قدموں کا رخ آفیس کی جانب مڑا ساتھ ساتھ وہ کورٹ میں موجود کوچ کو دیکھ رہی تھی۔اسے اچانک اپنی ہتھیلیاں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس کے ہاتھ پاؤں کپکپانے لگے۔آفیس کا دروازہ شیشے کا تھا وہ اس کے پار بیٹھے مردوں کو دیکھ سکتی تھی۔وہ ایکدم وہیں رک گئی۔اندر جانے کی ہمت ختم ہو گئی۔

"میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔"اسے اپنے ارد گرد عاقب کی آواز گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"رات کو میرا انتظار کرنا۔"اس نے ایک قدم پیچھے لیا۔آس پاس دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا تو وہ آوازیں کہاں سے آ رہی تھیں۔"کیا وہ پاگل ہو گئی تھی؟کیا یہ کوئی بیماری تھی؟یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟"

"تم ایک لوزر ہو۔۔تم جیسے بچے کامیاب نہیں ہوتے۔"اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"میں نے تم پر اپنا وقت اور پیسہ لگایا اور تم نے سب برباد کیا۔" زیرک کے الفاظ کسی چابک کی طرح دل کو لگے۔

اس نے ٹینس کورٹ میں کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھا۔ "تم جیسے بچے کامیاب نہیں ہوتے۔ تم جیسے بچے کامیاب نہیں ہوتے۔" ایک ہی جملہ بار بار اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

اس نے اپنے سانس بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو رہا تھا۔ اسے اپنے جسم پر ہاتھ رینگتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اس کا دماغ شل ہو رہا تھا۔ مختلف آوازیں، رویے، الفاظ سب اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہا تھا۔

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔ وہ ایسے ہار نہیں مان سکتی تھی۔ وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی لیکن اسے اپنا آپ بے حد بے بس لگنے لگا۔ اسے اس جگہ سے خوف آنے لگا۔ وہ الٹے قدم واپس بھاگی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی وہ وہاں سے واپس جا رہی تھی بغیر اس بات کا اندازہ کیے کہ یہ قدم اسے اس کے خوابوں سے بہت دور

لے کر جا رہے تھے۔

وہ تیز تیز سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔اس کی بصارت دھندلا گئی وہ پھسلنے لگی لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا۔اسے سانس نہیں آ رہی تھی۔ایک عجیب بے چینی کی صورتحال تھی، سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ زینے ختم ہو گئے اس نے ارد گرد لوگوں کو دیکھا اسے کچھ بھی ٹھیک سے نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھاما اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئی یہ جانے بغیر کہ وہ سڑک کے درمیان بیٹھی تھی۔ایک گاڑی تیز رفتار سے اس طرف آ رہی تھی آس پاس لوگ اسے آوازیں دے رہے تھے لیکن وہ کچھ نہیں سن رہی تھی ۔ڈرائیور نے عین اس کے پاس پہنچ کر بریک لگائی۔

سڑک کے دوسری پار ایک ریستوانت تھا جس میں زید ایک لڑکی کے سامنے بیٹھا مسکراتے ہوئے اس کی بات سن رہا تھا۔اس کی نظر لڑکی سے ہوتی ہوئی شیشے کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھڑکی کے پار گئی۔اس کی آنکھوں میں اچنبھا پھیلا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازے کی جانب بھاگا۔

لوگ وہاں جمع ہونے لگے۔ان کے ہجوم کو پرے کرتے ہوئے زید آگے بڑھا اور اس کے برابر جھکا۔"امائرہ۔"اس نے دھیمی آواز میں اس کا نام پکارا۔

یہ پہلی پکار تھی جو امائرہ کو سنائی دی۔امائرہ نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں امائرہ کے لیے فکر مندی تھی۔

اس نے آس پاس کھڑے لوگوں کو دیکھا وہ ایکدم اٹھی اور وہاں سے بھاگ گئی۔ اسے نہیں پتہ تھا وہ کہاں جا رہی تھی۔ایک ویران سی گلی دیکھ کر ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

اپنی جیب سے فون نکالا اور شاہزیب کو نمبر ملایا۔اسے شاہزیب کو سب کچھ بتانا تھا اسے اس طرح پاگل نہیں ہونا تھا۔وہ سب کچھ شاہزیب کو بتا دے گی اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔پہلی بار کال نہیں اٹھائی گئی اس نے دوبارہ کال کی۔کال اٹھالی

گئی۔"ڈیڈ۔"اس نے اپنی شرٹ کو مٹھی میں بھینچا۔

"کیا بات کرنی ہے تمہیں شاہزیب سے۔"عنیزہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

امائرہ نے فوراً کال کاٹ دی۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے، کہاں جائے۔اس نے اپنا سر گود میں دیا اور بلک بلک کر رونے لگی۔اس کی ہی زندگی میں کیوں سب کچھ غلط ہوتا تھا۔اگر ایک حادثہ ہو گیا تھا تو اسے اس سے آگے بڑھ جانا چاہئے تھا لیکن وہ کیوں اس ایک رات کو بھلا نہیں پا رہی تھی۔وہ خوف ہر وقت اس کے حواسوں پر سوار رہتا تھا۔اسے آس پاس سے گزرنے والے مرد سے ڈر لگنے لگا تھا۔وہ ناچاہتے ہوئے دماغ میں طرح طرح کے خیالات سوچتی رہتی۔اسے اس طرح کی زندگی نہیں جینی تھی۔

"ٹشو۔"امائرہ نے آواز سن کر ایکدم سر اٹھایا۔اس کے برابر زید بالکل اس کی طرح بیٹھا ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ نے فوراً ناک سکوڑا۔"تم کیوں بار بار میرے پیچھے آتے ہو۔مجھے یہ سب نہیں پسند۔مجھے تم نہیں پسند ہو۔"امائرہ کو اب غصہ آرہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کوئی اس کے سامنے ہو اور وہ اس کا سر پھاڑ دے۔وہ انتظار کر رہی تھی کہ زید کوئی ایسی ویسی بات کرے اور وہ اس کا منہ توڑ دے۔

"پچھلے دو ماہ سے میں بھی اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہا ہوں کہ میں کیوں تمہیں اتنا نوٹس کرتا ہوں اور میرا خیال ہے اس کا ایک ہی جواب ہے۔"

امائرہ نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔وہ ہتھیلیوں سے اپنا چہرہ رگڑ رہی تھی۔

"تم مجھے اپنے جیسی لگتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے گردن سیدھی کر لی۔کیا اب وہ کبھی ٹینس نہیں کھیل پائے گی۔اس نے سوچا۔

"یو ور ابیوزڈ رائٹ؟"زید کی آواز دھیمی تھی لیکن امائرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔اب کی بار اس نے گردن نہیں موڑی۔وہ اپنی جگہ فریز ہو گئی۔

"ہاؤڈو۔۔۔۔؟"

زید نے اس کی بات کاٹی۔"جس حالت میں تم یہاں آئی تھی کوئی بھی تمہیں دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا؟"

"تو۔۔۔۔۔۔ڈیڈ کو کیوں نہیں پتہ چلا؟۔۔۔۔۔۔رائد کو کیوں نہیں پتہ چلا؟"وہ اس سے سوال پوچھ رہی تھی جیسے وہ اس سوال کا جواب جانتا تھا۔

زید نے شانے اچکائے۔"تم مجھے ڈیٹیل سے بتاؤ شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔"

"جو انسان خود اپنی مدد نہیں کر سکتا اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

زید اپنی جگہ سے اٹھا۔"اٹھو کہیں چلتے ہیں۔"اس نے اپنا ہاتھ امائرہ کی جانب بڑھایا پھر ایکدم اپنا ہاتھ واپس کر لیا۔

امائرہ نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"یو کین ٹرسٹ می۔"امائرہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے ساتھ چل دی۔ایک گھنٹے کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈرائیو کے بعد اس نے گاڑی روکی۔زید نے اپنی جیکٹ امائرہ کی جانب بڑھائی۔

امائرہ نے گاڑی سے اتر کر سامنے نائیگارا افالز کو دیکھا۔وہ جگہ جہاں پانی کی دھاریں زور و شور سے بہہ رہی تھیں۔ایکدم اسے بہت سردی لگنے لگی تو اس نے زید کی جیکٹ پہن لی۔وہ اس سے آگے چل رہا تھا اور امائرہ اس کے پیچھے تھی۔آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے شاید وہاں بارش ہونے والی تھی۔آس پاس بہت سے لوگ اس جگہ کو دیکھنے آئے ہوئے تھے۔

"جب میرے اندر کا شور بڑھنے لگتا ہے تو میں یہاں آتا ہوں۔مجھے نہیں پتہ تمہارے ساتھ کیا ہوا لیکن میں تمہیں سننے کے لیے تیار ہوں۔تم میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو اور شیئر کرنے سے تمہارا مسئلہ فکس نہیں ہو گا لیکن تمہارے اندر کی گھٹن ختم ہو جائے گی۔"

امائرہ نے مٹھیاں بھینچیں۔خشک لبوں پر زبان پھیری۔ایک گہری سانس کھینچی۔اس نے زید کی طرف نہیں دیکھا زید کی نظریں بھی سامنے تھیں۔

"تمہاری ماما اور میرے ڈیڈ کی شادی کے بعد جب میں پاکستان گیا مجھے پتہ چلا کہ سارہ آنٹی کی کوئی بیٹی بھی ہے ورنہ ہمارے گھر کبھی تمہارا ذکر نہیں ہوا۔ میری خواہش تھی میں ایک دن تم سے ملوں، مجھے تجسس تھا تم پتہ نہیں کیسی ہو گی۔ ایک بچی جس کو اس کی ماں نے چھوڑ دیا اور مڑ کر اس کا حال نہیں دیکھا۔ کیا اس کے باپ کی محبت سے اس کی ماں کی کمی پوری ہو گئی ہو گی۔ کیا ایک پیرنٹ کا پیار کافی ہوتا ہے ایک بچے کی، ہیلتھی گروتھ کے لیے۔ میرے ذہن میں بہت سے سوال تھے اور مجھے لگتا تھا کہ یہ سوال میرے ذہن میں ہی رہ جائیں گے ہم کبھی نہیں ملیں گے اور ہم ملتے بھی کیسے۔ میں نے اس دن تمہیں ایئرپورٹ پر دیکھا تو میں تم سے نظریں نہیں ہٹا پایا اس لیے نہیں کہ تم بہت سپیشل یا خوبصورت ہو لیکن تم مجھے اپنی سی لگی اور اسی اپنائیت اور مروت کی وجہ سے اس دن سے میں تمہارے آگے پیچھے گھوم رہا ہوں۔ ورنہ زید یاسر کو لڑکیوں کی توجہ کی کمی نہیں۔ تم نے خودکشی کی کوشش کیوں کی امائرہ۔ تم کیوں اتنی ڈری ڈری رہتی ہو؟"

امائرہ نے گہری سانس کھینچی اور بولنا شروع کیا۔"میں، ڈیڈ، ان کی فرسٹ وائف ،ان کے دو بیٹے ہم سب ایک گھر میں رہتے تھے۔ ہماری آپس میں بہت کم بنتی تھی ۔ جیسے تم عنایا اور شایان کا خیال رکھتے ہو حالانکہ تمہارے پاس آپشن ہے ان سے نفرت کرنے کا۔ ہم ایسے نہیں تھے شروع شروع میں بہت لڑتے تھے لیکن اب ہم ایڈجسٹ ہونے لگے تھے۔ ایک دوسرے کے عادی ہونے لگے تھے۔ میری سوتیلی ماں کا بھانجا ہمارے گھر رہنے آیا تھا۔ اس نے مجھے دو تین دفعہ اپروچ کرنے کی کوشش کی میں نے اسے منع کر دیا۔ اس رات وہ میرے کمرے میں آیا۔"امائرہ نے گہری سانس کھینچی۔"مجھے اس کے ہاتھ اپنے جسم پر رینگتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، مجھے ایسے لگتا ہے کوئی مجھے نوچ رہا ہو، اس کی آواز بار بار میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے، میں ہر وقت ایک خوف کے زیرِ اثر رہتی ہوں۔ مجھے لگتا ہے ابھی وہ کہیں سے آئے گا میرے منہ پر ہاتھ رکھے گا اور میں چیخ تک نہیں سکوں گی۔"امائرہ بولتی جا رہی تھی، اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ

رہے تھے اور زید اسے خاموشی سے سن رہا تھا۔

"ڈیڈ کو، رائد کو کیوں نہیں نظر آیا، انہیں کیوں لگا کہ میں ایک گیم ہارنے کی وجہ سے اپنی جان لے لوں گی۔ میرے ڈیڈ کو مجھے لے کر اتنا لاپرواہ تو نہیں ہونا چاہیے تھا، انہیں مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا۔ جہاں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ کبھی میرا دل کرتا ہے میں ڈیڈ کو کال کروں اور سب بتادوں لیکن اگر انہوں نے واقعی میرا یقین نہ کیا انہیں لگا کہ میرا اور اس کا افیئر تھا۔ میں بہت جھوٹ بولتی ہوں اور جھوٹ بولنے والوں کی کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہوتی۔ اگر ڈیڈ نے مجھے چھوڑ دیا تو میں کہاں جاؤں گی۔ میرا تو ڈیڈ کے علاوہ کوئی ہے ہی نہیں۔ ماما اتنے سال پہلے مجھے گواپ کر چکی ہیں میرا کوئی بہن بھائی نہیں، دوست نہیں صرف ڈیڈ ہیں جیسے بھی ہیں لیکن میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔" امائرہ کے لہجے میں عجیب بے بسی تھی۔

زید اسے توجہ سے سنتا رہا جب امائرہ بول کر چپ ہو گئی تو وہ نرمی سے بولا۔ "خود کو

ٹائم دو۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تو الجھنا چھوڑ دو۔زیادہ مت سوچو جو ہو گیا سو ہو گیا۔ابیوز انسان کو ٹراماٹائز کر دیتا ہے تم بھی اسی کے زیرِ اثر ہو اس لیے ہر چیز کو کمپلیکس کرنے کی بجائے اس کے حال پر چھوڑ دو۔"

"اس طرح سب ٹھیک ہو جائے گا۔"امائرہ کے لہجے میں ایک امید تھی۔کیا اس طرح کرنے سے وہ اپنی پرانی زندگی میں واپس چلی جائے گی۔

زید کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔"جب بہت ساری چیزیں ایک ساتھ خراب ہو جائیں تو وہ ایکدم فکس نہیں ہوتیں،ٹائم لگتا ہے اور کبھی کبھی ٹائم کے ساتھ بھی کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہوتا۔تمہارے ساتھ جو بھی ہوا اس میں تمہارا قصور نہیں تھا لیکن تم کسی کو بتا نہیں سکتی کیونکہ تمہیں لگتا ہے کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔تم اپنا سب کچھ چھوڑ کر ایک نئی جگہ پر آگئی ہو یہاں ایڈجسٹ ہونا بھی تمہارے لیے مشکل ہے اور میرا خیال ہے ان سب حالات میں اگر تمہیں ذہنی سکون چاہیے تو زیادہ سوچنا اور مایوس ہونا چھوڑ دو۔ہمیں نہیں پتہ ہوتا کہ آنے والا وقت کیسا ہو گا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاید فیوچر میں تمہارے لیے بہت اچھی چیزیں ہوں یا تمہیں اس سے بھی بری سچوئیشنز فیس کرنی پڑیں۔وی نیور نو۔تو کل کی فکر کرنے کی بجائے آج پر فوکس رکھو،اپنی مینٹل ہیلتھ کا خیال رکھو۔وہ کام کرو جو تم نے پہلے نہیں کیے،نئے نئے ایڈونچرز کرو اور جو ہو گیا اسے بھولنے پر فوکس نہ رکھو۔ایک شخص،ایک چیز،ایک خواب ٹوٹنے سے زندگی ختم نہیں ہوتی۔مجھے نہیں پتہ یہ سب کرنے کے بعد تمہاری لائف میں سب کچھ ٹھیک ہو گا یا نہیں لیکن تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔"آس پاس لوگ اب بھی پانی کی لہروں کو دیکھ رہے تھے لیکن امائرہ ریکنگ کو دونوں ہاتھوں سے تھامے نئی سوچ میں گم ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

جاری ہے۔